بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محدثین کی ابو حنیفة پر جرح

ایک منفرد اور علمی کتاب



# الصحيفة من كلام أئمة الجرح والتعديل على ابى حنيفة

مولف: ابو محمد خرم شہزاد

# محدثین کی ابو حنیفہ پر جرح
# ایک منفرد اور علمی کتاب

## الصحیفۃ من کلام ائمۃ
## الجرح والتعدیل علی ابی حنیفۃ

### پیش لفظ

ان الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ من یھد اللہ فلا مضل لہ ومن یضلل فلا ھادی لہ واشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ فان خیر الحدیث کتاب اللہ وخیر الھدی ھد محمد رسول اللہ ﷺ وشر الامور محدثاتھا وکل بدعۃ ضلالۃ

اما بعد:

دین السلام کی بنیادی چیزوں پر ہے، ایک اللہ تعالی کی کتاب قرآن مجید اور دوسری رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وحدیث۔ اللہ تعالی نے قرآن مجید مین متعدد مقامات پر ان دونوں کی اطاعت وتابعداری کا حکم فرمایا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے آخری ایام میں ان ہی کے بارے میں فرمایا۔
تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا: كِتَابُ اللهِ وَسُنَّةُ رَسُولِهِ

(مشکوۃ شریف: جلد اول: حدیث نمبر 181)

ترجمہ: "میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر چلا ہوں تم گمراہ نہیں ہو گے جب تک مضبوطی سے ان کو پکڑے رکھو گے کتاب اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت"

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا جو بھی قرآن و حدیث کو چھوڑ دے گا وہ گمراہ ہو جائے گا-ابو حنیفہ کا شمار بھی ان لوگوں میں ہوتا ہے جنہوں نے قرآن و حدیث کو چھوڑ دیا۔

اور ابو حنیفہ نے قرآن و حدیث چھوڑ کر قیاس میں خوب مہارت حاصل کی۔ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قیاس کرنے کی ممانت ہے۔امام المحدیثین امام بخاری نے حدیث بیان دین کے مسائل میں رائے پر عمل کرنے کی مذمت، اسی طرح بے ضرورت قیاس کرنے کی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بیان کیا ہے۔

ان اللہ لا ینزع العلم بعد ان اعطاکموہ انتزاعا ولکن ینتزعہ منھم مع قبض العلماء بعلمھم فیبقی ناس جھال یستفون فیفتون برایھم فیضلون ویصلون (صحیح بخاری جلد 3 کتاب الاعتصام باب 1214 حدیث 2150 ص 932)

بے شک اللہ تعالی یہ نہیں کرنے کا کہ علم تم کو دے کر پھر تم سے چھین لے بلکہ علم اس طرح اٹھائے گا کہ عالم لوگ مر جائیں گے۔ان کے ساتھ علم بھی چلا جائے گا۔اور چند جاہل لوگ رہ جائیں گے۔ان سے کوئی مسئلا پوچھے گا تو اپنی رائے سے بات کرین گے۔آپ بھی گمراہوں گے دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

حضرت علی رضہ اللہ عنہ نے قیاس کا رد ان الفاظ میں کیا ہے۔

لو کان الدین بالرای لکان اسفل الخف اولی بالمسح من اعلاو قد رایت رسول اللہ ﷺ یمسح علی ظاھر خفیہ (سنن ابو داؤد ج اول کتاب الطھارۃ باب کیف المسح حدیث 162 ص 100)

اگر دین قیاس پر ہوتا تو موزے کے نیچے کی طرف مسح کرنا بہتر ہوتا۔اوپر کی طرف سے حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا مسح کرتے تھے موزوں کے اوپر۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضہ اللہ عنہ حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے۔
انک من فقھاء البصرۃ فلا تفت الا بقران ناطق اوسبۃ ماضیۃ فان فعلت غیر ذلک ھلک واھلک (سنن دارمی جلد اول ص 54)
تم بصرہ کے فقہاء میں سے ایک ہو تم صرف قرآن کے حکم کے ذریعے فتوی دیا کرو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے ذریعے فتوی دیا کرو اگر تم اس کے علاوہ کسی دوسرے طریقے سے فتوی دو گے تو تم بھی ہلاک ہو جاؤ گے اور دوسروں کو بھی ہلاک کرو گے۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر تم نے دین میں قیاس سے علم حاصل کرنا شروع کردیا تو تم بہت سے حرام کو حلال کرلو گے اور بہت سے حلال کو حرام کرلو گے۔

قاضی شریح رحم اللہ: نے کہا کہ سنت تلوار ہے جو قیاس کی گردن اڑانے کے لئے ہے۔(اعلام الموقعین جلد اول ص 228)

امام حماد بن زید رحم اللہ نے کہا کسی نے امام ایوب سختیانی رحم اللہ سے کہا آپ رائے اور قیاس سے کام کیوں نہیں لیتے۔آپ نے کہا یہ تو ایسا ہی سوال ہے جیسا کسی نے گدھے سے پوچھا تم جگالی کیوں نہیں کرتے؟ بولا میں باطل اور بے کار چیز کو چبانا پسند نہیں کرتا۔(تذکرۃ الحفاظ جلد اول ص 120،121)

امام ابن خلدون رحم اللہ کہتے ہیں فقہ کی تقسیم دو طریقہ پر ہو گئی اہل عراق رائے اور قیاس والے تھے اور اہل حجاز اصحاب حدیث تھے۔ عراقیوں (اہل الرای) میں حدیث کم تھی تو انہوں نے کثرت سے قیاس کا استعمال کیا اور اس کے استعمال میں مہارت حاصل کی۔ جسکی وجہ سے ان کا نام ہی رائے والے پڑ گیا اس گروہ کے سردار ابو

حنیفہ اور ان کے شاگرد تھے اور اہل حجاز (اصحاب حدیث) کے امام مالک رحمہ اللہ، امام شافعی رحمہ اللہ اور ان کے بعد کے (محدثین تھے) (داستان حنیفہ ص 22)۔

علامہ شہرستانی رحمہ اللہ کہتے ہیں:
اصحاب الرای ھم اھل العراق وھم اصحاب ابی حنیفۃ وانما سموا اصحاب الرای لان اکثر عنایتھم بتحصیل وجہ القیاس (الملل والنحل ص 188)

عراق اصحاب الرائے تھے اور یہ ابو حنیفہ کے شاگرد اور اصحاب ہیں ان کا نام اصحاب الرائے اس وجہ سے ہے کہ ان کی زیادہ تر کوشش قیاس کے ذریعہ ہوتی تھی۔

علامہ ابن حزم رحم اللہ نے کہا کسی دینی مسئلا کے بارے میں قیاس ورائے سے فیصلا کرنا حرام ہے۔اس لئے کہ اللہ تعالی نے نزاع کے صورت میں کتاب وسنت کی جانب رجوع کرنے کا حکم دیا ہے۔بخلاف ازیں جو شخص قیاس ورائے یا کسی خود ساختہ علت کی طرف رجوع کرتا ہے وہ حکم الہی کی خلاف ورزی کرتا ہے۔( المحلی ابن حزم جلد اول ص 105)

امام جعفر بن محمد بن علی بن حسین رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ ابو حنیفہ سے کہا اللہ سے ڈرو اور قیاس نہ کیا کر ہم کل اللہ کے سامنے کھڑے ہوں گے ہم بھی اور ہمارے مخالف بھی۔ ہم تو کہیں گے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور تم اور تمہارے ساتھی کہیں گے ہماری رائے یہ تھی اور ہمارا قیاس یہ تھا۔ پس اللہ تعالی ہمارے اور تمہارے ساتھ وہ کرے گا جو چاہے۔ (اعلام الموقعین جلد اول ص 229)

الغرض دین اسلام میں قرآن وحدیث چھوڑ کر قیاس کرنے کی قطعاً اجازت نہیں اور ابو حنیفہ کا قیاس ہمارے لئے حجت نہیں۔ ہمارے لئے حجت اللہ کا قرآن اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

جہاں تک محدثین کی ابو حنیفہ پر جرح ہے تو راقم نے انشاأاللہ پوری کوشش کی ہے کہ ابو حنیفہ کی طرف کوئی ایسی بات منسوب نا ہو جائے جو اس نے نہ کہی ہو۔ اور محدثین نے ابو حنیفہ پر جو جرح کی ہے اسے جوں کا توں نقل کیا ہے۔ نیز اردو ترجمہ کے ساتھ عربی متن اور سند، سند کی تحقیق اور سند صحیح ہے یا حسن، اس کی وضاحت بھی کر دی ہے تا کہ عوام الناس کے دل میں یہ شبہ نہ رہے کہ محدثین کی ابو حنیفہ پر جرح کی راویات پایہ ثبوت کو پہنچتی بھی ہیں یا کہ نہیں اور روایات کے حوالہ جات محدثین کی اصل کتابوں سے ہی نقل کئے گئے ہیں۔

مزید براں اگر تمام محدثین نے ابو حنیفہ پر جو جرح کی ہے بیان کی جاتی، تو یہ کتاب 400 صفحات پر مشتمل ہوتی۔ اس لئے کتاب کے طوالت کے خوف کی وجہ سے صرف 59 محدثین کی جرح بیان کی ہے اور انشاأاللہ اہل علم اور متلاشی حق کے لئے یہ بھی کافی ہے۔

بعض کتب میں ابو حنیفہ کی جو تعدیل ملتی ہے وہ نہ ہونے کے برابر ہے اور اکثر روایات سخت ضعیف و من گھڑت ہیں۔ ویسے بھی اصول حدیث کا یہ مسلمہ قاعدہ ہے کہ جب جرح مفسر ہو تو تعدیل قابل قبول نہیں ہوتی اور محدثین کی ابو حنیفہ پر جرح مفسر ہے۔ نیز محدثین نے ابو حنیفہ کی وفات پر جو کلمات کہے اور ابو حنیفہ کا جو عقیدہ بیان کیا ہے اس کے سامنے تعدیل (جو نہ ہونے کے برابر ہے) کی کیا وقعت ہے۔ (جب کہ جرح بھی مفسر ہو)

علاوہ ازیں امام ابن الصلاح رحمہ اللہ نے کہا مگر جرح کے متعلق اصول و قاعدہ یہی ہے کہ وہ مفسر ہی قابل قبول ہوتی ہے جس میں اس جرح کا سبب بھی بیان کیا جاسکے۔۔۔۔

بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی راوی کے متعلق جرح اور تعدیل کے دونوں اقوال وارد ہوتے ہیں ایسے حالات میں معتمد قول یہ ہے کہ جرح اگر مفسر اور واضح ہو تو اسے ترجیح حاصل ہو گی۔ (مقدمہ ابن الصلاح ص 49،50 وتیسیر مسطلح الحدیث ص 138،139)

لہٰذا محدثین نے ابو حنیفہ پر بہت سخت جرح کی ہے اور جرح کا سبب بھی بیان کیا ہے۔اس لئے تعدیل (آٹے میں نمک کے برابر) کے مقابلے میں ترجیح جرح کو حاصل ہو گی۔اور عوام الناس سے التماس ہے کہ حق بات ظاھر ہو جانے کے بعد غلطی پر ڈٹے رہنے کی بجائے بغیر کسی تردد کے حق کو قبول کرنے کا جذبہ پیدا کریں اور یہی سبق ہمیں دین اسلام دیتا ہے۔آخر میں اہل علم ، محقق حضرات سے گذارش ہے کہ اس کتاب میں کوئی بھی غلطی دیکھیں تو ضرور مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی تصیح ہو سکے۔انشاًاللہ۔

## مرجئہ کی تعریف

مرجیہ کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اس فرقہ کے خیال میں لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ صلی علیہ وسلم کا قائل خواہ کتنے ہی گناہ کرے مگر وہ دوزخ میں نہیں جائے گا۔ایمان قول کا نام ہے۔ عمل کا نہیں۔اعمال احکام ہیں۔ ایمان صرف قول ہے۔لوگوں کے ایمانوں میں باہمی کمی بیشی نہیں ہوتی۔ پس عام آدمیوں کا ایمان انبیاؑ کا ایمان اور ملائکہ کا ایمان ایک برابر ہے اس میں نہ کوئی زیادہ ہے نہ کوئی کم۔ اظہار ایمان کے ساتھ انشاًاللہ نہیں کہنا چاہئے جو شخص زبان سے ضروریات دین کا اقرار کرے اور عمل نا کرے تب بھی وہ مومن ہے۔(غنیۃ الطالبین ص 173)

## جھمیۃ کی تعریف

جہمیہ فرقہ کا عقیدہ ہے کہ اللہ کو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور ان چیزوں کو جو بھی اللہ کی طرف سے آئی ہیں صرف جاننے اور ماننے کا نام ایمان ہے۔ اس فرقہ کا دعویٰ ہے کہ قرآن مخلوق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ اسلام سے کلام نہیں فرمایا۔ اللہ تو کلام فرماتا نہیں نہ اسے دیکھا جاسکتا ہے۔ اور نہ اس کی جگہ جانی جاسکتی ہے۔ اس کے ئے نا عرش ہے اور نہ کرسی۔ اور نہ وہ عرش پر ہے۔ انہوں نے اعمال کے تولے جانے اور عذاب قبر اور جنت و دوزخ کے پیدا ہونے کا انکار کیا ہے۔ ان کا دعویٰ ہے کہ جب وہ دونوں پیدا ہوں گے تو فنا ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق سے کلام نہیں فرمائے گا اور نہ روز قیامت ان کی طرف نطر کرے گا۔ اور نہ اہل جنت اللہ تعالیٰ کی طرف دیکھیں گے اور نہ اس کا دیدار جنت میں ہو گا۔ ایمان صرف اعتراف قلب کا نام ہے نہ کہ زبان سے اقرار کرنے کا۔ ان گروہ نے اللہ تعالیٰ کی تمام صفات کا انکار کیا ہے۔ ( غنیۃ الطالبین ص 173)

ایمان کے تعریف اور

مرجئۃ و جھمیۃ کا رد

عمر فاروق رضی اللہ عنہ :

حدثنا ھاون بن معروف غیر مرۃ حدثنا ضمرۃ عن ابن شوذب عن محمد بن جحادۃ عن سلمۃ بن کھیل عن الھزیل بن شرحبیل قال قال عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ لو وزن إیمان إبی بکر بإیمان إہل الأرض لرجح بہ (اسنادہ حسن ) (کتاب السنۃ جلد اول ص 378 واخرجہ البیھقی فی اشعب من طریق اسحاق بن راھویہ بسند صحیح

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا اگر اہل زمین کے ایمان کو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ایمان کے ساتھ موازنہ کیا جائے تو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ایمان وزن میں زیادہ ہو گا۔

سند کی تحقیق

1۔ ھارون بن معروف المروزی ابو علی الخزاز الضریر نزیل بغداد ثقہ (تقریب التھذیب ص 362)

2) ضمرۃ: ھو ابن ربیعہ الفلسطینی ابو عبداللہ: امام ذھبی نے کہا ضمرۃ بن ربیعہ نامور حافظ حدیث صالح اور مامون تھے۔ امام یحیٰ بن معین اور دوسرے محدثین نے ان کی توثیق کی ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ نے کہا ضمرۃ مجھے بقیہ سے زیادہ محبوب ہیں۔ امام آدمؒ نے کہا میں نے ایسا کوئی آدمی نہیں دیکھا جو اپنی زبان سے نکلنے والی بات کو ان سے زیادہ سمجھنے والا ہو۔ امام ابن سعدؒ نے کہا ثقہ اور مامون تھے۔ ایسے صالح اور نیک کہ یہاں ان سے افضل کوئی نہیں ہے۔ امام یونسؒ نے کہا اپنے زمانہ میں محدثین کے فقیہ تھے (تذکرۃ الحفاظ ج اول ص 271)

3) ابن شوذب: ھو عبداللہ البلخی، ثقہ (تاریخ الثقات ص 261)

4) محمد بن جحادۃ: ثقہ (تقریب التھذیب ص 292)

5) سلمۃ بن کھیل الحضرمی ابو یحیٰ الکوفی: ثقہ (تقریب التھذیب ص 131)

6) الھذیل بن شرجیل الاودی الکوفی: ثقہ (تقریب التھذیب ص 363)

امام احمد بن حنبلؒ

1۔ امام احمد بن حنبل یقول: ھم الذین یزعمون ان الایمان قول بلا عمل فیکفی مجرد النطق باللسان والناس لا یتفاضلون فی ایمانھم، فلا یمانھم وایمان الملائکۃ والانبیاء واحد والایمان لا یزید ولا ینقص ولیس فیہ استثناء، ومن آمن بلسانہ ولم یعمل فھو مومن حقا

امام احمد بن حنبلؒ کہتے ہیں مرجیہ کا خیال ہے کہ ایمان صرف قول ہے۔ بغیر عمل کے ایمان کی شہادت صرف زبان سے کافی ہے۔ تمام لوگ اپنے ایمان میں برابر ہیں۔ لوگوں کا ایمان فرشتوں اور نبیوں کے ایمان کے

برابر ہے۔اور نہ ہی ایمان میں کمی و بیشی ہے۔ وہ ایمان میں انشاء اللہ کہنا درست نہیں سمجھتے جس نے صرف زبان سے ایمان کااقرار کرلیااور عمل کے قریب تک نہ گیاوہ بھی پکاایماندار ہے۔

(تعلیق علی کتاب السنۃ جلداول ص 307)

2- سمعتُ اِبی رحمہ اللہ وسئل عن الارجاء فقال نحن نقول الایمان قول و عمل یزید وینقص إذازنی وشرب الخمر نقص إیمانہ (کتاب السنۃ جلداول ص 307)
امام احمد بن حنبلؒ نے کہاایمان قول اور عمل کا نام ہے جوبڑھتارہتاہے مگر زنا، شراب خوری سے اس میں کمی آجاتی ہے۔

شیخ الاسلام امام الحفاظ ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاریؒ
امام المحدثین امام بخاریؒ نے ایمان کے بڑھنے اور گھٹنے کی وضاحت ان الفاظ میں کی ہے:
و قول اللہ تعالیٰ وزدنا ھم ھدی ویزداد الذین امنواایمانا و قال الیوم اکملت لکم دینکم فاذاترک شیا من الکمال فھو ناقص
اور اللہ نے (سورہ کہف میں) فرمایاہم نے ان کو اور زیادہ ہدایت دی اور (سورۃ مدثر) ایمانداروں کاایمان اور بڑھے (اور سورۃ مائدہ میں) آج میں نے تمہارے لئے تمھارادین پوراکیااور (قاعدہ ہے) پورے میں سے کوئی کچھ چھوڑدے تو وہ ادھورارہ جاتاہے۔

(صحیح البخاری جلداول کتاب الایمان باب زیادۃالایمان ونقصانہ ص 124)

امام سفیان ثوریؒ

1۔ امام سفیان ثوریؒ نے کہا ہمارے اور مرجیہ کے درمیان تین باتوں میں اختلاف ہے۔ مرجیہ کہتے ہیں ایمان صرف قول ہے عمل اس میں داخل نہیں ہم کہتے ہیں ایمان قول اور عمل دونوں کے مجموعے کا نام ہے۔ ہم ایمان میں کمی بیشی کے قائل ہیں اور مرجیہ اس کے قائل نہیں۔ ہم کہتے ہیں نفاق اب بھی ہو سکتا ہے لیکن مرجیہ اس کے منکر ہیں۔

(تذکرۃالحفاظ جلد اول، ص 349،350)

2۔ حدثنی ابی (احمد بن حنبل) نا ابو نعیم سمعت سفیان یعنی الثوری یقول الایمان یزید و ینقص (اسناد صحیح)
کتاب السنۃ جلد اول ص 310)
امام سفیان ثوری نے کہا ایمان قول اور عمل کا نام ہے جو بڑھتا اور کم ہوتا ہے۔

سند کی تحقیق:
1) احمد بن محمد بن حنبل بن ھلال بن اسد الشیبانی المروزی نزیل بغداد ابو عبداللہ احد لائمۃ ثقۃ حافظ فقیہ حجۃ (تقریب التھذیب ص 16)
2) ابو نعیم: ھو فضل بن دکین الکوفی دکین عمرو بن حماد بن زھیر التیمی ابو نعیم ثقۃ ثبت (تقریب التھذیب ص 275)

امام سفیان بن عیینہؒ

1۔ حدثنا سوید بن سعید الھروی قال سألنا سفیان بن عیینۃ عن الارجاء فقال یقولون الایمان قول و نحن نقول الایمان قول و عمل والمرجیۃ اوجبوا الجنتہ لمن شھد ان لاإلہ إلا اللہ مصرا بقلبہ علی ترک الفرائض و سموا ترک الفرائض

ذنبا بمنزلۃ رکوب المحارم ولیس بسواء لأن رکون المحارم من غیر استحلال معصیۃ وترک الفرائض متعمدا من غیر جھل ولا عذر ھو کفر وبیان ذلک فی إمر آدم صلوات اللہ علیہ وإبلیس وعلماء الیھود إما آدم فنھاہ اللہ عزوجل عن إکل الشجرۃ وحرمھا علیہ فأکل منھا متعمدا لیکون ملکا إو یکون من الخالدین فسمی عاصیا من غیر کفر وإما إبلیس لعنہ اللہ فإنہ فرض علیہ سجدۃ واحدۃ فجحدھا متعمدا فسمی کافرا وإما علماء الیھود فعرفوا نعت النبی ⑨ وإنہ نبی رسول کما یعرفون ابناء ھم وإقروا بہ باللسان ولم یتبعوا شریعتہ فسماھم اللہ عزوجل کفارا فرکوب المحارم مثل ذنب آدم علیہ السلام وغیرہ من الانبیاء وإما ترک الفرائض جحودا فھو کفر مثل کفر إبلیس لعنہ اللہ وترکھم علی معرفۃ من غیر جحود فھو کفر مثل کفر علماء الیھود واللہ إعلم (اسنادہ حسن) (کتاب السنۃ جلد اول ص 347،348)

امام سوید بن سعیدؒ نے کہا ہم نے امام سفیان بن عیینہؒ سے ارجاء (مرجیہ) کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا مرجیہ کہتے ہیں۔ ایمان قول ہے۔ اور ہم کہتے ہیں ایمان قول اور عمل ہے اور مرجیہ جنت اس شخص کیلئے واجب قرار دیتے ہیں جو صرف یہ گواہی دے اللہ کے سوا کوئی الہ نہیں اور اس کی یہ حالت ہو کہ مسلسل دل سے فرائض کو ترک کرتا رہے اور انہوں نے فرائض کے ترک کرنے کو گناہ قرار دیا ہے۔ حرام کام کرنے کی طرح حالانکہ وہ (دونوں یعنی مسلسل فرائض ترک کرنے والا اور محارم کا ارتکاب کرنے والا) برابر نہیں ہیں اس لئے محارم کا ارتکاب کرنا ان کو حلال جانے بغیر وہ نافرمانی ہے۔ اور فرائض کو بغیر جہالت کے اور بغیر کسی عذر کے جان بوجھ کر چھوڑنا کفر ہے اور اس کی وضاحت آدم علیہ اسلام اور ابلیس اور علماء یہود کے مقابلے میں ہے۔ رہے آدم علیہ اسلام تو اللہ تعالیٰ نے ان کو درخت مخصوص کا (پھل) کھانے سے منع کیا تھا اور اسکو ان پر حرام کیا تھا۔ پس انہوں نے جان بوجھ کر کھالیا تاکہ وہ فرشتہ بن جائیں یا ہمیشہ رہنے والوں میں سے ہو جائیں۔ پس انہیں کافر نہیں عاصی کہا گیا۔ اور رہا ابلیس اللہ تعالیٰ نے اس پر لعنت کی۔ اللہ نے اس پر ایک سجدہ فرض کیا تھا تو اس نے جان بوجھ کر اس کو کرنے سے انکار کر دیا تو اس کو کافر کہا گیا اور رہا علماء یہود انہوں نے نبی ﷺ کی نشانی کو پہچان لیا اور یہ کہ وہ نبی رسول ﷺ ہیں ایسے پہچان لیا جیسے وہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں اور انہوں نے زبان سے اس کا اقرار بھی کیا مگر آپ کی شریعت کی پیروی نہیں کی۔ پس اللہ نے ان کو کافر کہا تو حرام کام کرنا آدم علیہ اسلام کے گناہ کی طرح ہے۔ اور ان کے علاوہ دوسروں کے گناہ کی طرح ہے۔ انبیاء کے فرائض

کو چھوڑنا ان کا انکار کرتے ہوئے تو کفر ہے۔ ابلیس کے کفر کی طرح۔ اللہ اس پر لعنت کرے۔ اور چھوڑنا ان کا (یہود کا) فرائض کو باوجود پہچان لینے کے بغیر انکار کرنے کے پس وہ کفر ہے۔ علماء یہود کے کفر کے اور اللہ خوب جاننے والا ہے۔

سند کی تحقیق:

1) سوید بن سعید بن سھل الھروی ابو محمد: ثقۃ (تاریخ الثقات ص 211 فصار یتلقن مالیس من حدیثہ وافحش فیہ ابن معین القول من قدماء (تقریب التھذیب ص 140)

امام سلیمان التیمیؒ

1۔ حدثنی محمد بن صالح البصری مولی بنی ہاشم حدثنا عبدالملک بن قریب الاصمعی حدثنا المعتمر بن سلیمان التیمی عن ابیہ قال لیس قوم اشد نقضا للاسلام من الجہمیۃ والقدریۃ فاما الجہمیۃ فقد بارزوا اللہ تعالی واما القدریۃ فانہم قالوا فی اللہ عزوجل (اسناد حسن) (کتاب السنۃ جلد اول ص 105،104)

امام معتمر بن سلیمانؒ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا کوئی قوم اسلام کے لئے جہمیہ اور قدریہ سے زیاد نقصان دہ نہیں ہے۔ رہے جہمیہ تو وہ اللہ سے مقابلے کے لئے نکل کھڑے ہوئے (نعوذ باللہ)۔ اور قدریہ تو انہون نے اللہ پر بہتان والزام تراشی کی۔

سند کی تحقیق:

1) محمد بن صالح البصری مولی بن ھاشم بن مھران البصری ھاشمی ابو التیاج صدوق (تقریب التھذیب ص 302) قال ابن حبان محمد بن صالح ثقۃ (خلاصہ تذھیب تھذیب الکمال جلد 2 ص 415)

2) معتمر بن سلیمان التیمی ابو محمد البصری یلقب باطفیل ثقۃ (تقریب التھذیب ص 342) امام ذھبیؒ نے کہا معتمر بن سلیمانؒ قابل اعتماد اور بلند پایہ حافظ حدیث تھے۔ ثقاہت، ضبط حدیث، عبادت اور پرہیزگاری کے ساتھ موصوف تھے۔ حتیٰ کی امام قرہ بن خالدؒ کہتے تھے ہمارے نزدیک متعمر اپنے والد امام سلیمان التیمیؒ سے کسی طرح کم نہیں ہیں (تذکرۃالحفاظ جلداول ص 213)

امام عبداللہ بن مبارکؒ

حدثنی احمد بن إبراھیم الدورقی ثنا علی بن الحسن بن شقیق قال سألت عبداللہ بن المبارک کیف ینبغی لناإن نعرف ربنا عزوجل قال علی السماء السابعۃ علی عرشہ ولا نقول کما تقول الجھمیۃ إنہ ھاھنا فی الأرض (اسنادہ صحیح) (کتاب السنۃ جلداول ص 307)

امام علی بن حسنؒ نے کہا میں نے امام عبداللہ بن مبارکؒ سے پوچھا ہم رب کو کیسے پہچانیں؟ تو انہوں نے کہا (یہ عقیدہ رکھو) وہ ساتویں آسمان پر اپنے عرش پر اور ہم اس طرح نہیں کہتے جیسے جہمیہ کہتے ہیں کہ وہ یہاں زمین پر ہے۔

سند کی تحقیق:

1) احمد بن ابراھیم الدورقی بن کثیر بن زید الدورقی البغداری ثقۃ حافظ (تقریب التھذیب ص 11)
2) علی بن حسن بن شفیق ابو عبدالرحمٰن المروزی ثقۃ حافظ (تقریب التھذیب ص 244)

امام عبدالرزاق بن ہمامؒ

حدثنی ابو عبد الرحمٰن سلمۃ بن شبیب قبل سنۃ ثلاثین ومائتین حدثنا عبد الرزاق قال کان معمر وابن جریج والثوری ومالک وابن عیینۃ یقولون الایمان قول وعمل یزید وینقص قال عبد الرزاق وانا اقول ذلک الایمان قول وعمل والایمان یزید وینقص فان خالفتم فقد ضللت إذا وما انا من المھتدین (اسنادہ صحیح) (کتاب السنۃ جلد اول 342،343)

امام عبد الرزاق نے کہا امام معمر اور امام ابن جریج اور امام الثوری اور امام مالک اور امام سفیان بن عیینہ کہا کرتے تھے ایمان قول اور عمل کا نام ہے۔ ایمان بڑھتا اور کم ہوتا ہے۔ امام عبد الرزاق نے کہا میں بھی یہ کہتا ہوں۔ ایمان قول اور عمل کا نام ہے۔ اور ایمان بڑھتا اور کم ہوتا ہے پس اگر تو نے ان کی مخالفت کی تو پھر تو گمراہ ہو گیا اور تو پھر ہدایت یافتہ لوگوں میں نہ رہے گا۔

سند کی تحقیق:

1) ابو عبد الرحمٰن سلمۃ بن شبیب: المسمعی النیسابوری نزیل مکۃ ثقۃ (تقریب التھذیب ص 130)

امام علی بن حسن بن شفیقؒ

حدثنی محمد بن علی بن الحسن بن شقیق قال سمعت ابی یقول الایمان قول (اسنادہ صحیح) (کتاب السنۃ جلد اول ص 347)

امام محمد بن علی بن حسن بن شفیقؒ نے کہا میں نے اپنے باپ سے سنا، انہوں نے کہا ایمان قول اور عمل کا نام ہے۔

سند کی تحقیق:

1) محمد بن علی بن حسن بن شفیق بن دینار المروزی ثقۃ صاحب حدیث (تقریب التھذیب ص 311)

امام فضیل بن عیاضؒ

قال وجدت فی کتاب ابی رحمہ اللہ قال اخبرت ان فضیل بن عیاض یقول: و قال اصحاب الرای لیس الصلاۃ ولا الزکاۃ ولا شیء من الفرائض من الایمان افتراء علی اللہ عزوجل وخلافا لکتابہ وسنۃ نبیہ ﷺ ولو کان القول کما یقولون لم یقاتل ابو بکر رضی اللہ عنہ اہل الردۃ و قال الفضیل رحمہ اللہ یقول اہل البدع الایمان الاقرار بلا عمل والایمان واحد وانما یتفاضل الناس بالاعمال ولا یتفاضلون بالایمان و من قال ذلک فقد خالف الاثر ورد علی رسول اللہ ﷺ قولہ لان رسول اللہ ﷺ قال الایمان بضع وسبعون شعبۃ افضلھا لا الہ الا اللہ وادناھا اماطۃ الاذی عن الطریق والحیاء شعبۃ من الایمان و تفسیر من یقول الایمان لا یتفاضل یقول ان الفرائض لیست من الایمان فمیز اہل البدع العمل من الایمان و قالوا ان فرائض اللہ لیس من الایمان و من قال ذلک فقد اعظم الفریۃ اخاف ان یکون جاحدا للفرائض رادا علی اللہ عزوجل امرہ ویقول اہل السنۃ ان اللہ عزوجل قرن العمل بالایمان وان فرائض اللہ عزوجل من الایمان قالوا والذین آمنوا وعملوا الصالحات فھذا موصول العمل بالایمان ویقول اہل الارجاء انہ مقطوع غیر موصول (کتاب السنۃ جلد اول ص 374،376،375)

امام فضیل بن عیاض کہتے تھے اور اصحاب الرائے (ابو حنیفہ) نے کہا نماز اور زکواۃ اور کوئی بھی فرض کام ایمان سے نہیں ہے۔ اللہ عزوجل پر افتراء بہتان باندھتے ہوئے اور اس کی کتاب (قرآن) اور اس کے نبی ﷺ کی سنت کا خلاف کرتے ہوئے اور اگر بات اسی طرح ہوتی (یعنی ایمان صرف قول کا نام ہے) جیسے یہ کہتے ہیں تو ابو بکر صدیقؓ مرتد ہو جانے والوں سے نہ لڑتے اور امام فضیل بن عیاض نے کہا اہل بدعت (مرجیہ) کہتے ہیں کہ ایمان صرف اقرار بلا عمل ہے اور ایمان ایک ہی ہے لوگوں میں تفاضل ایمان کی وجہ سے نہیں اعمال کی وجہ سے ہے۔ جو شخص بھی مرجیہ کا عقیدہ رکھتا ہے تو تحقیق اس نے مخالفت کی قرآن و حدیث کی اور رسول ﷺ

کی بات کاانکار کردیا۔اس لئے کہ رسول ﷺ نے فرمایاایمان کی 70 شاخیں ہیں ان میں سب سے افضل لا الہ الااللہ ہے۔اور سب سے کم درجہ تکلیف دہ چیز کاراستہ سے دور کرنا ہے۔اور حیاء بھی ایمان کی ایک شاخ ہے جو کہتا ہے کہ ایمان میں تفاضل نہیں اس کی مراد یہ ہے کہ فرائض (نماز زکوۃ، روزہ، حج) ایمان میں شامل نہیں ہیں توان بدعتیوں (مرجیوں) نے عمل کوایمان سے جداکردیاہے اور برملا کہاکہ فرائض ایمان میں داخل نہیں ہیں جیس کا بھی یہ نظریہ ہے اس نے بہت بڑا جھوٹ بولا۔مجھے ڈر ہے کہ وہ فرائض کے انکار کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے حکم کارد کرنے والانہ ہوجائے۔اہل السنت کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے عمل ایمان سے جوڑا ہے۔اور فرائض بھی بلاشبہ ایمان سے ہیں تواہل السنت کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے "والذین آمنو و عملو الصالحات" (العنکبوت آیت 7) آیت میں عمل کوایمان کے ساتھ ملاناہے مگر مرجیہ کہتے ہیں کہ عمل ایمان سے علیحدہ چیز ہے۔

امام مالک بن انسؒ

حدثنی ابی حدثنا سریج بن النعمان حدثنا عبداللہ بن نافع قال کان مالک یقول الایمان قول و عمل یزید وینقص (اسنادہ صحیح) (کتاب السنۃ جلد اول ص 317)

امام مالکؒ نے کہاایمان قول اور عمل کا نام ہے۔ایمان زیادہ اور کم ہوتا ہے۔

سند کی تحقیق:

1) احمد بن محمد بن حنبل بن ھلال بن اسد الشیبانی المروزی نزیل بغداد ابو عبداللہ احد لائمۃ ثقۃ حافظ فقیہ حجۃ (تقریب التھذیب ص 16)

2) سریج بن النعمان بن مروان الجوھری ابوالحسن البغدادی اصلہ من خراسان ثقۃ یھم قلیلا (تقریب التھذیب ص 117) قال العجلی سریج بن نعمان ثقۃ (تاریخ الثقات ص 177)

3) عبداللہ بن نافع : ثقۃ(تاریخ الثقات ص 281) امام ابو داؤد نے کہا عبداللہ بن نافع امام مالکؒ کے مسلک کے سب سے زیادہ عالم اور فقیہ تھے (تھذیب التھذیب جلد 6 ص 52)

امام وکیع بن جراحؒ

حدثنی ابی (احمد بن حنبل) قال سمت وکیعا یقول الایمان یزید وینقص (اسنادہ صحیح) (کتاب السنۃ جلد اول ص 210)

امام وکیعؒ نے کہا ایمان قول اور عمل ہے جو بڑھتا اور کم ہوتا ہے۔

سند کی تحقیق:

1) احمد بن محمد بن حنبل بن ھلال بن اسد الشیبانی المروزی نزیل بغداد ابو عبداللہ احد لائمۃ ثقۃ حافظ فقیہ حجۃ (تقریب التھذیب ص 16)

امام یحییٰ بن سعید القطانؒ

امام یحییٰ بن سعید القطانؒ نے کہا میں نے جتنے علما کو پایا ہے سب کا یہی عقیدہ تھا کہ ایمان قول اور عمل ہے۔ سب جھمیہ کو کافر کہتے تھے۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص 234)

امام احمد بن حنبلؒ

1۔ سمعت ابی یقول لایصلی خلف القدریۃ والمعتزلۃ والجہمیۃ (کتاب السنۃ جلد اول 384)

امام احمد بن حنبلؒ نے کہا القدریہ اور المعتزلہ اور جہمیہ کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے۔

2۔ سمعتُ اِبِی رحمہ اللہ یقول من قال القرآن مخلوق فہو عندنا کافر لأن القرآن من علم اللہ عز وجل قال اللہ عز وجل : (فَمَنْ حَآجَّکَ فِیہِ مِن بَعْدِ مَا جَاءکَ مِنَ الْعِلْمِ ...).
وقال عز وجل : (وَلَن تَرْضَی عَنکَ الْیَہُودُ وَلاَ النَّصَارَی حَتَّی تَتَّبِعَ مِلَّتَہُمْ قُلْ إِنَّ ہُدَی اللّہِ ہُوَ الْہُدَی وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَہْوَاء ہُم بَعْدَ الَّذِی جَاءکَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَکَ مِنَ اللّہِ مِن وَلِیٍّ وَلاَ نَصِیرٍ). (کتاب السنۃ جلد اول ص 103)

میں نے اپنے باپ امام احمد بن حنبلؒ سے سنا انھوں نے کہا جو کہے قرآن مخلوق ہے وہ ہمارے نزدیک کافر ہے اس لیے کہ قرآن اللہ تعالیٰ عزوجل کا علم ہے (اور بطور دلیل کے قرآن اللہ کا علم ہے یہ آیات پڑھیں) جو آپ سے جھگڑا کرے آپ کے پاس علم آجانے کے بعد (سورۃ العمران آیت 61) اور کہا اللہ عزوجل نے : آپ سے یہود و نصاریٰ ہرگز راضی نہ ہوں گے جب تک آپ ان کے دین کی پیروی نہ کریں آپ کہہ دیں بے شک اللہ کی ہدایت ہی ہدایت ہے اور اگر آپ نے ان کی خواہشات کی پیروی کی آپ کے پاس علم آجانے کے بعد تو آپ کے لیے اللہ کے ہاں کوئی دوست اور مددگار نہ ہوگا۔ (سورۃ البقرہ، آیت 120)

شیخ الاسلام امام الحافظ ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاریؒ

امام المحدثین امام بخاریؒ نے کہا: ما ابالی صلیت خلف الجہمی والرافضی ام صلیت خلف الیھود والنصاری (خلق افعال العباد 22 فقرہ 53)

مجھے پرواہ نہیں کہ جہمیہ و روافضی کے پیچھے نماز پڑھوں یا یہود و نصاریٰ کے پیچھے نماز پڑھوں؟

یعنی جس طرح یہود و نصاریٰ کے پیچھے نماز پڑھنے کا کوئی مسلم (مسلمان) قائل نہیں۔اسی طرح جہمی اور روافضی کے پیچھے بھی نماز نہیں ہوگی۔

امام سعید بن جبیرؒ

حدثنی ابی حدثنا عبدالرحمٰن بن مہدی حدثنا حماد بن سلمۃ عن عطاء بن السائب عن سعید بن جبیر قال مثل المرجئۃ مثل الصابئین (اسنادہ حسن) (کتاب السنۃ جلد اول ص 338)

امام سعید بن جبیرؒ نے کہا مرجیہ صابئین کی طرح ہیں (یعنی ان کی طرح کافر ہیں)

سند کی تحقیق:

1) احمد بن محمد بن حنبل بن ھلال بن اسد الشیبانی المروزی نزیل بغداد ابو عبداللہ احد لائمۃ ثقۃ حافظ فقیہ حجۃ (تقریب التھذیب ص 16)

2) عبدالرحمٰن بن مھدی بن حسان العنبری مولاھم ابو سعید البصری ثقۃ ثبت حافظ عارف بالرجال والحدیث قال ابن المدینی ما رایت اعلم منہ (تقریب التھذیب ص 210)

3) حماد بن سلمۃ بن دینار البصری ابو سلمۃ ثقۃ عابد اثبت الناس فی ثابت و تغیر حفظہ باخرہ (تقریب التھذیب ص 82)

4) عطا بن سائب الثقفی الکوفی احد الاعلام لی لین فیہ ثقۃ ساء حفظہ باخرۃ، و قال احمد بن حنبل ثقۃ ثقۃ (الکاشف جلد 2 ص 232)

امام سلام بن ابی مطیعؒ

حدثنی احمد بن ابراھیم الدورقی حدثنی زھیر بن نعیم السجستانی البابی ثقۃ، قال سمعت سلام بن ابی مطیع یقول الجھمیۃ کفار لایصلی خلفھم (اسنادہ صحیح) (کتاب السنۃ جلد اول ص 105)

امام زہیر بن نعیمؒ نے کہا میں نے امام اسلام بن ابی مطیعؒ کو یہ کہتے ہوئے سنا انھوں نے کہا جھمیہ کافر ہیں ان کے پیچھے نماز ادا نہ کی جائے۔

سند کی تحقیق:

1) احمد بن ابراھیم الدورقی بن کثیر بن زید الدورقی البغداری ثقۃ حافظ (تقریب التھذیب ص 11)

2) زھیر بن نعیم: البابی السلولی ابو عبدالرحمٰن السجستانی ثقۃ (تھذیب التھذیب جلد 3 ص 353)

امام سفیان بن عیینہؒ

حدثنی غیاث بن جعفر قال سمعت سفیان بن عیینہ یقول القرآن کلام اللہ عزوجل من قال مخلوق فھو کافر و من شک فی کفر فھو کافر (اسنادہ حسن) (کتاب السنۃ جلد اول ص 112)

امام غیاث بن جعفرؒ نے کہا میں نے امام سفیان بن عیینہؒ سے سنا انہوں نے کہا قرآن اللہ عزوجل کا کلام ہے جس نے کہا مخلوق ہے وہ کافر ہے اور جس نے شک کیا اس (مخلوق سمجھنے والے) کے کفر میں تو وہ بھی کافر ہے۔

سند کی تحقیق:

1) غیاث بن جعفر مستملی وثق (الکاشف جلد 2 ص 323) وقال ابن حبان ثقۃ (خلاصہ تذھیب تھذیب الکمال جلد 2 ص 332)

امام عبداللہ بن مبارکؒ

حدثنی الحسن بن عیسی مولی عبداللہ بن مبارک قال کان ابن المبارک یقول الجھمیہ کفار (اسنادہ صحیح) (کتاب السنۃ جلد اول ص 109)

امام عبداللہ بن مبارکؒ کہتے تھے جہمی کافر ہیں۔

سند کی تحقیق:

1) الحسن بن عیسی بن ماسر جس ابو علی النیسابوری ثقۃ (تقریب التھذیب ص 71)

حدثنی احمد بن ابراھیم حدثنی علی بن الحسن بن شقیق قال سمعت عبداللہ بن مبارک یقول انا نستجیز ان نحکی کلام الیھود والنصاری ولا نستجیز ان نحکی کلام الجھمیہ (اسنادہ صحیح) (کتاب السنۃ جلد اول ص 111)

امام علی بن حسن بن شقیقؒ نے کہا میں نے امام عبداللہ بن مبارک سے سنا امام عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم جائز سمجھتے ہیں کہ ہم یہود و نصاریٰ کا کلام بیان کریں مگر ہم جائز نہیں سمجھتے کہ ہم جہمیہ کا کلام بیان کریں۔

سند کی تحقیق:

1) احمد بن ابراھیم الدورقی بن کثیر بن زید الدورقی البغداری ثقۃ حافظ (تقریب التھذیب ص 11)

2) علی بن حسن بن شفیق ابو عبدالرحمٰن المروزی ثقۃ حافظ (تقریب التھذیب ص 244)

امام عبداللہ بن ادریسؒ

حدثنی إحمد بن إبراہیم حدثنی یحییٰ بن یوسف الزمی قال حضرت عبداللہ بن إدریس فقال لہ رجل یاإبا محمد ان قبلنا ناسا یقولون ان القرآن مخلوق فقال من الیہود قال لا قال فمن النصاری قال لا قال فمن المجوس قال لا قال فممن قال من الموحدین قال کذبوا لیس ہؤلاء بموحدین ہؤلاء زنادقۃ من زعم ان القرآن مخلوق فقد زعم إن اللہ عزوجل مخلوق ومن زعم ان اللہ تعالی مخلوق فقد کفر ہؤلاء زنادقۃ ہؤلاء زنادقۃ (اسنادہ صحیح) (کتاب السنۃ جلد اول ص 113،114)

امام عبداللہ بن ادریسؒ سے ایک آدمی نے کہا اے ابو محمد ہمارے علاقے میں ایسے لوگ ہیں جو کہتے ہیں قرآن مخلوق ہے تو انھوں نے کہا وہ یہود ہیں تو اس شخص نے کہا نہیں انھوں نے پوچھا تو کیا پھر عیسائی ہیں تو اس نے کہا نہیں تو انھوں نے پوچھا مجوس ہیں تو اس نے کہا نہیں تو انھوں نے پوچھا پھر وہ کون ہیں تو اس نے کہا وہ موحد ہیں تو انھون نے کہا وہ جھوٹ بولتے ہیں (کہ قرآن مخلوق ہے) وہ موحدین نہیں ہیں یہ زنادقہ ہیں جس نے سمجھا کہ قرآن مخلوق ہے تو گویا اس نے گمان کیا کہ اللہ بھی مخلوق ہے اور جس نے سمجھا کہ اللہ بھی مخلوق ہے اور جس نے سمجھا کہ اللہ مخلوق ہے تو اس نے کفر کیا۔ یہ لوگ زندیق ہیں یہ لوگ زندیق ہیں۔

سند کی تحقیق:

1) احمد بن ابراھیم الدورقی بن کثیر بن زید الدورقی البغداری ثقۃ حافظ (تقریب التھذیب ص 11)

2) یحییٰ بن یوسف الزمی الخراسانی نزیل بغداد ثقۃ (تقریب التھذیب ص 380)

امام معاذ بن معاذؒ

حدثني احمد بن محمد بن يحيیٰ بن سعيد القطان قال سمعت ابي يقول سمعت معاذ بن معاذ يقول : من قال القرآن مخلوق فهو كافر (اسناده حسن) (كتاب السنة جلد اول ص 123)

امام محمد بن یحییٰ بن سعد بن سعید القطانؒ نے کہا میں نے امام معاذ بن معاذؒ کو یہ کہتے ہوئے سنا جس نے کہا قرآن مخلوق ہے وہ کافر ہے۔

سند کی تحقیق:

1) احمد بن محمد بن یحییٰ بن سعید القطان ابو سعید البصری صدوق (تقریب التھذیب ص 16)

2) محمد بن یحییٰ بن سعید القطان ابو صالح البصری ثقۃ (تقریب التھذیب ص 323)

امام وکیع بن جراحؒ

امام وکیع بن جراحؒ نے کہا: جو شخص قرآن کو مخلوق کہے وہ کافر ہے (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص 240)

امام یزید بن ہارونؒ

حدثنی اسحاق بن بہلول قال قلّت یزید بن ھارون اصلی خلف الجھمیۃ قال لا قلّت اصلی خلف المرجۃ قال انھم الخبثاء (اسنادہ حسن) (کتاب السنۃ جلد اول ص 123)

امام اسحاق بن بہلولؒ نے کہا میں نے امام یزید بن ھارونؒ سے جھمیہ کے پیچھے نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا نہیں، میں نے کہا کیا میں مرجیہ کے پیچھاے نماز ادا کرلوں انہوں نے کہا بے شک وہ خبیث لوگ ہیں۔

سند کی تحقیق:

1) اسحاق بن بھول بن حسان الانباری صدوق (الجرح والتعدیل جلد 2 ص 214) امام ذھبیؒ نے کہا امام اسحاق ممتاز حافظ اور ناقد حدیث تھے۔ امام خطیب نے کہا انہوں نے فن فقہ میں کتاب لکھی تھی۔ ثقہ اور قابل اعتماد تھے (تذکرۃ الحفاظ جلد اول ص 376)

مرجئیہ اور جھمیہ کی سزا

امام ابن خزیمہؒ

امام ابن خزیمہؒ نے کہا قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جو اسے مخلوق کہے وہ کافر ہے اس سے توبہ کرائی جائے اگر توبہ کرے تو بہتر ورنہ قتل کردیا جائے۔ اور اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا جائے۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص 302)

امام سراجؒ

امام سراج نے کہا جو شخص اقرار نا کرے اور اس بات پر ایمان نہ لائے کہ اللہ تعجب کرتا ہے اور ہستا ہے نیز ہر رات آسمان دنیا پر اتر کر منادی کارتا ہے کہ کون ہے جو مجھ سے سوال کرے اور میں اس کو دوں تو وہ زندیق اور کافر ہے اس سے توبہ کرائی جائے اگر توبہ کرے تو بہتر ہے ورنہ اس کی گردن اڑا دی جائے۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص 506)

امام عبدالرحمٰن بن مہدیؒ

1۔ حدثنی ابی (احمد بن حنبل) سمعت عبدالرحمٰن بن مھدی یقول من زعم ان اللہ تعالیٰ لم یکلم موسی صلوات اللہ علیہ یسستتاب فان تاب والاضرب (تٌ عنقہ (اسناد صحیح) (کتاب السنۃ جلد اول ص 120،119)

امام عبدالرحمٰن بن مہدیؒ نے کہا جس نے گمان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ اسلام سے کلام نہیں کیا اس سے توبہ کروائی جائے گی۔ اگر توبہ کرے تو ٹھیک و گرنہ اس کی گردن اڑائی جائے گی۔

سند کی تحقیق:

1) احمد بن حنبل ابو عبداللہ احد الائمہ ثقۃ حافظ فقیۃ حجۃ (تقریب التھذیب ص 16)

2۔ حدثنی العباس العنبری حدثنا عبداللہ بن محمد بن حمید یعنی ابا بکر بن الاسود قال (سمت عبدالرحمٰن بن مھدی یقول یحیٰ بن سعید وھو علی مطحہ یا ابا سعید) لو ان رجلا جھمیامات وانا وارثہ ما استحللت ان اخذ من میراثہ (اسنادہ صحیح) (کتاب السنۃ جلد اول ص 121)

امام ابو بکر بن الاسودؒ نے کہا میں نے امام عبدالرحمٰن بن مہدیؒ سے سنا وہ امام یحییٰ بن سعیدؒ کے برابر بیٹھے تھے اے سعید اگر کوئی جہمی مر جائے اور میں اس میں وارث ہوں تو نہیں ہے حلال میرے لیے کہ میں اس کی میراث میں سے کچھ لوں۔

سند کی تحقیق:

1) العباس العنبری: ھوابن عبدالعظیم بن اسماعیل بن العنبری ابوالفضل البصری ثقۃ حافظ (تقریب التھذیب ص 165)

2) عبداللہ بن محمد بن ابی الاسود البصری ابو بکر ثقۃ حافظ (تقریب التھذیب ص 187)

3۔امام عبدالرحمٰن بن مہدیؒ نے کہا اگر میری حکومت ہوتی تو میں قرآن کو مخلوق کہنے والے کی گردن اڑا کر اس کی لاش دجلہ میں بہا دیتا نیز امام عبدالرحمٰن بن مہدیؒ نے کہا جہمیہ اللہ تعالیٰ سے کلام کی نفی کرتے ہیں اور قرآن کو اللہ تعالیٰ کا کلام نہیں مانتے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ اسلام سے ہم کلام کی۔ (تذکرۃالحفاظ جلد اول، ص 256)

امام مالک بن انسؒ

حدثنی اِبی رحمہ اللہ قال حدثنا سریج بن النعمان اخبرنی عبداللہ بن نافع قال کان مالک بن اِنس رحمہ اللہ یقول من قال القرآن مخلوق یوجع ضربا ویحبس حتی یموت و قال مالک رحمہ اللہ اللہ عزوجل فی السماء وعلمہ فی کل مکان لایخلو منہ شیء وتلا ہذہ الآیۃ مایکون من نجوی ثلاثۃ الا ہو رابعہم ولا خمسۃ الا ہو سادسہم (اسنادہ صحیح) (کتاب السنۃ جلد اول ص 106،107)

امام مالک بن انسؒ نے کہا جو کہے قرآن مخلوق ہے اس کو کوڑے مارے جائیں اور اس کو قید کیا جائے یہاں تک کے اس کو موت آجائے اور امام مالکؒ نے کہا اللہ عزوجل آسمان میں ہے اور اس کا علم ہر جگا ہے اور یہ آیت پڑھی نہیں ہوتی سرگوشی تین بندوں کی مگر وہ انکا چوتھا ہوتا ہے اور نہ پانچ مگر وہ انکا چھٹا ہوتا ہے۔ (سورۃ المجادلہ، آیت 7)

سند کی تحقیق:

1) احمد بن حنبل ابو عبداللہ احد الائمہ ثقۃ حافظ فقیۃ حجۃ (تقریب التھذیب ص 16)

2) سریج بن النعمان بن مروان الجوھری ابو الحسن البغدادی اصلہ من خراسان ثقۃ یھم قلیلا (تقریب التھذیب ص 117)

3) عبداللہ بن نافع الصائغ المدنی ثقۃ صحیح الکتاب فی حفظہ لین (تقریب التھذیب ص 191)

امام محمد بن یوسفؒ

امام المحدثین امام بخاریؒ مرجیہ کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ولقد رحل قوم من اہل بلخ مرجیۃ إلی محمد بن یوسف بالشام فأراد محمد إخراجھم منھا حتی تابوا من ذلک ورجعوا إلی السبیل والسنۃ ولقد رأینا غیر واحد من اہل العلم یستتیبون اہل الخلاف فإن تابوا وإلا أخرجوھم من مجالسھم ولقد کلم عبداللہ بن الزبیر سلیمان بن حرب وھو یومئذ قاضی مکۃ إن یحجر علی بعض اہل الرأی فحجر عنہ سلیمان فلم یجترئ بمکۃ إن یفتی حتی یخرج عنھا (جزرفع الیدین ص 43،44)

اور ایک مرجیہ کا گروہ اہل بلخ سے امام محمد بن یوسف کے پاس آیا تو انہون نے انہیں اپنی مجلس سے نکال دینا چاہا حتیٰ کہ انہون نے اس سے توبہ کی اور صحیح سنت کے راستہ پر آگئے اسی طرح ہم نے کئی اہل علم کو دیکھا کہ وہ مخالفین سے توبہ کرواتے ورنہ انہیں اپنی مجلس سے نکال دیتے اور امام عبداللہ بن زبیر نے مکہ کے قاضی سلیمان بن حرب کو کہا تھا کہ اہل الرائے (یعنی قیاس والے) سے الگ ہو جا اور اسے مکے میں فتویٰ دینے سے روک دیا حتیٰ کو وہ وہاں سے نکال دیا گیا۔

امام ابو حنیفہ کے قیاس

ابو حنیفہ نے کہا کہ اگر مقتدی پر حملہ کیا گیا حتیٰ کو اس کا تہہ بند کھل گیا اور اس کی شرم گاہ برہنہ ہو گئی پھر امام کی نماز مکمل ہونے تک وہ اسی طرح کھڑا رہا تو مقتدی کی نماز مکمل ہو گئی۔ اور اگر اس نے امام کے ساتھ رکوع یا سجدہ کیا تو اس کی نماز باطل ہے۔ (المحلی ابن حزم جلد 2 ص 411)

ابو حنیفہ نے کہا دونوں سلام اختیاری حثییت رکھتے ہیں اور فرض نہیں ہیں۔ بخلاف ازیں اگر کوئی شخص بقدر تشھد بیٹھے تو اس کی نماز پوری ہو گی۔ اگر دانستہ یا نادانستہ اس کی ہوا نکل جائے جا دانستہ کھڑا ہو جائے یا گفتگو اور کوئی کام کرنے لگے تو یہ مباح ہے اور اس کی نماز مکمل ہو گی۔ (طحاوی جلد اول، ص 565 والمحلی ابن حزم جلد 2 س 182)

ابراہیم کہتے ہیں جب موذن حی علی الفلاح کہے تو لوگوں کو چاہئے کہ کھڑے ہو کر صفیں درست کر لیں اور جب قد قامت الصلاۃ کہے تو امام کو اللہ اکبر کہہ دینا چاہیئے۔ محمد بن حسن نے کہا ہم اس پر عمل کرتے ہیں اور یہی بات ابو حنیفہ کہتے ہیں۔ اگر امام موذن کی تکبیر کے ختم ہونے تک رکا رہے۔ (پھر) تکبیر ختم ہونے کے بعد

وہ اللہ اکبر کہے تب بھی کوئی حرج نہیں دونوں ہی طریقے اچھے ہیں (روضۃ الازھار شرح کتاب الاثار، ص 182)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ جب فرض نماز کی تکبیر ہو تو سوائے فرض نماز کے کوئی نماز نہ پڑھی جائے۔ (صحیح المسلم جلد اول حصہ دوم کتاب الصلاۃ المسافرین ص 228)

دوسری حدیث مبارک میں ہے عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ نے کہا ایک شخص مسجد میں آیا اور رسول ﷺ صبح کے فرض پڑھتے تھے تو اس نے مسجد کے کونے میں دو رکعت سنت پڑھی۔ پھر رسول ﷺ کے ساتھ شریک ہو گیا جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو فرمایا اے فلاں تم نے فرض نماز کس کو شمار کیا جو اکیلی پڑھی یا وہ جو ہمارے ساتھ پڑھی۔ (صحیح المسلم جلد اول حصہ دوم کتاب الصلوۃ المسافرین ص 229)

ان دونوں احادیث سے معلوم ہوا کے رسول ﷺ نے جب فرض نماز کے لیے جماعت کھڑی ہو جائے تو سنتیں پڑھنا منع فرمایا ہے اور ساتھ ناراضگی کا اظہار بھی کیا ہے لیکن ابو حنیفہ اور ماجودہ حنفیوں کے نزدیک صبح یعنی فجر کی سنتیں پڑھنے کی اجازت ہے۔

قال محمد یکرہ اذا قیمت الصلوۃ ان یصلی الرجل تطوعا غیر رکعتی الفجر خاصۃ فانہ لا باس بان یصلیھما الرجل وان اخذ الموذن فی الاقامۃ وکذلک نیبغی وھو قول ابی حنیفہ (موطا محمد باب الرجل یصلی وقد اخذ الموذن فی الاقامۃ ص 86)

محمد (ابو حنیفہ کے شاگرد خاص) نے کہا جب نماز کھڑی ہو جائے تو ماسوائے صبح کی سنتوں کے کسی شخص کا نوافل پڑھنا مکروہ ہے فجر کی سنتیں پڑھی جاسکتی ہیں اگرچہ موذن نے اقامت کہنا شروع کر دی ہو اور یہی مناسب ہ بہتر ہے اور یہی ابو حنیفہ کا قول ہے۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول ﷺ نے فرمایا جب امام آمین کہے تم بھی آمین کہو کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے لڑجائے گی اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ ابن شہاب نے کہا رسول ﷺ بھی آمین کہا کرتے تھے۔ (صحیح البخاری جلد اول کتاب الاذان باب جھر الامام بالتامین ص 385)

ابو حنیفہ نے اس حدیث مبارکہ کی مخالفت کرتے ہوئے کہا ہے۔

باما ابو حنیفہ فقال یو من حلف الامام ولا یو من الامام (موطا محمد باب امین فی الصلوۃ، ص 103،104)

لیکن ابو حنیفہ نے کہا صرف مقتدی آمین کہے امام آمین نہ کہے۔

عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے انہوں نے رسول ﷺ سے آپ ﷺ نے استسقاء کیا تو دو رکعتیں پڑھیں اور چادر پلٹی (صحیح البخاری جلد اول کتاب الاستسقاء باب صلوۃ الاستسقاء رکعتین ص 474) لیکن ابو حنیفہ نماز استسقاء کا منکر ہے۔

قال محمد اما ابو حنیفۃ فکان لایری فی الاستسقاء صلوۃ (موطا محمد باب الاستسقاء ص 197)

محمد (ابو حنیفہ شاگرد خاص) نے کہا ابو حنیفہ کے نزدیک استسقاء کے لیے نماز نہیں ہے۔ بطور نمونہ موطا محمد سے ابو حنیفہ نے جن صحیح حدیث کی مخالفت کی ہے بیان کی گئی ہیں۔ وگرنہ موطا محمد ساری کی ساری صحیح احادیث کی مخالفت میں لکھی گئی ہے۔ مکمل تفصیل موطا محمد میں دیکھی جاسکتی ہے۔

ابو حنیفہ پر جرح کرنے والے محدثین کا مختصر تعارف

امام ابو ایوب سختیانیؒ

اما ذھبیؒ نے کہا ہے آپ بصرہ کے رہنے والے نامور محدث اور چوٹی کے عالم تھے۔ امام شعبہؒ نے کہا امام ایوب علماء کے سردار ہیں۔ امام سفیان بن عیینہؒ نے کہا میں نے ان جیسے کیسی عالم سے ملاقات نہیں کی۔ امام محمد بن سعد نے کہا امام ایوب ثقہ، حدیث میں پختہ کار جامع الصفات، کثیر العلم، عادل اور حجت ہیں۔ امام ابو حاتم نے کہا ثقہ ہیں آپ جیسے لائق فائق عالم کے متعلق پوچھنے کی حاجت نہیں ہے۔ امام ہشام بن عروہؒ نے کہا میں نے بصرہ میں امام ایوب کا ہم پلہ کوئی عالم نہیں دیکھا (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص 120)

شیخ الاسلام امام ابو اسحاق الفزاریؒ

آپ کا نام ابراہیم بن محمد بن حارث بن اسماء ہے۔ ایک دفعہ امام اوزاعیؒ نے ان سے حدیث بیان کی تو کہا مجھ سے صادق المصدوق ابواسحاق فزاری نے حدیث بیان کی ہے۔ امام یحییٰ بن نے کہا ثقہ ہیں امام فضیل بن عیاضؒ نے کہا مجھے اکثر مصیصہ جانے کا شوق دامن گیر ہوتا تھا۔ اس سے فضیلت جہاد نہیں۔ بلکہ امام ابواسحاق سے ملاقات مقصود ہوتی تھی امام محمد بن سعدؒ نے کہا ابواسحاقؒ ثقہ متبع سنت اور نامور مجاہد تھے۔ امام ابوحاتم نے کہا اسلام کی خدمت میں بے نظیر کارنامے سرانجام دینے والے ثقہ اور مامون ہیں امام سفیان بن عیینہؒ نے کہا بخدا مجھے کوئی آدمی ایسا نظر نہیں آتا جسے میں امام ابواسحاق فزاری پر مقدم سمجھو۔ ایک دفعہ خلیفہ ہارون الرشید ایک زندیق کو قتل کرنے لگے تو وہ بولا مجھے تو قتل کر دو گے لیکن میں نے جو ایک ہزار خود ساختہ حدیثیں لوگوں میں پھیلادی ہیں ان کا کیا کرو گے؟ ہارون الرشید نے کہا اللہ کے دشمن کس خیال میں ہے؟ ہمارے پاس ابواسحاق فزاریؒ اور عبداللہ بن مبارکؒ جیسے نادر روزگار موجود ہیں جو چھان بین کر کے ان کا ایک ایک حرف الگ کر دیں گے۔ امام ابوداؤد طیالسی کہتے ہیں ابواسحاق فزاریؒ فوت ہوئے تو روئے زمین پر ان سے افضل کوئی آدمی نہیں تھا۔ امام علی بن بکار نے کہا میں نے امام ابن عونؒ اور بعد کے علماء سے ملاقات کی ہے مگر میں نے ان میں امام ابواسحاق فزاریؒ سے زیادہ فقہ حدیث جاننے والا کوئی نہیں دیکھا۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص 217) امام عجلی نے کہا ابراھیم بن محمد ابواسحاق فزاریؒ کوفی ثقہ صاحب سنت اور نیک آدمی تھا۔ (تاریخ الثقات ص 54) امام جرح و تعدیل عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا کی ہر عالم کیسی نہ کیسی فن میں درجہ امتیاز رکھتا ہے اور شام میں ابواسحاق فزاریؒ اور امام اوزاعیؒ سے بڑا حدیث کا نکتہ شناس کسی کو نہیں دیکھا اگر کوئی راوی ان سے حدیث بیان کرے تو بلاریب و شک وہ قابل اطمینان ہے کیونکہ یہ سنت کے امام ہیں ( التاریخ الکبیر جلد 2 ص 245)

## شیخ الاسلام امام اوزاعیؒ

آپ کی کنیت ابو عمرو اور نام عبدالرحمٰن بن عمرو بن محمد ہے امام ذھبیؒ نے کہا آپ دمشق کے رہنے والا بے بلند پایا حافظ حدیث ہیں امام اسماعیل بن عیاش نے کہا میں 140 ھ میں علماء کو یہ کہتے ہوئے سنتا تھا کہ فی زمانہ

امام اوزاعیؒ ساری امت کے عالم ہیں امام خریبی نے کہا کہ امام اوزاعیؒ اپنے سب اہل زمانہ سے افضل ہیں امام ابو اسحاق فنزاریؒ نے کہا اگر مجھے اس امت کا خلیفہ منتخب کرنے کا اختیار دیا جائے تو میں امام اوزاعی کو خلیفہ منتحف کروں گا۔امام بشر بن مندرؒ نے کہا میں نے امام اوزاعی کو دیکھا ہے۔کہ کثرت گریہ اور فراوانی خشوع سے تقریباً نابینا ہو چکے تھے۔(تذکرۃالحفاظ جلد اول ص 155) امام شافعی نے کہا کہ میں نے حدیث میں امام اوزاعیؒ سے زیادہ سمجھدار اور فقیہ آدمی نہیں دیکھا (تھذیب التھذیب جلد 6 ص 239) امام نوویؒ نے کہا امام اوزاعیؒ کی امامت جلالت شان علو مرتبت اور فضل و کمال پر سب کا اتفاق ہے۔(تھذیب الاسماء جلد اول ص 999)

امام ابو بکر بن عیاشؒ

آپ کی کنیت ہی آپ کا نام ہے امام احمد بن حنبلؒ نے کہا آپ قرآن اور حدیث دونوں کے عالم ہیں مگر بعض اوقات غلطی کر جاتے ہیں امام عبداللہ بن مبارکؒ نے کہا میں نے ابو بکر بن عیاشؒ سے بڑھ کر اتباع سنت کی جلدی کرنے والا کوئی نہیں دیکھا۔امام ابو داؤد نے کہا ثقہ ہیں امام یزید بن ہارون نے کہا انتہائی نیکو کار اور فاضل تھے (تذکرۃالحفاظ جلد اول، ص 212،213)

سرخیل محدثین شیخ الاسلام سید المسلمین امام احمد بن حنبل شیبانی مروزیؒ

امام ذھبی نے کہا آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے بلند پایہ حافظ حدیث اور حجت ہیں امام ابراھیم حربیؒ نے کہا میں نے امام احمد بن حنبل کو دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اگلے پچھلے سب لوگوں کا علم ان کے سینے میں جمع کار دیا ہے۔امام شافعیؒ نے کہا میں بغداد سے نکلا تو میں نے اپنے پیچھے کوئی ایسا آدمی نہیں چھوڑا جو علم و فضل اور فقہ دانش میں امام احمد سے بڑھا ہوا ہو۔امام ابو عبیدؒ نے کہا سب لوگوں کا علم چار آدمیوں کے پاس جمع ہو گیا۔اور ان سب سے امام

احمد زیادہ فقیہ ہیں امام یحییٰ بن معینؒ نے کہا لوگ چاہتے ہیں میں امام احمد جیسا ہو جاؤں لیکن میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں کبھی بھی ان جیسا نہیں ہو سکتا۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول ص 223،224)

امام عون بن عبداللہ بن عونؒ

آپ کی کنیت ابو عون اور نام عبداللہ ہے امام ذھبیؒ نے کہا بصرہ کے رہنے والے نامور حافظ حدیث ہیں امام عبدالرحمٰن بن مہدیؒ نے کہا عراق میں ان سے بڑا فن حدیث کا جاننے والا کوئی نہیں تھا۔ امام ہشام بن حسانؒ نے کہا میری آنکھوں نے امام ابن عونؒ جیسا نامور عالم کبھی نہیں دیکھا۔ امام عبداللہ بن مبارکؒ نے کہا میں نے امام ابن عونؒ سے افضل کوئی آدمی نہیں دیکھا۔ امام شعبہؒ نے کہا دوسرے محدثین کے یقین سے مجھے امام ابن عونؒ کا شک زیادہ محبوب ہے امام یحییٰ بن معینؒ نے کہا امام ابن عونؒ ہر فن میں ثقہ اور قابل اعتماد ہیں۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول ص 138،139)

امام ابو عوانہؒ

امام ذھبیؒ نے کہا آپ مشہور حافظ حدیث اور قابل اعتماد عالم ہیں امام عفان نے کہا ہمارے نزدیک ان کی حدیث امام شعبہؒ سے زیادہ صحیح ہوتی ہے۔ حجاج بن محمد کہتے ہیں مجھ سے امام شعبہؒ نے کہا ابو عوانہؒ کو لازم پکڑو جعفر بن سلیمان کہتے ہیں امام یحییٰ بن معینؒ سے پوچھا کیا اہل بصرہ کے لئے سفیان ثوریؒ کے برابر کون ہے؟ بولے شعبہ پھر پوچھا گیا ان لئے زائدہ جیسا کون ہے؟ بولے امام ابو عوانہؒ، امام عبدالرحمٰن بن مہدیؒ نے کہا۔ امام ابو عوانہؒ اور ہشامؒ، سعید بن ابی عروبہؒ، اور ہمام کی طرح ہیں۔ ( تذکرۃ الحفاظ جلد اول ص 194)

حافظ العصر امام ابوزرعہ رازیؒ

آپ کا اسم گرامی عبید اللہ بن عبد الکریم بن یزید ہے امام ذھبیؒ نے کہا نامور حافظ حدیث ہیں امام علی بن جنیدؒ نے کہا میں نے امام ابوزرعہؒ سے بڑا حافظ کوئی نہیں دیکھا۔ امام ابن ابی شیبہؒ نے کہا میں نے امام ابوزرعہؒ سے بڑا عالم نہیں دیکھا امام ابو حاتم نے کہا امام ابوزرعہؒ نے اپنے پیچھے اپنے جیسا کوئی آدمی نہیں چھوڑا اور میں کوئی ایسا آدمی نہیں جانتا جو اس علم کو ان کی طرح سمجھتا ہو (تذکرۃ الحفاظ جلد اول ص 402)

امام ابو اسحاق ابراھیم بن یعقوب جوز جانیؒ

امام ذھبیؒ نے کہا بلند پایہ حافظ حدیث، نزیل دمشق اور اس کے محدث ہیں امام دارقطنی نے کہا قابل اعتماد حافظ حدیث اور مختلف کتابوں کے مصنف ہیں (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص 396)

امام ابو عبد الرحمٰن عبد اللہ بن یزید مقریؒ

امام ذھبیؒ نے کہا مکہ معظّمہ کے رہنے والے مشہور محدث ہیں فن حدیث اور علم قرات کے خوب ماہر تھے۔ امام نسائی اور دوسرے محدثین نے ان کی توثیق کی ہے۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص 281،282)

شیخ الاسلام و امام الحفاظ امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاریؒ

امام ابن خزیمہؒ نے کہا آسمان کے نیچے امام بخاریؒ سے زیادہ علم حدیث جاننے والا کوئی نہیں ہے (تذکرۃ الحفاظ جلد اول ص 401) علامہ ابن حجر عسقلانی نے کہا محمد بن اسماعیل بن ابراھیم بن المغیرہ الجعفی ابو عبد اللہ البخاریؒ جبل الحفظ و امام الدنیا فی ثقۃ الحدیث ( تقریب التھذیب ص 290) امام ذھبیؒ نے کہا و کان اماما حافظا حجۃ راسا فی الفقہ والحدیث مجتھدا (الکاشف جلد 3 ص 18)

امام مزیؒ نے کہا ابو عبداللہ البخاری الحافظ امیر المومنین فی حدیث سید المرسلین، و قال ابو بکر بن ابی شیبہ و محمد بن نمیر مارابینا مثل محمد بن اسماعیل و قال احمد بن حنبلؒ مااخرجت جراسان مثل محمد بن اسماعیل فقیہ ھذہ الاۃ ( خلاصہ تھذیب تھذیب الکمال جلد 2، ص 379،380)

امام ابو معصب احمد بن ابی بکر مدینیؒ نے کہا کہ امام بخاریؒ ہمارے خیال میں امام احمد بن حنبل سے زیادہ فقیہ اور ان سے زیادہ صاحب بصیرت ہیں امام رجاء بن مرجیؒ نے کہا امام بخاریؒ علماء کے مقابلے میں وہی فضیلت رکھتے ہیں جو مردوں میں عورتوں کے مقابلے میں ہے اس سا ایک شخص نے کہا اے ابو محمد سب کچھ یہی ہے تو انہوں نے کہا امام بخاریؒ اللہ کی نشانیوں مین سا سطح زمین پر چلتی پھری نشانی ہے۔ (الکمال فی اسماء الرجال ص 138)

امام ابو حاتم محمد بن حبان بستیؒ

امام ذھبیؒ نے کہا بست کے رہنے والے گرامی قدر حافظ حدیث اور بہت بڑے عالم ہیں امام حاکمؒ نے کہا امام بن حبانؒ فقہ لغت اور حدیث میں علم کا خزانہ تھے۔ امام خطیب نے کہا قابل اعتماد اور زہین و فطین تھے۔ امام ابو سعد اویسیؒ نے کہا۔ دین کے فقیہ اور احادیث نبویہ ﷺ کے حافظ تھے (تذکرۃالحفاظ جلد 2 ص 628،629)

شیخ الاسلام امام ابو محمد ابن ابی حاتمؒ

امام ذھبیؒ نے کہا آپ جلیل القدر حافظ حدیث تھے۔ نقد حدیث میں بڑے ماہر تھے امام ابو یعلی خلیلی کہتے تھے آپ نے اپنے والد اور امام ابو زرعہ رازیؒ کا علم اپنے سینہ میں جمع کر لیا۔ آپ معرفتہ الرجال اور دیگر علوم میں بجز خار تھے۔ امام علی بن احمد نے کہا میں نے امام ابن حاتم کو جاننے والے آئمہ سے کسی کو نہیں دیکھا جس نے ان میں کبھی جہالت کا ذکر کیا ہو۔ ان کے والد امام ابو حاتم ان کی کثرت عبادت سے تعجب کیا کرتے تھے اور کہا کرتے

تھے عبدالرحمٰن جیسی عبادت کون کر سکتا ہے۔ مجھے ان کے کسی گناہ پر اطلاع نہیں ہے۔ امام ابوالولید باجی نے کہاامام ابن ابی حاتم ثقہ اور حافظ حدیث تھے (تذکرۃالحفاظ جلد 2 ص 577،575)

امام ابوعیسی محمد بن عیسی الترمذیؒ

امام ذھبیؒ نے کہاآپ جلیل القدر حافظ حدیث تھے۔ امام ابوسعد ادریسیؒ نے کہاامام ابوعیسیؒ کا حافظ ضرب المثل تھا۔ امام حاکمؒ نے کہا میں نے امام عمر علکؒ سے سنا کہتے تھے امام المحدثین امام بخاریؒ فوت ہوئے تو اپنے پیچھے علم و حفظ اور ورع وزہد میں ابوعیسی جیسا کوئی آدمی نہیں چھوڑ گئے (تذکرۃالحفاظ جلد اول ص 448،447)

امام ابن عدیؒ

آپ کی کنیت ابواحمد اسم گرامی عبداللہ بن عدیؒ اور لقب ابن عدی ہے۔ امام ذھبیؒ نے کہا بہت بڑے حافظ حدیث اور نامور امام تھے۔ امام حمزہؒ نے کہاآپ حافظ اور متقین تھے۔ امام خلیلی نے کہاآپ حفظ اور جلالت قدر میں بے نظیر تھے۔ (تذکرۃالحفاظ جلد 2 ص 641)

شیخ الاسلام ابن عبدالبرؒ

آپ کی کنیت ابوعمر اور نام یوسف بن عبداللہ بن محمد بن عبدالبر بن عاصمؒ ہے۔ امام ابوالولید باجیؒ نے کہا پورے اندلس میں ابن عبدالبرؒ جیسا فن حدیث جاننے والا کوئی آدمی نہین تھا۔ امام ذھبیؒ نے کہاآپ حفظ اور ضبط حدیث میں اپنے زمانہ کے سردار بن گے۔ (تذکرۃالحفاظ جلد 2 ص 754،753)

امام علامہ ابن حزمؒ

آپ کی کنیت ابو محمد اور نام علی بن احمد بن سعید بن حزم بن غالبؒ ہے امام ذھبیؒ نے کہا آپ بلند پایہ حافظ حدیث اور مجتہد فقیہ تھے۔ امام صاعد بن احمد نے کہا کہ ابن حزم تمام اہل اندلس سے علوم اسلام کے زیادہ جامع، مرفعت میں سب پر فائق، احادیث رسول ﷺ اور اقوال اصحابہ اور کمال حافظہ کے مالک تھے۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد 2 ص 765،766)

امام ابو بکر بن ابی شیبہؒ

آپ کا اسم گرامی ابو بکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہؒ ہے۔ امام ذھبیؒ نے کہا کوفہ کے رہنے والے بے مثال حافظ حدیث اور اس فن میں ماہر بے عدیل تھے امام عجلیؒ نے کہا آپ ثقہ اور حافظ ہیں امام فلاسؒ نے کہا میں نے ابو بکرؒ سے زیادہ حافظ کوئی شخص نہیں دیکھا امام خطیبؒ نے کہا امام ابو بکر متقن اور حافظ ہیں (تذکرۃ الحفاظ جلد اول ص 423)

امام حافظ ابن کثیرؒ

آپ کا نام اسماعیل کنیت ابوالفھد لقب عمادالدین عرف ابن کثیرؒ ہے والد کا نام عمر تھا امام ابن العمارؒ نے کہا امام ابن کثیر پر تاریخ حدیث اور تفسیر میں ریاست علمی ختم ہو گی امام ابن حجیؒ نے کہا ہم نے جن لوگوں کو پایا ان میں امام ابن کثیرؒ متوں احادیث کے سب سے بڑے حافظ اور جرح اور رجال اور صحیح اور ضعیف کے سب سے زیادہ جاننے والے تھے (تفسیر ابن کثیر جلد اول ص 3،6)

شیخ الاسلام امام حماد بن سلمہؒ

آپ کی کنیت ابو سلمہ ہے۔ امام ذھبیؒ نے کہا آپ بصرہ کے رہنے والے مشہور حافظ حدیث ہیں حدیث میں کمال کے ساتھ ساتھ علم نحو بھی ماہر تھے۔ امام یحییٰ بن معینؒ نے کہا ثقہ ہیں امام ذھبیؒ نے کہا آپ عربی میں کامل فقہ میں ماہر عمل میں متبع سنت اور خطابت میں فصیح البیان تھے امام وہیب نے کہا امام حماد بن سلمہؒ ہمارے سردار اور ہم سے زیادہ علم رکھنے والے تھے۔ امام عبدالرحمٰن بن مہدیؒ کہتے ہیں حماد بن سلمہؒ کی عملی حالت یہ تھی کہ اگر ان سے کہا جاتا کہ آپ کل مر جائیں گے تو اپنے عمل پہلے سے زیادہ قطعاً اضافہ نہ کر سکتے۔ عفانؒ کہتے ہیں میں نے حماد بن سلمہؒ سے زیادہ عبادت کرنے والے لوگ تو دیکھے ہیں لیکن نیکی کے کام، تلاوت قرآن اور اللہ تعالیٰ کے لئے عمل کرنے میں ان سے زیادہ مداومت کرنے والا کوئی نہیں دیکھا۔ یونس مودب کہتے ہیں حماد بن سلمہؒ کا نماز پڑھنے کی حالت میں انتقال ہوا۔ امام احمد بن حنبلؒ نے کہا جب کسی کو امام حماد بن سلمہؒ کی شان میں گستاخی کرتے دیکھو تو سمجھو کہ اسکے اسلام میں شبہ ہے۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول ص 172،171)

## امام حماد بن زیدؒ

آپ کی کنیت ابو اسماعیل ہے امام ذھبیؒ نے کہا آپ بصرہ کے رہنے والے ممتاز حافظ حدیث اور فن تجوید کے ماہر تھے۔ امام یحییٰ بن معینؒ نے فن حدیث میں کوئی محدث امام حماد بن زیدؒ سے زیادہ پختہ نہیں ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ نے کہا آپ مسلمانوں کے امام اور دین کے بڑے پابند ہیں۔ امام عبدالرحمٰن بن مہدیؒ نے کہا میں نے ان سے زیادہ حدیث جاننے والا کبھی کوئی نہیں دیکھا۔ امام ابو اسامہؒ نے کہا میں جب بھی امام حماد بن زیدؒ کو دیکھتا ہوں تو کہتا ہوں انہوں نے علم وادب کسری اور فن فقہ حدیث عمر فاروقؓ سے سیکھا ہے۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص 189،188)

## امام حسن بن صالحؒ

آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے امام ذھبیؒ نے کہا آپ کوفہ کے رہنے والے نامور فقیہ ہیں بہت بڑے عابد اور اہل علم کے پیشوا ہیں امام ابو حاتم نے کہا ثقہ ہیں حافظ اور ضابط ہیں۔ امام احمد بن حنبلؒ نے کہا ثقہ ہیں (تذکرۃ الحفاظ جلد اول ص 181)

امام حفص بن غیاثؒ

آپ کی کنیت ابو عمرو ہے امام ذھبیؒ نے کہا کوفہ کے رہنے والے نامور حافظ حدیث ہیں امام یحیٰی بن معینؒ نے کہا امام حفصؒ نے بغداد اور کوفہ میں جتنی احادیث بیان کی ہیں سب اپنے حفظ سے بیان کی ہیں انہوں نے ایک دن بھی اپنی کتاب سامنے رکھ کر درس نہیں دیا۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص 233) امام خطیب بغدادیؒ نے کہا حفص بن غیاث کثیر الحدیث حافظ اور ثقہ تھے۔ یہاں تک کہ وہ اپنے شیوخ سے بھی بلند مرتبہ تھے۔ (تاریخ بغداد جلد 8، ص 198،197)

امام حجاج بن ارطاۃ کوفیؒ

امام ذھبیؒ نے کہا آپ چوٹی کے عالم اور مشہور مفتی عراق تھے۔ امام یحیٰی بن سعید القطانؒ نے کہا میرے نزدیک حجاجؒ اور محمد بن اسحاق دونوں برابر ہیں۔ امام حاتم نے کہا جب حجاج حدثنا کہہ کر حدیث بیان کریں تو ان کے صدق میں کوئی شبہ نہیں ہوتا۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص 161،160)

الحافظ الکبیر امام خطیب بغدادیؒ

آپ کی کنیت ابو بکر اور نام احمد بن علی بن ثابت احمدؒ ہے امام ذھبیؒ نے کہا آپ بغداد کے رہنے والے بہت بڑے تھے۔ کہ
ش
ان کی نظیر نہیں ملتی تھیں امام بن ماکولاؒ نے کہا اہل بغداد میں امام دار قطنیؒ کے بعد ان کا کوئی ثانی نہیں ملتا۔ امام ابو سعدؒ نے کہا خطیبؒ، بارعب پر وقار، ثقہ حق کے متلاشی اور حجت تھے۔ (تذکرۃالحفاظ جلد 2، ص 758،762)

حافظ زمان امام دار قطنیؒ

آپ کی کنیت ابوالحسن اور نام علی بن عمر بن احمدؒ ہے۔ امام ذھبیؒ نے کہا آپ بغداد کے رہنے والے مشہور حافظ حدیث اور کتاب السنن کے مصنف ہیں امام ابوالطیبؒ نے کہا دار قطنی امیر المومنین فی الحدیث ہیں امام خطیبؒ نے کہا حدیث، علل حدیث، اور اسماء الرجال، کا علم آپ پر ختم تھا۔ ثقہ، راست گو، اور صحیح الا عتقاد تھے۔ (تذکرۃالحفاظ جلد 2، ص 670)

امام رقبہ بن مصقلۃ ابو عبداللہ العبدی الکوفیؒ

علامہ ابن حجر عسقلانی نے کہا آپ ثقہ اور مامون تھے۔ (تقریب التھذیب ص 104) امام احمد بن حنبلؒ نے کہا رقبہ بن مصقلۃ ثقہ اور مامون تھا۔ (خلاصہ تذھیب تھذیب الکمال جلد اول ص 231) امام ذھبیؒ نے کہا رقبہ ثقہ تھا (الکاشف جلد اول ص 243) امام یحییٰ بن معینؒ اور امام نسائیؒ اور امام دار قطنیؒ نے کہا رقبہ ثقہ تھا۔ (تاریخ الکبیر جلد اول ص 342) و تھذیب التھذیب جلد 3 ص 286)

## شیخ الاسلام امام سفیان بن سعید ثوریؒ

آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے امام ذھبیؒ نے کہا کوفے کے رہنے والے نامور فقیہ اور سید الحفاظ ہیں امام یحییٰ بن سعید القطانؒ نے کہا میں نے ان سے زیادہ بڑا حافظ حدیث کوئی نہیں دیکھا۔ امام اوزاعیؒ نے کہا امام سفیانؒ کے سوا کوئی آدمی ایسا نہیں رہا جس کی پسندیدگی اور صحت حدیث پر ساری امت کا اجماع ہو۔ ابن مبارکؒ نے کہا میں روئے زمین پر امام سفیان ثوریؒ سے زیادہ علم رکھنے والا کوئی آدمی نہیں جانتا۔ امام وکیعؒ نے کہا امام سفیان ثوریؒ کا علم سمندر تھے میں نے پورے عراق میں کوئی آدمی ایسا نہیں دیکھا جو علم و فضل میں امام سفیان ثوریؒ کے برابر ہو (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص 172،173)

## محدث حرم امام سفیان بن عیینہؒ

آپ کی کنیت ابو محمد ہے امام ذھبیؒ نے کہا آپ کے کوفے کے رہنے والے بہت بڑے عالم شیخ الاسلام اور نامور حافظ حدیث ہیں آپ امام، حجت، حافظ حدیث، وسیع العلم اور جلیل القدر انسان تھے۔ امام شافعیؒ نے کہا اگر امام مالکؒ اور امام سفیان بن عیینہ نہ ہوتے تو حجاز سے علم حدیث ختم ہو جاتا۔ امام احمد بن حنبلؒ نے کہا میں نے ان سے زیادہ حدیث کا جاننے والا کوئی نہیں دیکھا امام عجلیؒ نے کہا امام سفیان بن عیینہؒ حدیث میں پختہ کار تھے ابن وہب نے کہا میں نے قرآن حکیم کی ان سے زیادہ تفسیر جاننے والا کوئی نہیں دیکھا (تذکرۃ الحفاظ جلد اول ص 210،211)

## امام سعید بن ابی عروبہؒ

آپ کی کنیت ابو نضر ہے امام ذھبیؒ نے کہا بصرہ کے رہنے والے چوٹی کے عالم اور بلند پایہ حافظ حدیث ہیں امام یحییٰ بن معین اور امام نسائی نے ان کو ثقہ کہا ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ نے کہا ان کا علم کتاب میں نہیں بلکہ سینہ

میں تھا امام ابو عوانہؒ نے کہا اس زمانہ میں ہمارے نزدیک امام سعیدؒ سے بڑا حافظ حدیث کوئی نہیں تھا۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول ص 154) امام ابوزرعہؒ نے کہا امام سعید بن ابی عروبہؒ ثقہ اور مامون تھے امام ابن سعدؒ نے کہا آپ ثقہ اور کثیر الحدیث تھے۔ (نھایۃ الاغتباط ص 139،141)

## امام سلیمان بن حربؒ

امام ذھبیؒ نے کہا آپ بلند پایہ حافظ حدیث اور مکہ کے قاضی تھے۔ امام ابو حاتم نے کہا نامور امام ہیں حدیث بیان کرنے میں تدلس نہیں کرتے تھے۔ رجال کی جرح و تعدیل اور فقہ کے مسائل میں بحث کرتے تھے۔ یہ مشہور محدث عفانؒ سے کسی طرح بھی کم نہیں۔ امام یحیٰی بن اکثم نے کہا سلیمان بن حربؒ ثقہ بلند پایہ حافظ حدیث اور عقل مند انسان تھے۔ امام یعقوب بن شیبہ نے کہا قابل اعتماد پختہ کار راوی اور قوی حافظہ کے مالک تھے۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص 298)

## شیخ الاسلام امام شعبہ بن حجاجؒ

آپ کی کنیت ابو بسطام ہے امام ذھبیؒ نے کہا آپ حجت اور نامور حافظ حدیث ہیں امام سفیان ثوریؒ نے کہا امام شعبہ امیر المومنین فی الحدیث ہیں۔ امام شافعیؒ نے کہا اگر امام شعبہ نہ ہوتے تو ملک عراق میں علم حدیث رائج نہ ہوتا امام حماد بن زید جب حدیث بیان کرتے تھے تو کہتے تھے ہم سے جلیل القدر امام ابو بسطام شعبہ نے جلیل القدر آئمہ سے حدیث بیان کی ہے امام احمد بن حنبلؒ نے کہا کہ امام شعبہ کو علم حدیث میں وہ کمال اور علم رجال میں وہ بصیرت حاصل ہے کہ وہ اس فن میں تنہا ایک امت کے قائم مقام ہیں (تذکرۃ الحفاظ جلد اول، ص 165،166)

## امام شریک بن عبداللہؒ

آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے امام ذھبیؒ نے کہا آپ کوفہ کے رہنے والے چوٹی کے آئمہ حدیث میں سے ایک امام ہیں ابو عیسی بن یونسؒ نے کہا میں نے ایسا کوئی آدمی نہیں دیکھا۔ جو اپنے علم میں امام شریکؒ سے زیادہ پرہیز گار ہو۔ امام یحیٰ بن معینؒ نے ان کی توثیق کی ہے امام ذھبیؒ کہتے ہیں امام شریک حسن الحدیث، امام، فقیہ محدث، اور بہت تعلیم دینے والے تھے۔ (تذکرۃالحفاظ جلد اول، ص 191) امام احمد بن حنبلؒ نے کہا شریک بن عبداللہؒ عاقل، صدوق، اور محدث تھے اہل ریب و بدعت کے بارے میں بہت سخت تھے۔ (میزان الاعتدال جلد اول ص 446) امام عیسیٰ بن یونس نے کہا میں نے علم میں شریک بن عبداللہ سے زیادہ محتاط کسی کو نہیں دیکھا (تھذیب التھذیب جلد 4 ص 335) امام بن سعدؒ نے کہا آپ ثقہ، مامون اور کثیر الحدیث تھے۔ (طبقات ابن سعد جلد 6 ص 224) امام عجلی نے کہا آپ ثقہ اور حسن الحدیث تھے (تاریخ الثقات ص 216،218)

## جبل علم حبر امت امام شافعیؒ

اپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے اور نام محمد بن ادریس بن عباس ہے۔ امام ثورؒ نے کہا میں نے امام شافعیؒ جیسا کوئی آدمی نہیں دیکھا اور خود انہوں نے بھی اپنے جیسا کوئی آدمی نہیں دیکھا۔ امام حرملہؒ نے کہا میں نے امام شافعیؒ سے سنا کہ بغداد میں لوگ مجھے ناصر الحدیث کے نام سے پکارتے تھے۔ امام احمد بن حنبلؒ نے کہا جس آدمی نے بھی قلم و دوات کو ہاتھ لگایا امام شافعیؒ کا اس کی گردن پر احسان ہے امام ذھبیؒ نے کہا آپ حدیث کے حافظ اس کی علل کو خوب جاننے والے تھے۔ (تذکرۃالحفاظ جلد اول ص 277،278)

## امام علی بن عاصمؒ

آپ کی کنیت ابوالحسن ہے امام ذھبیؒ نے کہا مسند عراق اور واسط کے رہنے والے بلند پایہ حافظ حدیث تھے امام ابن ابی شیبہؒ نے کہا آپ بڑے متدین صالح اور انتہائی پرہیزگار تھے۔ (تذکرۃالحفاظ جلد اول، ص 245)

شیخ الاسلام فخر المجاہدین قدوۃالزاہدین امام عبداللہ بن مبارکؒ

آپ کی کنیت ابو عبدالرحمٰن ہے۔ امام ذھبیؒ نے کہا علم کے سمندر اور نامور حافظ حدیث ہیں امام عبدالرحمٰن بن مہدیؒ نے کہا آئمہ حدیث چار ہیں امام مالکؒ، امام سفیان ثوریؒ، امام حماد بن زیدؒ، اور امام عبداللہ بن مبارکؒ۔ امام احمد بن حنبلؒ نے کہا امام عبداللہ بن مبارکؒ کے زمانہ میں ان سے زیادہ علم طلب کرنے والا کوئی نہیں تھا امام شعبہؒ نے کہا ہمارے پاس امام عبداللہ بن مبارکؒ جیسا کوئی آدمی نہیں آیا امام ابو اسحاق فنزاریؒ نے کہا عبداللہ بن مبارکؒ اہل اسلام کے امام ہیں امام یحیٰی بن معینؒ نے کہا ثقہ ہیں امام اسماعیل بن عیاشؒ نے کہا روئے زمین پر امام عبداللہ بن مبارکؒ جیسا کوئی آدمی نہیں ہے۔ امام عباس بن مصعبؒ نے کہا امام عبداللہ بن مبارکؒ حدیث فقہ، لغت عرب، جنگی امور کی معرفت شجاعت، اور سخاوت جیسے عظیم الشان صفات کے حامل تھے۔ امام ابو اسامہؒ نے کہا میں نے عبداللہ بن مبارکؒ سے زیادہ مختلف شہروں میں گھوم پھر کر علم طلب کرنے والا کوئی نہیں دیکھا، آپ امیر المومنین فی الحدیث ہیں۔ (تذکرہ الحفاظ جلد اول ص 218،219)

امام عبدالرحمٰن بن مہدیؒ

آپ کی کنیت ابو سعید ہے۔ امام ذھبیؒ نے کہا آپ بصرہ کے رہنے والے حافظ کبیر اور عالم شہیر تھے امام احمد بن حنبلؒ نے کہا امام عبدالرحمٰن بن مہدیؒ، یحیٰی بن سعید القطانؒ سے زیادہ فقیہ اور علم حدیث میں امام وکیع بن جراحؒ سے زیادہ پختہ کار ہیں امام علی بن مدینیؒ نے کہا امام عبدالرحمٰن بن مہدی سب لوگوں سے زیادہ علم حدیث جانتے ہیں امام ذھبیؒ نے کہا امام عبدالرحمٰن بن مہدی عظیم الشان فقیہ اور بلند پایہ مفتی تھے۔ امام علی بن مدینیؒ

نے کہا اگر مجھے بیت اللہ میں کھڑے ہو کر حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان قسم کھانی پڑے کہ میں نے امام ابو عبدالرحمٰن بن مہدیؒ جیسا کوئی آدمی نہیں تو میں کھا سکتا ہوں۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول ص 255،256)

امام عبدالرزاق بن ہمامؒ

آپ کی کنیت ابو بکر ہے۔ امام ذھبیؒ نے کہا صنعاء کے رہنے والے ممتاز حافظ حدیث اور متعدد قیمتی کتابوں کے مصنف ہیں اور بہت سے آئمہ فن نے ان کی توثیق کی ہے علم کا خزانہ تھے۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول ص 279)

امام عبداللہ بن احمد بن محمد بن حنبلؒ

آپ کی کنیت ابو عبدالرحمٰن ہے۔ امام ذھبیؒ نے کہا بغداد کے رہنے والے بلند پایہ حافظ حدیث اور حجت ہیں امام العلماء امام احمد بن حنبلؒ کے صاحبزادے اور عراق کے نامور محدث ہیں۔ امام خطیبؒ نے کہا آپ لائق اعتماد، پختہ کار، اور سمجھدار تھے۔ امام احمد بن منادیؒ نے کہا ہم ہمیشہ اپنے اکابر اساتذہ سے سنتے آئے ہیں وہ شہادت دیتے تھے کہ امام عبداللہ بن احمد بن حنبلؒ کو رجال، علل حدیث، اور اسماء روایت کی معرفت نامہ حاصل ہے۔ امام ابوزرعہؒ نے کہا مجھ سے امام احمد بن حنبلؒ نے کہا میرا بیٹا عبداللہ علم حدیث میں بڑا خوش نصیب واقع ہوا ہے مجھ سے ایسی احادیث کے متعلق مذاکرہ کرتا ہے جو مجھے بھی یاد نہیں ہوتیں۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول ص 466)

قدوۃ المحدثین امام عبداللہ بن ابی داؤد سجستانیؒ

آپ کی کنیت ابو بکر ہے۔ امام ذھبیؒ نے کہا سجستان کے رہنے والے بلند پایہ حافظ حدیث اور بہت بڑے عالم تھے امام ابو محمد خلالؒ نے کہا امام ابن داؤدؒ اپنے والد امام ابو داؤد سے زیادہ حدیث یاد رکھنے والے تھے امام صالح

بن احمدؒ نے کہا امام ابن ابی داوٗدؒ اہل عراق کے امام تھے۔امام دار قطنیؒ نے کہا آپ ثقہ ہیں۔(تذکرۃالحفاظ جلد اول ص 525،528)

امام عمرہ بن علیؒ

آپ کی کنیت ابو حفص ہے۔امام ذھبیؒ نے کہا آپ بصرہ کے رہنے والے علیٰ پایہ کے حافظ اور پختہ کار چوٹی کے عالم ہیں،امام نسائیؒ نے کہا ثقہ حافظ،اور فن حدیث کے جاننے والے تھے۔(تذکرۃالحفاظ جلد اول ص 385)

حافظ زمانہ اصحاب الحدیث کے پیشواامام علی بن مدینی بصریؒ

آپ کی کنیت ابوالحسن ہے۔ نام علی بن عبداللہ بن جعفر بن نجیح سعدی ہے۔امام ابو حاتم نے کہاامام علی بن مدینی لوگوں میں حدیث اور اس کی علل کی معرفت میں علم کا پہاڑ تھے میں نے امام احمد بن حنبلؒ کو ان کا نام لیتے ہوئے کبھی نہیں سنا ہمیشہ تعظیم و تکریم کے پیش نظر ان کی کنیت سے ہی ان کا ذکر کرتے تھے۔ان کے استاد امام سفیان بن عیینہؒ نے کہا لوگ مجھے علی بن مدینیؒ سے محبت کرنے پر ملامت کرتے ہیں حالانکہ میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جتنا ہو مجھ سے فائدہ اٹھاتے ہیں میں اس سے کہیں زیادہ ان سے علمی فائدہ حاصل کرتا ہوں۔امام نسائی نے کہا یوں لگتا ہے کہ امام علی بن مدینی علم حدیث کی خدمت ہی کے لئے پیدا کئے گئے تھے۔
امام المحدثین امام بخاریؒ نے کہا جتنا میں نے اپنے آپ کو علی بن مدینی کے سامنے چھوٹا پایا اتنا کسی استاد کے سامنے نہیں پایا۔(تذکرۃالحفاظ جلد اول ص 321) امام عبدالرحمٰن بن مہدیؒ نے کہا کہ میں نے علی بن مدینی سے زیادہ احادیث نبوی کا جاننے والا کوئی نہیں دیکھا۔(تہذیب التہذیب جلد 7 ص 351)
امام عثمان بن مسلم ابو عمرو البصری البتیؒ

علامہ ابن حجر عسقلانیؒ نے کہا عثمان بن مسلم ابو عمر البصری صدوق تھا (تقریب التہذیب ص 236) امام احمد بن حنبلؒ اور امام یحییٰ بن معینؒ نے کہا عثمان بن مسلمؒ ثقہ تھا (الکاشف جلد 2 ص 224) امام مزیؒ نے کہا ابو عمر البصری فقیہ تھا اور امام احمد بن حنبلؒ اور امام محمد بن سعدؒ اور امام دار قطنیؒ نے کہا عثمان بن مسلم ابو عمر البصری البتیؒ ثقہ تھا (خلاصہ تذھیب تہذیب الکمال جلد 2 ص 221)

امام عبداللہ بن نمیر ہمدانی کوفیؒ

امام ذھبیؒ نے کہا آپ نامور حافظ حدیث اور حافظ کبیر محمد کے والد ہیں۔ امام یحییٰ بن معینؒ اور دوسرے محدثین نے ان کی توثیق کی ہے۔ آپ کا شمار کبار محدثین میں ہوتا ہے۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول ص 252،253)

امام عبدالوارث بن سعید بصریؒ

امام ذھبیؒ نے کہا آپ ممتاز حافظ حدیث اور پختہ کار عالم تھے۔ امام ابو عمرو جرمیؒ نے کہا میں نے کوئی فقیہ عبدالوارث سے زیادہ فصیح نہیں دیکھا۔ ہاں حماد بن سلمہؒ ان سے زیادہ فصیح تھے۔ (تذکرہ الحفاظ جلد اول ص 207) عبدالوارثؒ بن سعید ابو عبیدا البصری ثقہ ثبت (تقریب التہذیب ص 222) عبدالوارث بن سعید بن ذکوان العنبری مولاھم ابو عبیدہ البصری احد الاعلام، رمی بالقدر ولم یصح قال الانسائی ثقہ ثبت و قال الحافظ الذھبی : اجمع المسلمون علی الاحتجاج بہ (خلاصہ تذھیب تہذیب الکمال جلد 2 ص 185)

امام فضیل بن عیاضؒ

امام ذھبیؒ نے کہاامام ربانی، عالم صمدانی، قابل اعتماد محدث اور عظیم الشان عابد تھے۔ امام عبداللہ بن مبارکؒ نے کہازمین کی پشت پر فضیلؒ سے افضل کوئی آدمی باقی نہیں رہا۔ امام ابن سعدؒ نے کہاآپ ثقہ عاقل، فاضل، عابداور کثیر الحدیث تھے۔ امام نسائی نے کہا ثقہ اور مامون ہیں۔ امام شریک بن عبداللہؒ نے کہاہر زمانہ میں ہر قوم کے لئے کوئی نہ کوئی شخص حجت ہوتا ہے اور فضیلؒ اپنے اہل زمانہ کے لئے حجت تھے۔ (تذکرۃالحفاظ جلد اول ص200)

امام دارالہجرۃ شیخ الاسلام مالک بن انسؒ

آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے امام ذھبیؒ نے کہاآپ مدینہ منورہ کے رہنے والے بلند پایہ حافظ حدیث اور امت مسلمہ کے نامور فقیہ تھے۔ امام عبداللہ بن احمدؒ نے کہا میں نے اپنے والد امام احمد بن حنبلؒ کو کہتے سناامام مالکؒ ہر فن میں پختہ ہیں۔ امام عبدالرزاق رسول اللہ ﷺ کی اس حدیث میں کہ عنقریب لوگ دور دراز ممالک سے سفر کر کے آئیں گے لیکن انہیں مدینہ کے عالم سے بڑا عالم کوئی نہیں ملے گا۔ کہتے ہیں اس کا مصداق امام مالکؒ ہیں۔ امام عبدالرحمٰن مہدیؒ امام مالکؒ سے کسی کو مقدم نہیں سمجھتے تھے۔ امام شافعیؒ نے کہا جب علماء کا ذکر آتا ہے تو امام مالک بن انسؒ ان میں ستارے کی طرح نمایاں ہوتے ہیں۔ اگر امام مالکؒ اور ابن عیینہؒ نہ ہوتے تو حجاز سے علم ختم ہو جاتا۔ امام مالکؒ نے کہاجب تک 70 شیوخ نے فتویٰ نویسی میں میری اہلیت کی شہادت نہیں دی میں نے فتویٰ نہیں دیا۔ امام قعنبیؒ نے کہا میں امام سفیان بن عیینہؒ کے پاس بیٹھا تھا انہیں امام مالکؒ کی وفات کی خبر ملی تو گہرے رنج و غم کا اظہار کیا اور کہا امام مالکؒ نے روئے زمین پر اپنے جیسا کوئی آدمی نہیں چھوڑا (تذکرۃالحفاظ جلد اول ص 175،176)

امام محمد بن سعد بصریؒ

امام ذھبیؒ نے کہا۔آپ بلند پایہ حافظ حدیث اور علم کا سمندر تھے امام ابن قیم نے کہاآپ بہت زیادہ علم کے حامل اور بہت سی کتابوں کے مصنف تھے۔امام ابو حاتم نے کہاآپ راست گو تھے۔(تذکرۃالحفاظ جلد اول ص 319)

شیخ الاسلام امام محمد بن نصر مروزی فقیہؒ

آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔امام ذھبیؒ نے کہامر و رہنے والے نامور فقیہ اور جلیل القدر حافظ حدیث تھے۔ امام حاکمؒ نے کہا یہ اپنے زمانہ میں بلا نزاع اہل الحدیث کے امام تھے امام ابن عبدالحکمؒ نے کہا۔امام نضرؒ تو مصر میں بھی امام ہیں امام سلیمان نے کہاامام محمد بن نصر ایسے امام تھے جن کو آسمان سے توفیق نصیب ہوئی ہے۔(تذکرۃ الحفاظ جلد اول ص 458،459)

امام ابو مسلم بن حجاجؒ

امام اسحاقؒ نے امام مسلم سے کہاجب تک اللہ تعالیٰ آپ کو مسلمانوں کے لئے زندہ رکھے ہم خیر سے محروم نہیں ہونگے۔احمد بن مسلمہؒ نے کہامیں نے امام ابو زرعہؒ اور امام ابو حاتم کو دیکھا ہے کہ وہ صحیح حدیث کے جاننے میں امام مسلمؒ کو اپنے زمانے کے مشائخ سے مقدم سمجھتے تھے۔امام ابی حاتم نے کہاحافظ حدیث میں سے قابل اعتماد حافظ ہیں۔(تذکرۃالحفاظ جلد اول ص 420)

شیخ الاسلام الحفاظ الامام نسائی

آپ کی کنیت ابو عبدالرحمٰن اور نام احمد بن شعیب بن علی بن سنان ہے۔امام ذھبیؒ نے کہاآپ خراسان کے رہنے والے بلند پایہ حافظ حدیث ہیں آپ اپنے زمانہ میں تمام مشائخ مصر سے زیادہ فقیہ اور حدیث اور رجال کے زیادہ عالم تھے۔امام ابن یونسؒ نے کہانسائی امام حافظ حدیث اور پختہ کار تھے۔امام دار قطنیؒ نے کہاامام نسائی کے زمانہ میں علم حدیث میں جتنے قابل ذکر لوگ موجود تھے یہ ان سب پر مقدم تھے (تذکرہ الحفاظ جلد اول ص 486،488)

امام ہشیم بن بشیرؒ

آپ کی کنیت ابو معاویہ ہے۔امام ذھبیؒ نے کہاآپ واسط کے رہنے والے بلند پایہ حافظ حدیث ہیں امام حماد بن زیدؒ نے کہامیں نے محدثین میں امام ہشیم بن بشیرؒ سے زیادہ عقل مند کوئی نہیں دیکھاامام ابو حاتمؒ سے امام ہشیمؒ کے متعلق پوچھا گیاتو کہاان کی صداقت امانت اور صلاحیت کے بارہ میں پوچھنے کی حاجت نہیں (تذکرۃالحفاظ جلداول ص 202،203)

امام وکیع بن جراحؒ

آپ کی کنیت ابو سفیان ہے۔امام ذھبیؒ نے کہا کوفہ کے رہنے والے ممتاز حافظ حدیث اور چوٹی کے اماموں میں سے ایک ہیں پختہ کار عالم اور عراق کے محدث ہیں امام احمد بن حنبلؒ نے کہامیں نے امام وکیع سے افضل آدمی نہیں دیکھاامام عبداللہ بن مبارک نے کہاآج دونوں شہروں (کوفہ اور بصرہ) کے بڑے عالم وکیع بن جراح

ہیں امام ابن عمارؒ نے کہا امام وکیعؒ کے زمانہ میں کوفہ میں ان سے بڑا فقیہ اور ان سے زیادہ علم حدیث جاننے والا کوئی نہیں تھا۔ (تذکرۃالحفاظ جلد اول ص 238،239)

سید الحفاظ امام یحیٰ بن معینؒ

آپ کی کنیت ابوزکریا ہے امام ذھبیؒ نے کہا اپنے زمانہ میں یگانہ روزگار تھے۔ امام نسائی نے کہا ابوزکریاؒ ثقہ اور مامون ہیں اور حدیث کے اماموں میں سے ایک امام ہیں۔ امام بن مدینیؒ نے کہا ہم آدم علی اسلام کے زمانہ سے لے کر آج تک کوئی ایسا آدمی نہیں جانتے جس نے امام یحیٰ جتنی احادیث لکھی ہوں۔ اور کہا سب لوگوں کا علم امام یحیٰ بن معینؒ کے پاس جمع ہو گیا ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ نے کہا امام یحیٰ علم الرجال ہم سے زیادہ جانتے ہیں (تذکرۃالحفاظ جلد اول ص 322،323)

امام یوسف بن اسباطؒ

امام عجلیؒ نے کہا یوسف بن اسباطؒ ثقہ صاحب سنت تھا (تاریخ الثقات ص 485) امام یحیٰ بن معینؒ نے کہا یوسف بن اسباط ثقہ تھا (میزان الاعتدال جلد 4 ص 462)

شیخ الاسلام امام عبداللہ بن زبیر الحمیدیؒ

امام ذھبیؒ نے کہا آپ بلند پایہ حافظ حدیث اور نامور فقیہ تھے۔ امام احمد بن حنبلؒ نے کہا حمیدیؒ ہمارے نزدیک امام ہیں۔ امام یعقوب بن سفیان فسویؒ نے کہا میں نے کسی آدمی سے ملاقات نہیں کی جو حمیدیؒ سے بڑھ کر اسلام کا خیر خواہ ہو۔ (تذکرۃالحفاظ جلد اول ص 312) امام ابو حاتم نے کہا حمیدیؒ، سفیان بن عیینہؒ کی مرویات کے بارے میں سب سے زیادہ ثبت تھے اور ان کے تلامذہ کے سرخیل تھے اور ثقہ امام تھے۔ (تہذیب التہذیب جلد

5 ص 215) امام حاکمؒ نے کہا کہ حمیدیؒ مکہ کے مشہور مفتی، فقیہ اور محدث تھے۔ امام شافعیؒ نے کہا میں نے حمیدیؒ سے بڑا حافظ نہیں دیکھا۔ امام بخاریؒ شہادت دیتے تھے کہ حمیدیؒ حدیث کے امام تھے۔ (سیر الصحابہ جلد 9 ص 240)

# امام ابو حنیفۃ پر جرح کرنے والے محدثین

## 1- امام ابو ایوب سختیانیؒ

(ولادت 68ھ متوفی 131ھ)

(1) حدثنی محمد بن عبد اللہ المخرمی حدثنا سعید بن عامر قال سمعت سلام بن ابی مطیع یقول کنت مع ایوب السختیانی فی المسجد الحرام فرآہ ابو حنیفۃ فاقبل نحوہ فلمارآہ ایوب قال لأصحابہ قوموا لا یعدنا بجربہ قوموا لا یعدنا بجربہ. (اسناد صحیح) (کتاب السنۃ جلد اول ص 189،188) اخرجہ ابوزرعہ الدمشقی تاریخ دمشق جلد اول ص 503) ویعقوب بن سفیان الفارسی فی المعرفۃ والتاریخ جلد 2 ص 791 خطیب فی تاریخ بغداد جلد 13 ص 417)

ترجمہ: امام سلام بن ابی مطیع سے روایت ہے کو امام ایوبؒ مسجد حرام میں بیٹھے تھے۔ تو ابو حنیفہ کو اپنے طرف آتے دیکھا امام ایوبؒ نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ یہاں سے چل دو یہ شخص اپنی خارش سے ہمیں بھی خارش زدہ کردیں گا۔

سند کی تحقیق:

1۔ محمد بن عبد اللہ بن اعمار الخزاعی بالمجمعۃ تشدید الازدی ابو جعفر ثقہ حافظ (تقریب التہذیب ص 305)

2۔ سعید بن عامر الصبعی البصری احد الاعلام قال ابن معین ثقہ مامون (تقریب التہذیب ص 289)

(2) حدثنا ابو بکر خلاد قال سمعت عبد الرحمٰن بن مھدی قال سمعت حماد بن زید یقول سمعت ایوب یقول، وذکر اباحنیفۃ، فقال (یریدون ان یطفوا نور اللہ بافواھم و یابی اللہ الا ان یتم نورہ ولو کرہ الکافرون۔ (اسنادہ صحیح) (کتاب المعرفۃ والتاریخ جلد 2، ص 758) واخرجہ خطیب فی تاریخ بغداد جلد 13 ص 417 وکتاب الصفا الکبیر جلد 4 ص 280)

ترجمہ: امام حماد بن زیدؒ نے کہا کہ میں نے امام ایوب سختیانیؒ سے سنا جب کہ ابو حنیفہ کا ذکر ہو رہا تھا۔ تو اس وقت امام ایوبؒ نے یہ آیت پڑھی: "یہ چاہتے ہیں کہ اپنی پھونکوں سے اللہ کا نور (اسلام) بجھادیں۔ اللہ اس سے انکار کارتا ہے مگر یہ کہ اپنا نور پورا کردے اگرچہ یہ بات کافروں کو کتنی بھی ناگوار کیوں نہ ہو (سورۃ صف آیت 8)

سند کی تحقیق:

1۔ ابو بکر بن خلاد: ھو محمد بن خلاد بن کثیر الباھلی ابو بکر البصری ثقہ (تقریب التہذیب ص 296)

2۔ عبدالرحمٰن بن مہدی بن حسان العنبری مولاھم ابو سعید البصری ثقہ حافظ عارف بالرجال والحدیث قال ابن المدینی مارایت اعلم منہ (تقریب التہذیب ص 210) وانظر ایضا 47

3۔ حماد بن زید بن درھم الازدی ابو اسماعیل البصری ثقہ ثبت فقیہ (تقریب التہذیب ص 82)

## 2۔ شیخ الاسلام امام ابو اسحاق الفزاریؒ

(متوفی 185 ھ)

(1) حدثنی محمد بن ہارون حدثنا ابو صالح قال سمعت الفزاری وحدثنی إبراهیم بن سعید حدثنا ابو توبة عن ابی إسحاق الفزاری قال کان ابو حنیفة یقول إیمان إبلیس وإیمان ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ واحد قال ابو بکر یا رب وقال إبلیس یا رب. (اسنادہ صحیح) (کتاب السنة جلد اول ص 219 اخرجہ یعقوب بن سفیان جلد 2 ص 788، 789 وخطیب فی تاریخ بغداد جلد 13 ص 376)

ترجمہ: امام ابو اسحاق الفزاریؒ نے کہا کہ ابو حنیفہ کہتا تھا ابلیس کا ایمان اور ابو بکر صدیقؓ کا ایمان ایک برابر ہے (نعوذ باللہ) ابو بکر صدیقؓ یارب کہتا ہے اور ابلیس بھی یارب کہتا ہے۔

سند کی تحقیق:

1۔ محمد بن ھارون بن ابراھیم الربعی ابو جعفر البغدادی للبزار ابو نشیط ثقہ (خلاصہ تذھیب تھذیب الکمال جلد 2 ص 464)

2۔ ابو صالح ھو محبوب بن موسی الانطاکی ابو صالح الفراء ثقہ (الکاشف جلد 3 ص 108)

دوسری سند:

1۔ابراھیم بن سعید الجوھری ابواسحاق الطبری نزیل بغداد ثقہ حافظ (تقریب التھذیب ص 20)

2۔ابوتوبۃ: ھوربیع بن نافع ابوتوبۃ الحلبی نزیل طرسوس ثقۃ حجۃ عابد (تقریب التہذیب ص 101)

(2) حدثنی محمد بن ھارون ابونشیط حدثنی ابوصالح قال سمعت اباسحاق الفزاری وحدثنی ابراھیم ثنا ابوتوبۃ عن ابی اسحاق الفزاری قال کان ابوحنیفۃ مرجیۃ یری السیف۔(اسناد صحیح) (کتاب السنۃ جلد اول، ص 207) اخرجہ امام العقیلی فی کتاب الضعفاء الکبیر جلد 4 ص 283)

ترجمہ: امام ابواسحاق الفزاریؒ نے کہا ابوحنیفہ مرجی تھا۔اور تلوار کو جائز سمجھتا تھا۔

سند کی تحقیق:

پہلی سند:

1۔ محمد بن ھارون بن ابراھیم الربعی ابوجعفر البغدادی للبزار ابونشیط ثقہ (خلاصہ تذھیب تھذیب الکمال جلد 2 ص 464)

2۔ابوصالح ھومحبوب بن موسی الانطاکی ابوصالح الفراء ثقہ (الکاشف جلد 3 ص 108)

دوسری سند:

1۔ابراھیم بن سعید الجوھری ابواسحاق الطبری نزیل بغداد ثقہ حافظ (تقریب التھذیب ص 20)

2۔ابوتوبۃ: ھوربیع بن نافع ابوتوبۃ الحلبی نزیل طرسوس ثقۃ حجۃ عابد (تقریب التہذیب ص 101)

(3) حدثنا محمد بن ہارون حدثنا ابو صالح قال سمعت الفزاری یقول حدثت ابا حنیفۃ بحدیث عن النبی ⑨ فی رد السیف فقال ہذا حدیث خرافۃ. (اسناد صحیح) (کتاب السنۃ جلد اول ص 219،207،218)

ترجمہ: امام اسحاق الفزاریؒ نے کہا کہ میں نے ابو حنیفہ سے مسلمانوں کے خلاف تلوار نہ اٹھانے کے بارے میں حدیث بیان کی تو ابو حنیفہ نے جواب دیا کہ یہ بکواس ہے (نعوذ باللہ)

سند کی تحقیق:

1۔ محمد بن ھارون بن ابراھیم الربعی ابو جعفر البغدادی للبزار ابو نشیط ثقہ (خلاصہ تذھیب تھذیب الکمال جلد 2 ص 464)

2۔ ابو صالح ھو محبوب بن موسی الانطاکی ابو صالح الفراء ثقہ (الکاشف جلد 3 ص 108)

# شیخ الاسلام امام اوزاعیؒ

(ولادت 88ھ متوفی 187)

(1) حدثنی ابراھیم، ثنا ابو توبۃ عن ابی اسحاق الفزاری قال قال الاوزاعی انا لا ننقم علی ابی حنیفۃ الرای، کلنا نری، انما نقم علیہ، انہ یذکر لہ الحدیث عن رسول اللہ ﷺ فیفتی بخلافہ (اسنادہ صحیح)
(کتاب السنۃ جلد اول، ص 607)

ترجمہ: امام اوزاعیؒ نے کہا بیشک ہم قیاس کی وجہ سے ابو حنیفہ کو برا نہیں سمجھتے ہم سارے قیاس کرتے ہیں ہم اس لیے اسے برا سمجھتے ہیں کہ اس سے حدیث بیان کی جاتی ہے تو اس کے الٹ فتویٰ دیا ہے۔

سند کی تحقیق:

1۔ ابراھیم بن سعید الجوھری ابو اسحاق الطبری نزیل بغداد ثقہ حافظ (تقریب التھذیب ص 20)

2۔ ابو توبۃ: ھو ربیع بن نافع ابو توبۃ الحلبی نزیل طرسوس ثقۃ حجۃ عابد (تقریب التھذیب ص 101)

3۔ ابو اسحاق الفزاری: ھو ابراھیم بن محمد بن حارث بن اسماء بن خارجہ بن حفص بن حذیفہ الفزاری الامام ابو اسحاق ثقۃ حافظ لہ تصانیف (تقریب التھذیب ص 22) وانظر ایضا ص 33

(2) حدثنی إبراھیم بن سعید حدثنا أبو توبۃ عن سلمۃ بن کلثوم عن الاوزاعی إنہ لما مات أبو حنیفۃ قال الحمد للہ الذی إماتہ فإنہ کان ینقض عری الاسلام عروۃ عروۃ۔ (اسناد حسن) (کتاب السنۃ جلد اول ص 207 اخرجہ خطیب فی تاریخ بغداد جلد 13 ص 418)

ترجمہ: امام اوزاعیؒ نے ابو حنیفہ کی وفات کے وقت کہا کہ تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے اس شخص کو فوت کر دیا یقینا ابو حنیفہ اسلام کے حلقوں کو ایک ایک کر کے توڑ رہا تھا۔

سند کی تحقیق:

1۔ ابراھیم بن سعید الجوھری ابو اسحاق الطبری نزیل بغداد ثقہ حافظ (تقریب التھذیب ص 20)

2۔ ابو توبۃ: ھو ربیع بن نافع ابو توبۃ الحلبی نزیل طرسوس ثقۃ حجۃ عابد (تقریب التہذیب ص 101)

3۔ سلیمان بن کلثوم الکندی الشامی ثقۃ (الکاشف جلد اول ص 308)

(3) حدثنی إبو الفضل الخراسانی حدثنا سریج بن النعمان عن حجاج بن محمد قال بلغنی عن الاوزاعی إنہ قال إبو حنیفۃ ضیع الأصول وإقبل علی القیاس۔ (اسناد صحیح) (کتاب السنۃ جلد اول ص 186)

ترجمہ : امام اوزاعیؒ نے کہا ابو حنیفہ نے اصولوں کو چھوڑ دیا اور قیاس کی طرف مائل ہوا۔

سند کی تحقیق :

1۔ ابو الفضل الخراسانی : ھو ھاشم بن لیث الجوھری نزیل بغداد و قال امام محمد بن مخلد کان ثقۃ ثبتا متقنا حافظا (تاریخ بغداد جلد 8 ص 245)

2۔ سریج بن النعمان بن مروان البغوی ابو الحسن البغدادی ثقۃ (تقريب التهذيب ص 117)

3۔ حجاج بن محمد المصیصی الاعور ابو محمد الترمذی نزیل بغداد ثم المصیصۃ ثقۃ ثبت (تقريب التهذيب ص 65)

(4) حدثنی ابو الفضل الخراسانی حدثنا احمد بن الحجاج حدثنا سفیان بن عبد الملک حدثنی ابن المبارک قال ذکرت ابا حنیفۃ عند الأوزاعی وذکرت علمہ وفقھہ فکرہ ذلک الأوزاعی وظھر لی منہ الغضب وقال تدری ما تکلمت بہ تطری رجلا یری السیف علی اہل الاسلام فقلت انی لست علی رایہ ولا مذہبہ فقال قد نصحتک فلا تکرہ فقلت قد قبلت. (اسناد صحیح) (کتاب السنۃ جلد اول ص 222)

ترجمہ : امام عبداللہ بن مبارکؒ نے کہا میں نے امام اوزاعیؒ کے پاس ابو حنیفہ کا ذکر کیا اور میں نے اس کے علم اور فقہ کا تذکرہ کیا اما اوزاعیؒ نے اس بات کو ناپسند کیا اور وہ مجھ پر غصہ ہوئے۔ اور کہا تو جانتا ہے جو تو کہہ رہا ہے تو تعریف کرتا ہے ایسے آدمی کی جو اہل اسلام پر تلوار کو (جائز) سمجھتا تھا۔ پس میں نے کہا میں اس (ابو حنیفہ) کی رائے اور مذہب پر نہیں ہوں تو کہا (اوزاعیؒ) نے میں نے تجھ سے خیر خواہی کی ہے تم میری بات کا برا محسوس نہ کر تو میں نے کہا (ابن مبارک نے) تحقیق میں نے آپ کی بات مان لی۔

سند کی تحقیق :

1۔ابوالفضل الخراسانی: ھو ھاشم بن لیث الجوھری نزیل بغداد و قال امام محمد بن مخلد کان ثقۃ ثبتا متقنا حافظا (تاریخ بغداد جلد 8 ص 245)

2۔احمد بن الحجاج البکری المروزی ثقۃ (تقریب التھذیب ص 12)

3۔سفیان بن عبدالملک المروزی من کبار اصحاب ابن المبارک ثقۃ (تقریب التھذیب ص 128)

4۔ابن المبارک ھو عبداللہ بن المبارک المروزی مولی بنی حنظلہ ثقۃ ثبت فقیہ عالم جواد مجاھد جمعت فیہ خصال الخیر (تقریب التھذیب ص 187)

(5) حدثنی إبراھیم بن سعید حدثنا محمد بن مصعب سمعت الاوزاعی یقول ما ولد فی الاسلام مولود اشأم علیھم من إبی حنیفۃ. حدثنی إبراھیم بن سعید حدثنا إبو توبۃ عن إبی إسحاق عن سفیان الثوری والاوزاعی مثل قول محمد بن مصعب.

ترجمہ: امام اوزاعیؒ نے کہا کہ اسلام میں ابو حنیفہ سے زیادہ منحوس کوئی آدمی پیدا نہیں ہوا

سند کی تحقیق:

پہلی سند:

1۔ابراھیم بن سعید الجوھری ابو اسحاق الطبری نزیل بغداد ثقہ حافظ (تقریب التھذیب ص 20)

2۔محمد بن مصعب بن صدقۃ صدوق کثیر الغلط (تقریب التھذیب ص 319)

دوسری سند:

1۔ابو توبۃ: ھو ربیع بن نافع ابو توبۃ الحلبی نزیل طرسوس ثقۃ حجۃ عابد (تقریب التہذیب ص 101)

2۔ابو اسحاق الفزاری: ھو ابراھیم بن محمد بن حارث بن اسماء بن خارجہ بن حفص بن حذیفہ الفزاری الامام ابو اسحاق ثقۃ حافظ لہ تصانیف (تقریب التهذیب ص 22) وانظر ایضا ص 33

(6) حدثنی محمد بن ہارون حدثنا ابو صالح قال سمعت الفزاری یقول کان الأوزاعی وسفیان یقولان ما ولد فی الاسلام علی ہذہ الأمۃ اشأم من ابی حنیفۃ (اسناد حسن) کتاب السنۃ جلد اول، ص 188)

ترجمہ: امام اوزاعیؒ اور امام سفیان نے کہا اسلام میں اس امت کے لیے ابو حنیفہ سے زیادہ منحوس شخص پیدا نہیں ہوا۔

سند کی تحقیق:

1۔ محمد بن هارون بن ابراهیم الربعی ابو جعفر البغدادی للبزار ابو نشیط ثقہ (خلاصہ تذھیب تھذیب الکمال جلد 2 ص 464)

2۔ ابو صالح ھو محبوب بن موسی الانطاکی ابو صالح الفراء ثقہ (الکاشف جلد 3 ص 108)

3۔ ابواسحاق الفزاری: ھوابراھیم بن محمد بن حارث بن اسماء بن خارجہ بن حفص بن حذیفہ الفزاری الامام ابو اسحاق ثقۃ حافظ لہ تصانیف (تقریب التہذیب ص 22) وانظر ایضا ص 33

(7) حدثنی الحسن بن عبد العزیز الجروی حدثنا ابو حفص التنیسی عن الأوزاعی قال ما ولد فی الاسلام مولد اشر من ابی حنیفۃ (اسناد صحیح) (کتاب السنۃ جلد اول ص 187)

ترجمہ: امام اوزاعیؒ نے کہا اسلام میں ابو حنیفہ سے زیادہ بدبخت کوئی شخص پیدا نہیں ہوا۔

سند کی تحقیق:

1۔ حسن بن عبد العزیز بن الوزیر الجروی ابو علی المصری نزیل بغداد ثقۃ ثبت عابد (تقریب التہذیب ص 70)

2۔ابو حفص التنیسی : ھو عبداللہ بن یوسف التنیسی ثقۃ متقن من اثبت الناس فی المؤطا (تقریب التہذیب ص 194)

## امام ابو بکر بن عیاشؒ

(ولادت 106ھ متوفی 193ھ)

(1) حدثنی ہارون بن سفیان حدثنی اسود بن سالم قال کنت مع ابی بکر بن عیاش فی مسجد بنی اسید مما یلی القبلۃ فسألہ رجل من مسألۃ فقال رجل قال ابو حنیفۃ کذا وکذا فقال ابو بکر بن عیاش سود اللہ وجہ ابی حنیفۃ ووجہ من یقول بہذا. (اسناد حسن) (کتاب السنۃ جلد اول ص 222 اخرجہ خطیب تاریخ بغداد جلد 13 ص 435 بسلسلہ صحیح عن عباس بن صالح عن اسود بیحوہ)

ترجمہ : اسود بن سالمؒ نے کہا میں امام ابو بکر بن عیاشؒ کے ساتھ بنی اسید کی مسجد میں تھا پس ایک آدمی نے مسئلے کے بارے میں ان سے (ابو بکر بن عیاشؒ سے) پوچھا پس اس آدمی نے کہا کہ ابو حنیفہ ایسے ایسے کہتا ہے (اس مسئلے میں) تو امام ابو بکر بن عیاشؒ نے کہا اللہ ابو حنیفہ کا چہرہ سیاہ کرے۔ اور اس شخص کا چہرہ جو اس کے ساتھ کہتا ہے (یعنی ابو حنیفہ کے اس مسئلے کے مطابق)

سند کی تحقیق :

1۔ ھارون بن سفیان حسن درجے کا راوی ہے (کتاب السنۃ جلد اول حدیث 270)

2۔ اسود بن سالم ثقۃ (تاریخ بغداد جلد 7 ص 35 وکتاب الثقات جلد 8 ص 366)

(2) حدثنا محمد بن اسماعیل، قال حدثنا حسن بن علی، حدثنا، یحیٰی قال سمعت شریکا یقول انما کان ابو حنیفہ صاحب خصومات، لم یکن یعرف الا بالخصومات وسمت ابا بکر بن عیاش یقول کان ابو حنیفہ صاحب خصوبات لم یکن یعرف الا بالخصومات۔ (اسنادہ صحیح) (کتاب الضعفاء الکبیر جلد 4 ص 282)

ترجمہ : امام شریکؒ نے کہا کہ ابو حنیفہ فسادی اور جھگڑالو آدمی تھا اور اسی جھگڑے بازی سے ہی پہچانا جاتا تھا۔ اور امام ابو بکر بن عیاش نے کہا ابو حنیفہ فسادی اور جھگڑالو آدمی تھا اور اسی جھگڑے بازی سے ہی پہچانا جاتا تھا۔

سند کی تحقیق:

1۔ محمد بن اسماعیل بن یوسف السلمی ابو اسماعیل الترمذی نزیل بغداد ثقۃ حافظ لم یتضح کلام ابن ابی حاتم فیہ (تقریب التھذیب ص 290)

2۔ حسن بن علی بن عفان العامری ابو محمد الکوفی صدوق (تقریب التھذیب ص 70)

3۔ یحییٰ بن آدم بن سلیمان الکوفی ابو زکریا مولی بنی امیۃ الکوفی ثقۃ حافظ فاضل (تقریب التھذیب ص 373)

## امام احمد بن حنبلؒ

(ولادت 164 ھ متوفی 241ھ)

(1) سألت ابی رحمہ اللہ عن الرجل یرید ان یسأل عن الشیء من امر دینہ مایبتلی بہ من الأیمان فی الطلاق وغیرہ فی حضرۃ قوم من اصحاب الرای ومن اصحاب الحدیث لایحفظون ولا یعرفون الحدیث الضعیف الاسناد

والقوی الاِسناد فلمن یسأل اِصحاب الرای اِواِصحاب الحدیث علی ماکان من قلۃ معرفتہم قال یسأل اِصحاب الحدیث ولا یسأل اصحاب الرای الضعیف الحدیث خیر من رای اِبی حنیفۃ (اسناد صحیح) (کتاب السنۃ جلد اول ص 180،181 اخرجہ خطیب تاریخ بغداد جلد 13 ص 1448 ابن حزم المحلیٰ جلد اول ص 68)

ترجمہ: امام عبداللہ بن احمدؒ نے کہا میں نے اپنے باپ (امام احمد بن حنبلؒ) سے ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا جو اپنے کسی دینی معاملہ میں پوچھنا چاہتا ہے۔ یعنی وہ طلاق سے متعلق قسم اٹھانے یا اس کے علاوہ کسی اور معاملہ میں مبتلا ہوا اور اس کے شہر میں اصحاب الرائے بھی ہوں اور ایسے اصحاب حدیث بھی ہوں جو ضعیف حدیث کو اور اسناد کے قوی ہونے کی پہچان نہیں رکھتے تو یہ آدمی اس دو طبقوں میں سے کس سے مسئلہ پوچھے۔ اصحاب الرائے سے یا ان اصحاب الحدیث سے جو معرفت میں کمزور ہیں۔ تو انہوں نے کہا کہ وہ آدمی اصحاب الحدیث سے پوچھے اور اصحاب الرائے سے نہ پوچھے کیونکہ ضعیف حدیث ابو حنیفہ کے رائے سے بہتر ہے۔

(2) حدثنا عبداللہ بن احمد قال سمعت ابی یقول حدیث ابی حنیفۃ ضعیف ورایۃ ضعیف۔ (اسناد صحیح) (کتاب الضعفاء الکبیر جلد 4 ص 285)

ترجمہ: امام عبداللہ بن احمدؒ نے کہا میں نے اپنے باپ (امام احمد بن حنبلؒ) سے سنا انہوں نے کہا کہ ابو حنیفہ کی حدیث ضعیف ہے اور رائے بھی ضعیف ہے۔

سند کی تحقیق:

1۔ عبداللہ بن احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی ابو عبدالرحمٰن ولد الامام ثقۃ (تقریب التھذیب ص 167)

(3) حدثنا سلیمان بن داؤد العقیلی قال سمعت احمد بن الحسن الترمذی قال سمعت احمد بن حنبل یقول ابو حنیفۃ یکذب (اسناد صحیح) (کتاب الضعفاء الکبیر جلد 4 ص 284)

ترجمہ: امام احمد بن حنبلؒ نے کہا ابو حنیفہ جھوٹ بولتا تھا۔

سند کی تحقیق:

1۔ سلیمان بن داؤد العقیلی ثقۃ صدوق (الجرح والتعدیل جلد 4 ص 115)

2۔ احمد بن الحسن بن جنید الترمذی ابوالحسن ثقۃ حافظ (تقریب التہذیب ص 12)

## امام ابو عون عبداللہ بن عونؒ

(متوفی 151ھ)

(1) حدثنی محمود بن غیلان حدثنا مؤمل قال حدثنا عمرو بن قیس شریک الربیع بن صبیح قال سمعت ابن عون یقول ما ولد فی الاسلام مولود اشأم علی اہل الاسلام من ابی حنیفۃ و کیف تاخذون عن رجل قد خذل فی عظیم دینہ (اسناد حسن) (کتاب السنۃ جلد اول ص 189 اخرجہ خطیب فی تاریخ بغداد جلد 13 ص 420)

ترجمہ: امام ابن عونؒ نے کہا اسلام میں ابو حنیفہ سے زیادہ کوئی شخص بد بخت انسان پیدا نہیں ہوا اور تم لوگ ایسے آدمی سے کس طرح اپنے دین کے لیتے ہو جو اپنے دین کے بڑے حصے میں رسوا ہوا۔

سند کی تحقیق:

1۔ محمود بن غیلان العدوی مولاھم ابو احمد المروزی نزیل بغداد ثقۃ (تقریب التھذیب ص 330)

2۔ مؤمل بن اسماعیل ابو عبدالرحمٰن البصری حافظ عالم یخطی وثقۃ ابن معین و قال ابو حاتم صدوق شدید فی السنۃ (المیزان الاعتدال جلد 4 ص 228)

3۔ عمرو بن قیس ابو عبداللہ الکوفی ثقۃ متقن عابد (تقریب التھذیب ص 262)

## امام ابو عوانہؒ

(متوفی 176ھ)

(1) حدثني إبراهيم حدثنا أبو سلمة عن أبي عوانة قال سئل أبو حنيفة عن الأشربة فما سئل عن شيء إلا قال لا بأس به وسئل عن المسكر فقال حلال. (اسناد صحیح) (کتاب السنۃ جلد اول ص 207)

ترجمہ: امام ابو عوانہؒ نے کہا کہ میں نے ابو حنیفہ کو کہتے ہوئے سنا جب کہ ان سے شرابوں کے متعلق سوالات کیے جارہے تھے۔ ہر سوال کے جواب میں کہتے کوئی حرج نہیں لوگوں نے نشہ والی چیز کے بارے میں سوال کیا تو کہا کہ حلال ہے۔

سند کی تحقیق:

1۔ ابراھیم بن سعید الجوھری ابو اسحاق الطبری نزیل بغداد ثقہ حافظ (تقریب التہذیب ص 20)

2۔ ابو سلمۃ: ھو موسی بن اسماعیل ابو سلمۃ التبوذکی ثقۃ (تقریب التھذیب ص 349) امام ذھبیؒ نے کہا ابو سلمہ موسیٰ بن اسماعیلؒ بلند پایہ اور لائق اعتماد حافظ حدیث تھے۔ امام یحییٰ بن معین نے کہا میں نے اس اثرم اور امام ابو سلمہ موسی بن اسماعیلؒ کے سوا جس استاد کے پاس بیٹھا ہوں وہ مجھ سے دہشت زدہ ہو جاتا تھا یا میری علمیت اور قابلیت کا اعتراف کر لیتا تھا۔ امام علی بن مدینیؒ نے کہا جو امام ابو سلمہ سے حدیث نہیں لکھتا ان سے ان کی احادیث کسی آدمی کے واسطہ سے لکھنا پڑیں گی امام ابو حاتم نے کہا میں نے بصرہ میں امام ابو سلمہؒ سے اچھی حدیث بیان کرنے والا کوئی نہیں پایا (تذکرۃ الحفاظ جلد اول ص 299) قال امام العجلی ابو سلمۃ ثقۃ (تاریخ الثقات ص 443)

## حافظ العصر امام ابوزرعہ رازیؒ
(متوفی 264ھ)

(1) قال ابوزرعہ الرازی کان ابوحنیفۃ جھمیا وکان محمد بن الحسن جھمیا (کتاب الضعفاء ص 570) اخرجہ خطیب فی تاریخ بغداد جلد 2 ص 179 جلد 4 ص 253 (بسند صحیح عن ابی زرعہ الرازی نحوہ، وعلقہ الحافظ ابن حجر عسقلانی فی لسان المیزان جلد 5 ص 122)

ترجمہ: امام ابوزرعہ رازیؒ نے کہا ابوحنیفہ جھمی تھا اور محمد بن حسن جھمی تھا۔

## امام ابواسحاق ابراہیم بن یعقوب الجوزجانیؒ
(متوفی 259ھ)

(1) قال امام الجوزجانی ابوحنیفۃ لایقنع بحدیثہ ولا برایہ (کتاب احوال الرجال ص 75) اخرجہ ابن عدی الکامل فی ضعفاء الرجال جلد 7 ص 2474 وخطیب فی تاریخ بغداد جلد 13 ص 451 عن الجوزجانی بہ)

ترجمہ: امام الجوزجانیؒ نے کہا ابوحنیفہ کی رائے اور حدیث قابل اعتبار نہیں ہے۔

## امام ابو قطن عمرو بن الھیثمؒ
(متوفی 198ھ)

(1) حدثنا عبداللہ بن احمد قال حدثنا سریج بن یونس قال حدثنا ابو قطن عن ابی حنیفہ وکان زمنا فی الحدیث (اسنادہ صحیح) (کتاب الضعفاء الکبیر جلد 4 ص 285 اخرجہ خطیب فی تاریخ بغداد جلد 13 ص 1440)

ترجمہ: امام ابو قطنؒ نے کہا ابو حنیفہ حدیث میں اپاہج تھا۔

سند کی تحقیق:

1۔۔ عبداللہ بن احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی ابو عبدالرحمٰن ولد الامام ثقۃ (تقریب التھذیب ص 167)

2۔ سریج بن یونس بن ابراھیم البغدادی ابو الحارث المروزی ثقۃ عابد (تقریب التھذیب ص 117)

## امام ابو عبدالرحمٰن عبداللہ بن یزید المقریؒ
(ولادت 120ھ متوفی 213ھ)

(1) حدثنی ابوالفضل نا ابراھیم بن شماس نا ابو عبدالرحمٰن المقری قال کان واللہ ابو حنیفۃ مرجئا ودعانی الی الارجاء فابیت علیہ (اسنادہ صحیح) (کتاب السنۃ جلد اول ص 223)

ترجمہ: امام عبدالرحمٰن المقریؒ نے کہا اللہ کی قسم ابو حنیفہ مرجی تھا۔ اور اس نے مجھے بھی اس کی دعوت دی مگر میں نے ان کی دعوت کو قبول نہ کرتے ہوئے مرجی بننے سے انکار کر دیا۔

سند کی تحقیق:

1۔۔ابوالفضل الخراسانی: ھو ھاشم بن لیث الجوھری نزیل بغداد و قال امام محمد بن مخلد کان ثقۃ ثبتا متقنا حافظا (تاریخ بغداد جلد 8 ص 245)

2۔ابراھیم بن شماس الغازی ابو اسحاق السمرقندی نزیل بغداد ثقۃ (تقریب التھذیب ص 20)

## امام ابن کثیرؒ

(ولادت 700ھ متوفی 774ھ)

(1) امام ابن کثیر کہتے ہیں۔ صحیح بخاری میں حدیث ہے کہ مسلمان کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے اس حدیث مبارکہ کے خلاف نہ تو کوئی صحیح حدیث ہے نہ کوئی ایسی تاویل ہو سکتی ہے جو اس کے خلاف ہو لیکن تاہم صرف ابو حنیفہ کا مذہب یہ ہے کہ مسلمان کافر کے بدلے قتل کر دیا جائے۔ (تفسیر ابن کثیر دوسرا پارہ سورۃ البقرہ ص 28)

## امام ابو حاتم محمد بن حبان التیمی البستیؒ

(ولادت 274ھ متوفی 354ھ)

(1) قال محمد بن حبان النعمان بن ثابت ابو حنيفة الكوفي صاحب الرأي يروي عن عطاء ونافع كان مولده سنة ثمانين في سوا الكوفة وكان ابوه مملوكا لرجل من بني ربيعة من تيم الله من نجد يقال لهم بنو قفل فاعتق ابوه وكان خبازا العبد الله بن قفل ومات ابو حنيفة سنة خمسين ومائة ببغداد وقبره في مقبرة الخيزران وكان رجلا جدلا ظاهر الورع لم يكن الحديث صناعته حدث بمائة وثلاثين حديثا مسانيد ماله حديث في الدنيا غيره اخطأ منها في مائة وعشرين حديثا اما ان يكون اقلب إسناده او غير متنه من حيث لا يعلم فلما غلب خطؤه على صوابه استحق ترک الاحتجاج به في الأخبار ومن جهة اخرى لا يجوز الاحتجاج به لأنه كان داعيا الى الارجاء والداعية الى البدع لا يجوز ان يحتج به عند ائمتنا قاطبة لا اعلم بينهم فيه خلافا على ان ائمة المسلمين واهل الورع في الدين في جميع الأمصار وسائر الأقطار جرحوه واطلقوا عليه القدح الا الواحد بعد الواحد قد ذكرنا ما روي فيه من ذلك في كتاب التنبيه على التمويه فأغنى ذلك عن تكرارها في هذا الكتاب غير اني اذكر منها جملا يستدل بها على ما وراءها (كتاب المجروحين جلد 3 ص 61،64)

ترجمہ: امام ابن حبان نے کہا نعمان بن ثابت ابو حنیفہ کوفی صاحب الرائے تھا اور عطاء اور نافع سے روایت کرتا ہے اس کی ولادت 80ھ میں ہوئی اور وفات 150ھ میں بغداد میں ہوئی اس کی قبر خیزران قبرستان میں ہے اور ابو حنیفہ جھگڑالو آدمی تھا ظاہر میں متقی تھا لیکن حدیث میں ضاعت نہ تھی۔ (محدث نہیں تھا) ایک سو تیس احادیث روایت کیں جو باسند بیان کی اس کے علاوہ دنیا میں اس کی کوئی حدیث نہیں۔ ان میں سے بھی ایک سو بیس احادیث میں غلط بیانی کی یا ان کی سندیں الٹ پلٹ کر دی متن کو بگاڑ دیا جس کا کوئی پتہ ہی نہیں چلتا جب اس کے صواب پر خطا غالب ہوئی تو اس سے احتجاج کرنا صحیح نہیں اس کے علاوہ وہ ارجاء (مرجیہ کی بدعت) کی طرف داعی تھا اور بدعت کی طرف دعوت دی۔ اس سے روایت کرنا بالاتفاق ناجائز ہے جس میں ہمارے اماموں کے ہا کوئی اختلاف نہیں اس کے علاوہ مسلمان کے اماموں اور دین دار لوگوں نے ہر ایک ملک میں اس پر جرح کی ہے اور ایک ایک جرح اس پر وارد ہے ہم نے یہ جرح اپنی کتاب التنبیہ علی التسمویہ میں بیان کی ہے اس وجہ سے اس بیان کو ہم دوبارہ دہرانے کی ضرورت محسوس نہیں کرتے تاہم پھر بھی ایک جملے بیان کئے دیتے ہیں جس سے اس کے علاوہ پر دلیل اخذ کیا جا سکتا ہے۔

## شیخ الاسلام وامام الحفاظ ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاریؒ

(ولادت 194ھ متوفی 256ھ)

(1) قال امام بخاری ابو حنیفۃ کان مرجئا سکتوا عنہ و عن رایہ و عن حدیثہ ( تاریخ الکبیر البخاری جلد 8 ص 81)

ترجمہ: امام المحدثین امام بخاریؒ نے کہا کہ ابو حنیفہ مرجیہ تھا اور محدثین نے اس سے حدیث لینے میں خاموشی اختیار کی ہے۔ اسی طرح اس کی رائے سے بھی خاموشی اختیار کی ہے۔

(2) قال امام بخاری ویزعم ان الخنزیز البری لا باس بہ ویری السیف علی الامۃ ویزعم ان امر اللہ قبل و من بعد مخلوق فلا یری الصلوۃ فجعلتم ھذا واشباھہ اتفاقا (جزالقراۃ البخاری ص 89)

ترجمہ: امام المحدثین امام بخاریؒ نے کہا اور اس (ابو حنیفہ) کا یہ بھی خیال ہے کہ جنگلی سور کے استعمال میں کوئی حرج نہیں اور امت محمدیہ سے قتال اور انہیں قتل کرنا جائز ہے اور اس (ابو حنیفہ) کا یہ بھی خیال ہے کہ اللہ کا حکم من قبل و من یعنی کلام مخلوق ہے (نعوذ باللہ) اور نماز کو دین نہیں سمجھتے تو ان جیسی چیزوں پر اتفاق کر کے (فقیہ ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں)

## امام ابو محمد عبدالرحمٰن بن ابی حاتم الرازیؒ

(ولادت 240ھ متوفی 327ھ)

(1) حدثنا ابی حدثنا ابن ابی سریح قال سمت الشافعی یقول سمعت مالک بن انس و قیل لہ تصرف ابا حنیفۃ؟ فقال نعم، ماظکم برجل لو قال ھذہ الساریۃ من ذھب لقام دونھا حتی یجعلھا من ذھب، وھی من خشب او حجارۃ قال ابو محمد یعنی انہ کان یثبت علی الخطا ویحتج دونہ ولایرجع الی الصواب اذا بان لہ (اسناد صحیح) آداب و مناقب الشافعی ص 210 اخرجہ خطیب فی تاریخ بغداد جلد 13 ص 421)

ترجمہ: امام شافعیؒ نے کہا کہ میں نے امام مالک بن انسؒ کو یہ کہتے ہوئے سنا جب کہ ان سے پوچھا گیا کہ آپ ابو حنیفہ کو جانتے ہیں؟ تو انہوں نے کہا ہاں تمہارا اس شخص کے بارہ میں کیا خیال ہے کہ اگر وہ اس ستون کو سونے کا کہے اور اس کو ثابت کرنے پر آمادہ ہو جائے تو اس کو سونے کا کر دکھائے گا اگر چہ وہ ستون لکڑی کا ہو یا پتھر کا، امام محمدؒ (ابن ابی حاتم) نے کہا کہ امام مالکؒ کی مراد یہ تھی کہ بے شک ابو حنیفہ غلطی پر ڈٹے رہتا تھا اور اس پر دلیلیں دیتا رہتا تھا۔ اور صحیح بات ابو حنیفہ کے سامنے ظاہر ہو جاتی تو اس کی طرف نہ لوٹتا تھا۔

سند کی تحقیق:

1۔ محمد بن ادریس بن المنذر الحنظلی ابو حاتم الرازی احد الحفاظ (تقریب التھذیب ص 289) امام ذھبیؒ نے کہا بہت بڑے حافظ حدیث اور چوٹی کے عالم تھے امام موسیٰ بن اسحاق نے کہا میں ابو حاتم سے بڑا حافظ حدیث کوئی نہیں دیکھا۔ امام نسائی نے کہا ثقہ ہیں (تذکرۃ الحفاظ جلد اول ص 408)

2۔ ابن ابی سریج: ھو احمد بن صباح النھشلی ابو جعفر ابن ابی سریج الرازی المقری ثقۃ حافظ لہ غرائب (تقریب التھذیب ص 13)

3۔ شافعی: تقدم فی رقم ص 45)

## امام ابو بکر بن ابی شیبہؒ
(متوفی 235ھ)

(1) امام ابو بکر بن ابی شیبہؒ کہتے ہیں ابو حنیفہ نے (125) احادیث رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کی ہے اور اپنی رائے سے ان احادیث مبارکہ کو رد کر دیا ہے۔

امام ابو بکر ابی شیبہؒ کہتے ہیں کہ رسو اللہ ﷺ نے عمامہ پر مسح کیا ہے لیکن ابو حنیفہ کہتا ہے کہ عمامہ پر مسح جائز نہیں (مصنف ابن ابی شیبہ جلد 9 ص 36)

اسی طرح حدیث مبارکہ میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پانچ رکعت پر سجدہ سہو کیا ہے لیکن ابو حنیفہ کہتا ہے پوری نماز دوبارہ پڑھی جائے گی۔ (مصنف ابی شیبہ جلد 9 ص 37)

ثالثا حدیث مبارکہ میں ہے وتر سنت ہے لیکن ابو حنیفہ کہتا ہے وتر فرض ہے (مصنف ابن ابی شیبہ جلد 9 ص 173)

رابعا رسول اللہ ﷺ سے ایک وتر پڑھنا ثابت ہے لیکن ابو حنیفہ کہتا ہے ایک وتر پڑھنا جائز نہین (مصنف ابن ابی شیبہ جلد 9 ص 194) ابو حنیفہ نے جن ایک سو پچیس حدیث مبارکہ کی خلاف ورزی کی ہے تفصیل کے لیے دیکھیے (مصنف ابن ابی شیبہ جلد 9 تا 253)

# ابو یوسف قاضی

(ولادت 113ھ متوفی 182ھ)

1۔ حدثنی ابو الفضل الخراسانی حدثنا الحسن بن موسی الاشیب قال سمعت ابا یوسف یقول : کان ابو حنیفۃ یری السیف قلّت : فانت؟ معاذاللہ (اسنادہ صحیح ) کتاب السنۃ جلد اول ص 182)

ترجمہ : امام حسن بن موسی نے کہا میں نے ابو یوسف کو یہ کہتے ہوئے سنا انہوں نے کہا ابو حنیفہ تلوار کو (امت محمدیہ ) پر تلوار جائز سمجھتا تھا میں نے کہا آپ بھی تو انہوں نے کہا اللہ کی پناہ (یعنی میں امت محمدیہ پر تلوار کو جائز سمجھوں)

سند کی تحقیق :

1۔ ابو الفضل الخراسانی : ھو ھاشم بن لیث الجوھری نزیل بغداد و قال امام محمد بن مخلد کان ثقۃ ثبتا متقنا حافظا (تاریخ بغداد جلد 8 ص 245)

2۔ حسن بن موسی الاشیب ابو علی البغدادی قاضی ثقۃ ( تقریب التھذیب ص 72)

## امام ابو عیسیٰ ترمذی محمد بن عیسیٰؒ

(متوفی 179ھ)

(1) قال امام ابو عیسی الترمذی و قال النعمان ابو حنیفۃ لا تصلی صلاۃ الاستسقاء ولا امرھم بتحویل الرداء و لکن یدعون ویرجعون بعملتھم قال ابو عیسی خلف السنۃ (الجامع الترمذی مع تحفۃ الاحوزی جلد 3 ص 165)

ترجمہ: امام ابو عیسی ترمذیؒ کہتے ہیں نعمان ابو حنیفہ نے کہا استسقاء کی نماز نہ پڑھی جائے اور نہ ہی لوگوں کو چادر کے پھیرنے کا کہتا ہوں۔ وہ دعا کریں گے اور دعا کر کے سارے اکٹھے لوٹیں گے۔ امام ترمذیؒ نے کہا ابو حنیفہ نے رسول اللہ ﷺ کے طریقہ کی مخالفت کی ہے۔

## امام ابن عدیؒ

(ولادت 277ھ متوفی 365ھ)

امام ان عدیؒ نے کہا ابو حنیفہ اور اس کا بیٹا حماد اور پوتا اسماعیل تینوں ضعیف ہیں (میزان الاعتدال جلد اول ص 226)

## امام ابو بکر احمد بن علی الخطیب البغدادیؒ

(ولادت 392ھ متوفی 463ھ)

امام خطیب بغدادی کہتے ہیں کہ ابو حنیفہ مرجی تھا (تاریخ بغداد جلد 13 ص 382)

## امام ابن عبدالبرؒ

(ولادت 368ھ متوفی 463)

امام ابن عبدالبرؒ کہتے ہیں تمام فقہاء اور محدثین کا اجماع ہے کہ ایمان قول اور عمل ہے اور عمل بغیر نیت کے نہیں ہے اور ایمان اطاعت سے بڑھتا ہے اور معصیت و نافرمانی سے کم ہو جاتا ہے۔ اور ہر اطاعت نیکی ہے سوائے ابو حنیفہ اور اس کے شاگردوں کے ان کا مذہب ہے کہ اطاعت کو ایمان نہیں کہنا چاہیے۔ ایمان صرف تصدیق اور اقرار کا نام ہے اور بعض نے معرفت کا بھی اضافہ کیا ہے۔ (التمھید جلد 9 ص 288)

## امام ابن حزمؒ

(ولادت 384ھ متوفی 456ھ)

امام ابن حزمؒ نے کہا ابو حنیفہ کا یہ قول کہ مردہ جانور کی ہڈیاں اور پٹھے مباح ہیں درست نہیں۔ اس لئے کہ یہ حدیث مبارکہ کے خلاف ہے کہ ہم مردار کے چمڑے اور اعصاب کو کام میں نہ لائیں۔ دوسری حدیث مبارکہ میں چمڑے کو رنگنے کے بعد مباح قرار دیا مگر پٹھوں کو حرمت باقی رہی۔ اسی طرح ابو حنیفہ نے پرندوں مردہ جانوروں اور سور کے چمڑے میں تفریق کی ہے وہ بھی درست نہیں اس لئے کہ مردہ اور حرام ہونے میں یہ سب یکساں ہیں یہ تفریقات اور یہ قول ابو حنیفہ سے پہلے کسی سے منقول نہیں (المحلی ابن حزم جلد اول ص 198)

## امام بشر بن ابی الازھر النیسابوریؒ

حدثنی عبدالرحمٰن قال سمعت علی بن المدینی قال قال لی بشر بن ابی الازھر النیسابوری رایت فی المنام جنازہ علیھا ثوب اسود و حولھا قسیسون فقلت جنازہ من ھذا؟ فقالو جنازہ ابی حنیفۃ حدثت بہ ابا یوسف فقال لا تحدث بہ احدا (اسنادہ صحیح) (المعرفۃ والتاریخ جلد 2 ص 784)

ترجمہ: امام علی بن مدینیؒ نے کہا کہ مجھے بشر بن ابی الاہر النیسابوریؒ نے بتایا کہ میں نے خواب میں ایک جنازہ دیکھا جس پر سیاہ کپڑا تھا اور اس کے ارد گرد پادری تھے۔ تو میں نے پوچھا کہ یہ جنازہ کس کا ہے تو انہوں نے مجھے بتایا کہ یہ جنازہ ابو حنیفہ کا ہے میں نے یہ خواب ابو یوسف کے سامنے بیان کیا تو اس نے کہا کہ یہ کسی اور کے سامنے بیان نہ کرنا۔

سند کی تحقیق:

1۔ عبدالرحمٰن بن ابراھیم بن عمرو العثمانی مولاھم الدمشقی ابو سعید لقبہ دحیم ثقۃ حافظ متقن (تقریب التھذیب ص 195)

امام ابو حاتم نے کہا ثقہ ہیں امام ابو داؤد نے کہا حجت ہیں ان کے زمانہ میں دمشق میں ان جیسا کوئی آدمی نہیں تھا امام نسائی نے کہا ثقہ اور مامون تھے (تذکرۃ الحفاظ جلد اول ص 354)

2۔ علی بن مدینی: امام ابو حاتم نے کہا امام علی بن مدینی لوگوں میں حدیث اور اس کی علل کی معرفت میں علم کا پہاڑ تھے میں نے امام احمد بن حنبلؒ کو ان کا نام لیتے ہوئے بھی نہیں سنا ہمیشہ ان کی تعظیم و تکریم کے پیش نظر ان کی کنیت سے ہی ان کا ذکر کرتے تھے امام المحدثین امام بخاریؒ نے کہا جتنا میں نے اپنے آپ کو امام علی بن مدینیؒ کے سامنے چھوٹا پایا ہے اتنا کسی استاد کے سامنے نہیں پایا۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول ص 321)

## شیخ الاسلام امام حماد بن سلمہؒ

(ولادت 87 ھ متوفی 167ھ)

1۔ حدثنی محمد بن عبد العزیز بن إبي رزمۃ قال سمعتُ إبي یقول کنا عند حماد بن سلمۃ فذکر وا مسأئۃ فقیل إبو حنیفۃ یقول بہا فقال ہذا واللہ قول ذاک المارق. (اسنادہ صحیح) (کتاب السنۃ جلد اول ص 211)

ترجمہ: امام عبدالعزیز بن ابی رزمۃؒ نے کہا ہم امام حماد بن سلمہؒ کے پاس تھے پس انھوں نے ایک مسئلا ذکر کیا تو کہا گیا ابو حنیفہ یہ مسئلا بیان کرتا ہے تہ کہا (حماد بن سلمہؒ) نے اللہ کی قسم یہ (مسئلا) اس خارجی (ابو حنیفہ) کی بات ہے۔

سند کی تحقیق:

1۔ محمد بن عبدالعزیز بن ابی رزمہ ابو عمرو المروزی ثقۃ (تقریب التھذیب ص 309)

2۔ عبدالعزیز بن ابی رزمہ ابو عمرو المروزی ثقۃ (تقریب التھذیب ص 214)

2۔ حدثنی إحمد بن إبراہیم الدورقی حدثنا الہیثم بن جمیل قال سمعت حماد ابن سلمۃ یقول عن إبي حنیفۃ ہذا الیکبنہ اللہ فی النار (اسنادہ حسن) (کتاب السنۃ جلد اول ص 211)

ترجمہ: امام حماد بن سلمہؒ نے ابو حنیفہ کے بارے میں کہا اللہ اس کو ضرور بہ ضرور اوندھے منہ آگ میں داخل کرے گا۔

سند کی تحقیق:

1۔ احمد بن ابراھیم الدورقی بن کثیر بن زید الدورقی البغداری ثقۃ حافظ (تقریب التھذیب ص 11)

2۔ الھیثم بن جمیل ابو سھل البغدادی نزیل انطاکیہ ثقۃ (تقریب التھذیب ص 367) امام ذھبیؒ نے کہا ہیثم بن جمیلؒ بلند پایہ حافظ حدیث اور انطاکیہ کے محدث تھے امام عجلی نے کہا ثقہ اور فن حدیث میں ماہر تھے امام احمد بن حنبلؒ نے کہا ہمارے نزدیک یہ تین اشخاص ابو کاملؒ ابو سلمہ خزاعیؒ اور ہیثم بن جمیلؒ حافظ حدیث ہیں۔

ان سب میں ہیثم بن جمیلؒ زیادہ حدیث یاد رکھنے والے ہیں۔ امام دار قطنی نے کہا ثقہ اور حافظ حدیث تھے (تذکرۃ الحفاظ جلد اول ص 278)

3۔ حدثنی ابو معمر عن إسحاق بن عیسی قال سائت حماد بن سلمۃ عن إبی حنیفۃ قال ذاک إبو جیفۃ سد اللہ عز و جل بہ الأرض (اسنادہ صحیح) (کتاب السنۃ جلد اول ص 211)

ترجمہ: امام اسحاق بن عیسی نے کہا میں نے امام حماد بن سلمہؒ سے ابو حنیفہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے (حماد بن سلمہؒ) کہا وہ ابو جیفہ (مردار کا باپ) ہے اللہ تعالیٰ نے زمین کو اس کے ساتھ پر کر دیا۔

سند کی تحقیق:

1۔ ابو معمر: ھو اسماعیل بن ابراھیم بن معمر بن الحسن الھلالی ابو معمر القطیعی ثقۃ مامون (تقریب التھذیب ص 31،32)

2۔ اسحاق بن عیسی بن الطباع للبغدادی ثقۃ (الکاشف جلد اول ص 64)

4۔ حدثنی محمد بن إبی عتاب الاعین حدثنا منصور بن سلمۃ الخزاعی قال سمعت حماد بن سلمۃ یلعن إبا حنیفۃ قال إبو سلمۃ وکان شعبۃ یلعن إبا حنیفۃ. (اسنادہ صحیح) (کتاب السنۃ جلد اول ص 211)

ترجمہ: امام منصور بن الخزاعیؒ نے کہا میں نے امام حماد بن سلمہؒ کو سنا وہ ابو حنیفہ پر لعنت کرتے تھے ابو سلمہؒ نے کہا اور امام شعبہؒ ابو حنیفہ پر لعنت بھیجتے تھے۔

سند کی تحقیق:

1۔ محمد بن ابی عتاب الاعین ابو بکر محدثین نے ثقہ کہا ہے (الکاشف جلد 3 ص 67) امام ذھبیؒ نے کہا محمد بن ابی عتابؒ بلند پایہ حافظ حدیث اور ایک پختہ کار عالم تھے امام حبانؒ نے ان کی توثیق کی ہے امام احمد بن حنبلؒ کو جب ان کی وفات کی خبر ملی تو کہا میں ان پر رشک کرتا ہوں فوت ہوگئے اور حدیث کے سوا کسی دوسرے علم کی طرف نظر اٹھا کر نہیں دیکھا۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول ص 398،399) قال امام خطیب ثقۃ (خلاصہ تذھیب تھذیب الکمال جلد 2 ص 436)

2۔ منصور بن سلمۃ بن عبدالعزیز ابو سلمۃ الخزاعی البغدادی ثقۃ ثبت حافظ (تقریب التھذیب ص 348) امام ذھبیؒ نے کہا منصور بن سلمہ نامور حافظ حدیث تھے اور محدث بغداد کے لقب سے مشہور تھے امام یحییٰ بن معینؒ اور دوسرے محدثین نے ان کی توثیق کی ہے امام دار قطنیؒ نے کہا آپ ان بلند قدر حافظ حدیث میں سے ایک تھے جن سے محدثین رجال حدیث کے پیچیدہ مسائل پوچھتے تھے اور اس بارہ میں آپ کی بات کو حرف آخر سمجھتے تھے امام احمد بن حنبلؒ اور امام یحییٰ بن معینؒ نے رجال کا فن ان سے ہی سیکھا تھا۔ امام ابن سعد نے کہا آپ ثقہ تھے۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول ص 275)

5۔ حدثنی إبی رحمہ اللہ حدثنا مؤمل بن اسماعیل قال سمعت حماد بن سلمۃ وذکر إبا حنیفۃ فقال إن إبا حنیفۃ استقبل الآثار والسنن بردھا برإیہ (اسنادہ حسن) (کتاب السنۃ جلد اول ص 210)

ترجمہ: امام مومل بن اسماعیلؒ نے کہا میں نے امام حماد بن سلمہ کو کہتے ہوئے سنا جبکہ وہ ابو حنیفہ کا ذکر کر رہے تھا ے۔ تو کہا بیشک ابو حنیفہ کے سامنے احادیث وآثار صحابہ پیش کیے جاتے تو وہ اس کو اپنی رائے کی وجہ سے رد کر دیتا تھا۔

سند کی تحقیق:

1۔احمد بن محمد بن حنبل بن ھلال بن اسد الشیبانی المروزی نزیل بغداد ابو عبداللہ احد لائمۃ ثقۃ حافظ فقیہ حجۃ
(تقریب التھذیب ص 16)
2۔مؤمل بن اسماعیل ابو عبدالرحمٰن البصری حافظ عالم یخطی وثقۃ ابن معین و قال ابو حاتم صدوق شدید فی السنۃ
(المیزان الاعتدال جلد 4 ص 228)

## امام حماد بن زیدؒ

(ولادت 98ھ متوفی 179ھ)

1۔حدثنی اِبو معمر عن إسحاق بن عیسی الطباع قال سائت حماد بن زید عن اِبی حنیفۃ فقال إنما ذاک یعرف بالخصوۃ فی الارجاء. (اسنادہ صحیح) (کتاب السنۃ جلد اول ص 203)

ترجمہ: امام اسحاق بن عیسی الطباع نے کہا میں نے امام حماد بن زیدؒ سے ابو حنیفہ کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے کہا وہ صرف ارجاء میں جھگڑا کرنے میں معروف تھا۔

سند کی تحقیق:
1۔ابو معمر: ھو اسماعیل بن ابراھیم بن معمر بن الحسن الھلالی ابو معمر القطیعی ثقۃ مامون (تقریب التھذیب ص 31،32)
2۔اسحاق بن عیسی بن الطباع للبغدادی ثقۃ (الکاشف جلد اول ص 64)

2۔حدثنی سھل بن محمد قال ناالاصمعی عن حماد بن زید قال شھدت اباحنیفۃ سئل عن محرم لم یجد ازارا ایلبس سراویل فقال علیہ الفدیۃ فقلت صبحان اللہ حدثنا عمرو بن دینار عن جابر بن زید عن ابن عباس قال سمعت

رسول اللہ ﷺ یقول فی المحرم اذا لم یجد ازارا البس سراویل واذا لم یجد نعلین لبس خفین فقال دعنا من ھذا حدثنا حماد عن ابراھیم قال علیہ الکفارۃ (اسنادہ حسن) (کتاب تاویل مختلف الحدیث ص 37)

ترجمہ: امام حماد بن زیدؒ نے کہا ابو حنیفہ سے پوچھا گیا احرام باندھنے والا تہہ بند نہ پائے اور شلوار پہن لے تو ابو حنیفہ نے کہا اس پر فدیہ ہے۔ حماد بن زیدؒ نے کہا سبحان اللہ ہم سے حدیث بیان کی عمرو بن دینار نے انہوں نے جابر بن زید سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا احرام باندھنے والا اگر تہہ بند نہ پائے تو شلوار پہن لے اور اگر اسے جوتیاں نہ ملیں تو موزے پہن لے تو ابو حنیفہ نے کہا ہمارے سامنے اس (یعنی حدیث) کا ذکر نہ کر۔ ہم سے بیان کیا حماد نے وہ ابراھیم سے کہ ابراھیم نے کہا اس (جو احرام باندھنے والا تہہ بند نہ پائے اور شلوار پہن لے) پر کفارہ ہے۔

سند کی تحقیق:

1۔ سھل بن محمد ابو حاتم السجستانی المقری النحوی صدوق (الکاشف جلد اول 326)

2۔ الاصمعی: ھو عبد الملک قریب بن عبد الملک ابو سعید الاصمعی احد الاعلام و قال ابن معین ثقۃ (خلاصہ تذھیب تھذیب الکمال جلد 2 ص 179)

## امام حسن بن صالحؒ

(ولادت 101ھ متوفی 167ھ)

1۔ حدثنی احمد بن محمد حدثنا یحییٰ بن آدم حدثنا سفیان و شریک و حسن ابن صالح قالوا ادرکنا ابا حنیفۃ وما یعرف بشیء من الفقہ ما یعرف الا بالخصومات (اسنادہ صحیح) (کتاب السنۃ جلد اول ص 210)

ترجمہ : امام سفیانؒ، امام شریکؒ، اور امام حسن بن صالح نے کہا ہم نے ابو حنیفہ کو پایا کہ وہ فقہ میں سے کسی چیز کیساتھ مشہور نہیں تھا مگر وہ جھگڑوں کی وجہ سے مشہور تھا۔

سند کی تحقیق :

1۔ احمد بن محمد بن موسی ابو العباس ثقۃ حافظ ( تقریب التھذیب ص 16 )

2۔ یحیٰی بن آدم بن سلیمان الکوفی ابو زکریا مولی بنی امیۃ الکوفی ثقۃ حافظ فاضل ( تقریب التھذیب ص 373)

## امام حفص بن غیاثؒ

(ولادت 117ھ متوفی 194ھ)

1۔ حدثنی إبراہیم سمعت عمر بن حفص بن غیاث یحدث عن أبیہ قال کنت أجلس إلی أبی حنیفۃ فاسمعہ یفتی فی المسألۃ الواحدۃ بخمسۃ أقاویل فی الیوم الواحد فلما رأیت ذلک ترکتہ وأقبلت علی الحدیث. (اسنادہ صحیح) (کتاب السنۃ جلد اول ص 205)

ترجمہ : امام حفص بن غیاثؒ نے کہا میں ابو حنیفہ کی مجلس میں بیٹھتا اور ان سے مسائل سنا کرتا تھا۔ ایک دن اس (ابو حنیفہ) نے ایک ہی مسئلہ میں پانچ موقف اختیار کئے جب اس کی یہ کیفیت دیکھی تو میں نے ان کی مجلس میں جانا چھوڑ دیا۔ اور حدیث کی طرف متوجہ ہو گیا۔

سند کی تحقیق :

1۔ ابراھیم بن سعید الجوھری ابواسحاق الطبری نزیل بغداد ثقہ حافظ ( تقریب التہذیب ص 20)

2۔ عمر بن حفص بن غیاث ثقۃ ( تقریب التھذیب ص 252)

## امام حجاج بن ارطاةؒ

(متوفی 149ھ)

1۔ حدثنا محمد بن اسماعیل قال حدثنا سلیمان بن حرب قال سمعت حماد بن زید قال سمت الحجاج بن ارطاة یقول ومن ابوحنیفۃ ومن یاخذ عن ابی حنیفۃ (اسنادہ صحیح ) (کتاب الضعفاء الکبیر جلد 4 ص 284)

ترجمہ : امام حماد بن زید نے کہا میں نے حجاج بن ارطاة کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ابو حنیفہ کون ہے اور کون ابو حنیفہ سے علم حاصل کرتا ہے (اور تاریخ بغداد میں یہ اضافہ ہے اور ابو حنیفہ کیا چیز ہے )

سند کی تحقیق :

1۔ محمد بن اسماعیل بن یوسف السلمی ابواسماعیل الترمذی نزیل بغداد ثقۃ حافظ لم یتضح کلام ابن ابی حاتم فیہ ( تقریب التھذیب ص 290)

2۔ سلیمان بن حرب الازدے البصری القاضی بمکا ثقۃ امام حافظ ( تقریب اتھذیب ص 133)

3۔ حماد بن زید بن درھم الازدی الجھضمی ابواسمٰعیل البصری ثقۃ ثبت فقیہ ( تقریب التھذیب ص 82)

## امام رقبۃ بن مصقلۃؒ

(متوفی 129ھ)

1۔ حدثنی ابو معمر حدثنا ابن عیینة قال کنا عند رقبة فجاء ابنہ فقال من این قال من عند ابی حنیفة فقال إذا یعطیک رایا ما مضغت وترجع بغیر ثقة. (اسنادہ صحیح) (کتاب السنة جلد اول ص 191،192 اخرجہ تاریخ بغداد جلد 13 ص 446 وتاریخ دمشق جلد اول ص 506 وکتاب الضعفاء الکبیر جلد 4 ص 284)

ترجمہ: امام ابن عیینہؒ نے کہا کہ رقبہ کا بیٹا امام رقبہ کے پاس آیا تو اس نے پوچھا کہ تو کہاں سے آیا ہے تو اس نے کہا ابو حنیفہ کے پاس سے آیا ہوں تو اس نے کہا کہ تجھے طاقت ہے اس رائے کی جو تو چباتا ہے اور تو اپنے اہل کی طرف بغیر ثقہ کے لوٹے گا۔

سند کی تحقیق:

1۔ ابو معمر: ھو اسماعیل بن ابراھیم بن معمر بن الحسن الھلالی ابو معمر القطیعی ثقة مامون (تقریب التھذیب ص 31،32)

2۔ ابن عیینہ: ھو سفیان بن عیینہ ابی عمران میمون الھلالی ابو محمد الکوفی ثقة حافظ فقیہ امام حجة (تقریب التھذیب ص 128)

## امام دار قطنیؒ

(ولادت 302ھ متوفی 385ھ)

امام دار قطنی نے کہا ابو حنیفہ ضعیف ہے (سنن دار قطنی جلد اول ص 435)

## شیخ الاسلام امام سفیان بن سعید ثوریؒ

(ولادت 97ھ متوفی 161ھ)

1۔ حدثنا نعیم بن حماد قال حدثنا الفزاری قال کنت عند سفیان فنعی النعمان فقال الحمد للہ کان ینقض الاسلام عروۃ عروۃ ما ولد فی الاسلام اشام منہ (اسنادہ حسن) (تاریخ الصغیر للبخاری ص 171)

ترجمہ: امام ابو اسحاق الفزاریؒ نے کہا میں امام سفیان ثوریؒ کے پاس تھا تو ان کے ہاں ابو حنیفہ کی وفات کی خبر پہنچی تو انہوں نے کہا الحمد للہ اچھا ہوا مر گیا ابو حنیفہ تو اسلام کی تمام کڑیوں کو ایک ایک کر کے توڑ رہا تھا اسلام میں اس سے زیادہ منحوس کوئی شخص پیدا نہیں ہوا۔

سند کی تحقیق:

1۔ نعیم بن حماد الخزاعی ابو عبداللہ امام احمد بن حنبل، امام یحییٰ بن معین اور امام عجلی نے کہا نعیم بن حماد ثقۃ تھا (خلاصہ تذھیب التھذیب الکمال جلد 3 ص 97)

2۔ ابو اسحاق الفزاری: ھو ابراھیم بن محمد بن حارث بن اسماء بن خارجہ بن حفص بن حذیفہ الفزاری الامام ابو اسحاق ثقۃ حافظ لہ تصانیف (تقریب التھذیب ص 22) وانظر ایضا ص 33

2۔ حدثنی محمد بن عمرو بن عباس الباھلی ثنا الاصمعی قال قال سفیان الثوری ماولد مولود بالکوفۃ او فی ھذہ الامۃ اضر علیھم من ابی حنیفۃ (اسنادہ صحیح) (کتاب السنۃ جلد اول ص 195 اخرجہ امام یعقوب بن سفیان فی کتاب المعرفۃ والتاریخ جلد 2 ص 783 واخرجہ خطیب تاریخ بغداد جلد 13 ص 419 اخبرنا ابن رزق اخبرنا عثمان بن احمد حدثنا حنبل بن اسحاق واخبرنا ابو نعیم الحافظ حدثنا محمد بن احمد بن الحسن الصواف حدثنا بشر بن موسی قال حدثنا الحمیدی قال سمعت سفیان بہ۔

ترجمہ: امام سفیان ثوریؒ نے کہا اس امت میں ابو حنیفہ سے زیادہ نقصان پہچانے والا کوفہ میں کوئی شخص پیدا نہیں ہوا۔

سند کی تحقیق:

پہلی سند:

1۔ محمد بن عمرو بن عباس الباھلی البصری ثقۃ (تاریخ بغداد جلد 3 ص 127)

2۔ الاصمعی: ھو عبدالملک قریب بن عبدالملک ابو سعید الاصمعی احد الاعلام و قال ابن معین ثقۃ (خلاصہ تذھیب تھذیب الکمال جلد 2 ص 179)

دوسری سند:

1۔ ابن رزق: ثقۃ (تاریخ بغداد جلد اول ص 251)

2۔ عثمان بن احمد الدقاق: ثقۃ (مستدرک الحاکم جلد اول ص 188)

3۔ حنبل بن اسحاق بن حنبل شیبانی: امام ذھبیؒ نے کہا امام حنبل بن اسحاق قابل اعتماد حافظ حدیث تھے اور امام احمد بن حنبل کے چچازاد بھائی اور شاگرد رشید تھاے امام خطیب نے کہا ثقہ اور ثبت تھے (تذکرۃالحفاظ جلد اول ص 427)

تیسری سند:

1۔ ابو نعیم الحافظ: ھو احمد بن عبداللہ بن احمد بن اسحاق: امام ذھبیؒ نے کہا محدث العصر تھے اور بہت بڑے حافظ حدیث تھے امام حمزہ بن عباس علوی نے کہا محدثین کہا کرتے تھے کہ ابو نعیم کا چودہ سال تک کوئی نظیر نہ تھا مشرق اور مغرب میں نہ ان سے بڑا کوئی حافظ حدیث تھا اور نہ کسی کے پاس ان سے اعلیٰ سند تھی (تذکرۃ الحفاظ جلد 2 ص 732،733)

2۔ محمد بن احمد بن الحسن الصواف: ثقۃ مامون (تاریخ بغداد جلد اول ص 289)

3۔ بشر بن موسیٰ اسدی بغدادی: امام ذھبیؒ نے کہا آپ پختہ کار محدث تھے امام ابو خلال نے کہا امام احمد بن حنبل ان کی بہت عزت کرتے تھے امام دارقطنی نے کہا ثقہ تھے اور عقل مند تھے۔ (تذکرۃالحفاظ جلد اول ص 433)

4۔ الحمیدی: ھو عبداللہ بن زبیر بن عیسی القرشی الحمیدی المکی ابو بکر ثقۃ حافظ فقیہ اجل اصحاب ابن عیینہ (تقریب التھذیب ص 173) وانظر ایضا ص 53

3۔ حدثنی محمد بن ھارون حدثنا ابو صالح قال سمعت الفزاری یقول کان الاوزاعی و سفیان یقولان ماولد فی الاسلام علی ھذہ الامۃ اشام من ابی حنیفۃ (اسنادہ حسن) (کتاب السنۃ جلد اول ص 188)

ترجمہ: امام اوزاعیؒ اور امام سفیان ثوریؒ نے کہا کہ اسلام میں اس امت کے لیے ابو حنیفہ سے زیادہ منحوس کوئی شخص پیدا نہیں ہوا۔

سند کی تحقیق:

1۔ محمد بن ھارون بن ابراھیم الربعی ابو جعفر البغدادی للبزار ابو نشیط ثقہ (خلاصہ تذھیب تھذیب الکمال جلد 2 ص 464)

2۔ ابو صالح ھو محبوب بن موسی الانطاکی ابو صالح الفراء ثقہ (الکاشف جلد 3 ص 108)

3۔ ابواسحاق الفزاری: ھو ابراھیم بن محمد بن حارث بن اسماء بن خارجہ بن حفص بن حذیفہ الفزاری الامام ابو اسحاق ثقۃ حافظ لہ تصانیف (تقریب التہذیب ص 22) وانظر ایضا ص 33

4۔ حدثنی ابوالفضل نا سفیان بن وکیع عن ابیہ قال سفیان ثوری ینبغی ان ینفی من الکوفۃ او یخرج منھا (اسنادہ حسن) (کتاب السنۃ جلد اول ص 222)

ترجمہ: امام سفیان ثوریؒ نے کہا ابو حنیفہ تو اس لائق ہے کہ اس کو کوفہ سے نکال دیا جائے یا ابو حنیفہ خود کوفہ چھوڑ جائے۔

سند کی تحقیق:

1۔ابوالفضل الخراسانی: ھوھاشم بن لیث الجوھری نزیل بغداد و قال امام محمد بن مخلد کان ثقۃ متقنا حافظا (تاریخ بغداد جلد 8 ص 245)

2۔سفیان بن وکیع بن الجراح ابو محمد الکوفی صدوق (تقریب التھذیب ص 129)

3۔وکیع بن الجراح بن ملیح ابو سفیان الکوفی ثقۃ حافظ عابد (تقریب التھذیب ص 369)

5۔حدثنی احمد بن محمد بن یحییٰ بن سعید القطان ثنا ابو نعیم قال کنا مع سفیان جلوسا فی المسجد الحرام فاقبل ابو حنیفۃ یرید فلمارآہ سفیان قال قوموا بنالایعدناھذا بجربہ فقمنا و قام سفیان وکنا مرۃ اخری جلوسا مع سفیان فی المسجد الحرام فجاء ابو حنیفۃ فجلس فلم تشعر بہ فلمازآہ سفیان استدار فجعل ظھرہ الیہ (اسنادہ حسن) (کتاب السنۃ) جلد اول ص (199

ترجمہ: امام ابو نعیمؒ نے کہا ہم امام سفیان ثوریؒ کیساتھ مسجد الحرام میں بیٹھے ہوئے تھے پس ابو حنیفہ آیا ہو اس (سفیان) کی طرف آنا چاہتا تھا جاب امام سفیانؒ نے اس کو دیکھا امام سفیانؒ ثوری نے کا کھڑے ہو جاؤ یہ شخص اپنی خارش سے ہمیں بھی خارش زدہ کردے گا پس ہم کھڑے ہوگئے اور امام سفیان ثوریؒ بھی کھڑے ہوگے ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہم بھیٹے ہوئے تھے امام سفیان ثوریؒ کیساتھ مسجد الحرام میں پس انکے پاس ابو حنیفہ آیا اور بیٹھ گیا تو ہمیں اس کا پتہ نہیں چلا۔ توجب امام سفیانؒ نے اس کو دیکھا تو اس سے منہ پھیر لیا اور اپنی پشت اس کی طرف کردی۔

سند کی تحقیق:

1۔احمد بن محمد بن یحییٰ بن سعید القطان ابو سعید البصری صدوق (تقریب التھذیب ص 16)

2۔ابو نعیم: ھو فضل بن دکین الکوفی دکین عمرو بن حماد بن زھیر التیمی ابو نعیم ثقۃ ثبت (تقریب التھذیب ص 275)

# محدث العصر امام سفیان بن عیینہؒ
(ولادت 107ھ متوفی 198ھ)

1۔ حدثنی ابوالفضل الخراسانی نا محمد بن ابی عمر قال سمعت سفیان بن عیینہ یقول: ماولد فی الاسلام مولود اضر علی الاسلام من ابی حنیفۃ (اسنادہ صحیح) (کتاب السنۃ جلد اول 217)

ترجمہ: امام سفیان بن عیینہؒ نے کہا کہ ابو حنیفہ سے زیادہ نقصان پہنچانے والا اسلام میں کوئی شخص پیدا نہیں ہوا۔

سند کی تحقیق:
1۔ ابوالفضل الخراسانی: ھو ھاشم بن لیث الجوھری نزیل بغداد و قال امام محمد بن مخلد کان ثقۃ متقنا حافظا (تاریخ بغداد جلد 8 ص 245)
2۔ محمد بن ابی عمر: ھو محمد بن یحییٰ بن ابی عمر العدنی نزیل مکہ امام ذھبیؒ نے کہا محمد بن یحییٰ اپنے زمانہ کے شیخ الحرم تھے عبادت گزار اور صالح بزرگ تھے ان سے امام مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ وغیرہ روایت کرتے ہیں امام ابو حاتم نے کہا صدوق اور صالح تھے اور ان میں کچھ غفلت ہے (تذکرۃ الحفاظ جلد اول ص 366) امام ابن حبان نے کہا ثقہ تھا (خلاصہ تذھیب تھذیب الکمال جلد 2 ص 468)

2۔ حدثنی محمد بن علی حدثنا إبراھیم بن بشار قال سمعت سفیان بن عیینۃ یقول کان إبو حنیفۃ یضرب بحدیث رسول اللہ ﷺ الأمثال فیردھا بلغہ إنی إحدث بحدیث عن رسول اللہ ﷺ إنہ قال البیعان بالخیار مالم یتفرقا فقال إبو حنیفۃ إرایتم إن کانا فی سفینۃ کیف یتفرقان فقال سفیان فھل سمعتم بأشر من ہذا. (اسنادہ حسن) (کتاب السنۃ جلد اول ص 216)

ترجمہ: امام سفیان بن عیینہؒ نے کہا ابو حنیفہ احادیث رسول اللہ ﷺ کو مثالیں بیان کر کے رد کر دیتا تھا انہیں پتہ لگا کہ میں حدیث رسول اللہ ﷺ البیعان بالخیار مالم یتفرقا بیان کرتا ہوں تو ابو حنیفہ نے کہا کہ دونوں لین دین کرنے والے اگر کشتی میں سوار ہوں تو کیسے جدا ہوں گے امام سفیانؒ نے کہا اس سے بری بات بھی تم نے سنی ہے۔

سند کی تحقیق:

1۔ محمد بن علی بن حسن بن شقیق بن دینار المروزی ثقۃ صاحب حدیث (تقریب التھذیب ص 311)

2۔ ابراھیم بن بشار الرمادی ابو اسحاق البصری حافظ لہ اوھام (تقریب التھذیب ص 19)

3۔ اخبرنا ابن رزق اخبرنا عثمان بن احمد الدقاق حدثنا حنبل بن اسحاق حدثنا الحمیدی قال سمعت سفیان کنت فی جنازۃ ام خصیب بالکوفۃ، فسال رجل ابو حنیفۃ عن مسالۃ من الصرف فاقتاہ فقلت یا ابا حنیفۃ ان اصحاب محمد ﷺ قد اختلفوا فی ھذہ فغضب و قال للذی استفتاہ اذھب فاعمل بھا فما کان فیھا من اثم فھو علی (اسنادہ صحیح) (خطیب فی تاریخ بغداد جلد 13 ص 406)

ترجمہ: امام سفیان بن عیینہؒ نے کہا کہ کوفہ میں ام حصیب کے جنازہ میں شریک ہوا تو ایک شخص نے ابو حنیفہ سے سونے چاندی کے مسئلے کے بارے میں دریافت کیا تو اس نے فتویٰ دیا میں نے کہا کہ ابو حنیفہ اصحاب محمد ﷺ اس میں اختلاف کرتے ہیں تو ابو حنیفہ کو غصہ آیا۔ اور سائل سے کہا کہ جس طرح تجھے میں نے بتایا ہے اس طرح عمل کرنا اگر اس میں گناہ ہے تو مجھ پر ہے۔

سند کی تحقیق:

1۔ ابن رزق: ثقۃ صدوق (تاریخ بغداد جلد اول ص 351)

2۔ عثمان بن احمد الدقاق: ثقة (مستدرک الحاکم جلد اول ص 188)

3۔ حنبل بن اسحاق بن حنبل شیبانی: امام ذھبیؒ نے کہا امام حنبل بن اسحاق قابل اعتماد حافظ حدیث تھے اور امام احمد بن حنبل کے چچازاد بھائی اور شاگرد رشید تھا ے امام خطیب نے کہا ثقہ اور ثبت تھے (تذکرۃ الحفاظ جلد اول ص 427)

4۔ الحمیدی: ھو عبداللہ بن زبیر بن عیسی القرشی الحمیدی المکی ابو بکر ثقۃ حافظ فقیہ اجل اصحاب ابن عیینہ (تقریب التھذیب ص 173) وانظر ایضا ص 53

4۔ اخبر: ابو نعیم الحافظ حدثنا محمد بن احمد بن الحسن الصواف حدثنا بشر بن موسی حدثنا الحمیدی حدثنا سفیان عن ہاشم بن عروۃ عن ابی قال لم یزل امر بنی اسرائیل معتدلا حتی ظھر فیھم المولدون ابناء سبایا الامم فقالوا فیھم بالرای فضلو واضلوا قال سفیان ولم یزل امر الناس معتدلا حتی غیر ذلک ابو حنیفۃ بالکوفۃ و (عثمان) البتی بالبصرۃ وربیعۃ (بن ابی عبدالرحمٰن) بالمدینۃ، فنظرنا فوجدنا ھم من ابناء سبایا الامم (اسنادہ صحیح) (خطیب بغدادی فی تاریخ بغداد جلد 13 ص 413،414 اخرجہ امام ابوزرعۃ الدمشقی فی تاریخ دمشق جلد اول ص 508 عن محمد بن ابو عمر عن ابن عیینہ بہ مختصرا

ترجمہ: امام عروہ بن زبیرؒ نے کہا بنی اسرائیل کا حال صحیح رہا حتیٰ کہ باندھیوں سے لڑکے پیدا ہوئے جنھوں نے اپنی رائے سے باتیں کیں خود بھی گمراہ ہوئے اور لوگوں کہ بھی گمراہ کیا امام سفیان بن عیینہؒ نے کہا اس امت کا حال بھی اسی طرح صحیح رہا حتیٰ کہ ابو حنیفہ نے کوفہ میں عثمان البتی نے بصرہ میں اور ربیعہ بن عبدالرحمٰن نے مدینہ میں بگاڑ پیدا کیا، تو ہم نے ان کو دیکھا کہ یہ بھی باندھیوں کے لڑکے تھے۔

سند کی تحقیق:

1۔ابو نعیم الحافظ : ھواحمد بن عبداللہ بن احمد بن اسحاق : امام ذھبیؒ نے کہا محدث العصر تھے اور بہت بڑے حافظ حدیث تھے امام حمزہ بن عباس علوی نے کہا محدثین کہا کرتے تھے کہ ابو نعیم کا چودہ سال تک کوئی نظیر نہ تھا مشرق اور مغرب میں نہ ان سے بڑا کوئی حافظ حدیث تھا اور نہ کسی کے پاس ان سے اعلیٰ سند تھی (تذکرۃ الحفاظ جلد 2 ص 733،732)

2۔ محمد بن احمد بن الحسن الصواف : ثقۃ مامون (تاریخ بغداد جلد اول ص 289)

3۔ بشر بن موسیٰ اسدی بغدادی : امام ذھبیؒ نے کہا آپ پختہ کار محدث تھے امام ابو خلال نے کہا امام احمد بن حنبل ان کی بہت عزت کرتے تھے امام دار قطنی نے کہا ثقہ تھے اور عقل مند تھے۔ (تذکرۃالحفاظ جلد اول ص 433)

4۔الحمیدی : ھو عبداللہ بن زبیر بن عیسی القرشی الحمیدی المکی ابو بکر ثقۃ حافظ فقیہ اجل اصحاب ابن عیینہ ( تقریب التھذیب ص 173) وانظر ایضا ص 53

5۔اخبر نا ابن رزق اخبر نا عثمان بن احمد الدقاق حدثنا حنبل بن اسحاق حدثنا الحمیدی قال سمعت سفیان یقول : کان ھذاالامر مستقیما حتی نشا ابو حنیفۃ بالکوفۃ وربیعہ بالمدینۃ والبتی بالبصرہ قال ثم نظر الی سفیان فقال : فاما بلدکم فکان علی قول عطاء ثم قال سفیان : نظرنا فی ذلک فطننا انہ کما قال ہشام بن عروہ عن ابیہ ان امر بنی اسرائیل لم یزل مستقیما معتدلا حتی ظھر فیھم المولدون ابناء سبایا الامم فقالو فھم بالرای فضلوا واضلو قال سفیان فنظرنا فوجدنا ربیعۃ ابن سبی، والبتی ابن سبی، وابو حنیفۃ ابن سبی، فنری ان ھذا من ذالک (اسنادہ صحیح) (تاریخ بغداد جلد 13 ص 414)

ترجمہ : امام حمیدیؒ نے کہا کہ میں نے امام سفیان بن عیینہ کو کہتے ہوئے سنا کہ دین اسلام سیدھا اور صحیح چلتا رہا یہاں تک کہ ابو حنیفہ کوفہ میں، ربیعہ مدینہ میں، اور البتی بصرہ میں پیدا ہوئے پھر سفیان نے میری طرف دیکھتے ہوئے کہا کہ تمہارا شہر بھی عطا کے قول طرح ہے اس کے بعد امام سفیان بن عیینہ نے کہا ہم نے دیکھا

تو اسی طرح پایا کہ جس طرح ہشام بن عروہ نے اپنے باپ سے بیان کیا کہ بنی اسرائیل کا حال صحیح دیا۔ یہاں تک کہ ان کے اندر باندھیوں کے لڑکے پیدا ہوئے جنہوں نے اپنی رائے سے باتیں کیں خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کیا امام سفیان نے کہا ہمارا بھی یہی حال رہا ربیعہ بھی لونڈی کا بچہ بتی بھی لونڈی کا بچہ ابو حنیفہ بھی لونڈی کا بچہ۔ لہٰذا ہم اس کا نتیجہ دیکھ رہے ہیں۔

سند کی تحقیق: وانظر ایضا ص 92،93

## امام سعید بن ابی عروبہؒ
(متوفی 156ھ)

1۔ حدثنی علی بن عثمان بن ونفیل حدثنا ابو مسھر حدثنا یحیٰ بن حمزۃ وسعید یسمع ان اباحنیفۃ قال لو ان رجلا عبد ھذہ النعل یتقرب بھا الی اللہ لم ار بذلک باسا فقال سعید ھذا کفر صریح (اسنادہ صحیح) (کتاب المعرفۃ والتاریخ جلد 2 ص 494 اخرجہ خطیب بغدادی فی تاریخ بغداد جلد 13 ص 437)

ترجمہ: امام یحیٰ بن حمزہؒ سے اور امام سعید بن ابی عروبہ سن رہا تھا کہ ابو حنیفہ نے کہا کہ اگر ایک آدمی اللہ کے تقرب کے لیے جوتے کی عبادت کرتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں دیکھتا۔ امام سعیدؒ نے نے کہا کہ یہ کفر صریح ہے۔

سند کی تحقیق:

1۔ علی بن عثمان بن محمد بن سعید النفیلی ابو محمد الحرانی ثقۃ( خلاصہ تذھیب تھذیب الکمال جلد 2 ص 253)

2۔ابو مسہر: ھو عبدالاعلی بن مسہر الغسانی ابو مسہر دمشقی ثقۃ فاضل (تقریب التھذیب ص 195)
3۔ یحییٰ بن حمزۃ الحضرمی قاضی دمشق ابو عبدالرحمٰن ثقۃ امام (الکاشف جلد 3 ص 223)

2۔ حدثنی ابو الفضل حدثنا مسلم بن ابراھیم حدثنا عبدالوارث بن سعید قال حدثنا سعید قال جلست الی ابی حنیفۃ بمکۃ فذکر شیئا فقال لہ رجل روی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کذا و کذا قال ابو حنیفۃ ذاک قول الشیطان و قال لہ آخر الیس یروی عن رسول اللہ ﷺ افطر الحاجم والمحجوم فقال ہذا سجع فغضبت و قلت ان ہذا مجلس لا اعود الیہ و مضیت و ترکتہ (اسنادہ صحیح) (کتاب السنۃ جلد اول ص 226،227)

ترجمہ: امام سعیدؒ نے کہا میں ابو حنیفہ کے پاس بیٹھا تھا تو اس نے کوئی بات کی تو ایک آدمی نے ابو حنیفہ سے کہا عمر بن خطابؓ سے اس طرح روایت کیا گیا ہے تو ابو حنیفہ نے کہا یہ شیطان کا قول ہے اور اس (ابو حنیفہ) سے ایک دوسرے آدمی نے کہا کیا رسول اللہ ﷺ سے مروی نہیں "کی سینگی لگانے والا اور جس کو سینگی لگائی گئی ہے دونوں کا روزہ ختم ہے۔" تو (ابو حنیفہ) نے کہا یہ تو تک بندی ہے تو میں (سعیدؒ) غضبناک ہوا اور میں نے کہا بے شک میں اس مجلس کی طرف دوبارہ نہیں آؤں گا اور میں چلا گیا اور میں نے اس کو چھوڑ دیا۔

سند کی تحقیق:
1۔ابو الفضل الخراسانی: ھو ھاشم بن لیث الجوھری نزیل بغداد و قال امام محمد بن مخلد کان ثقۃ ثبتا متقنا حافظا (تاریخ بغداد جلد 8 ص 245)
2۔ مسلم بن ابراھیم الازدی الفراھیدی ابو عمرو البصری ثقۃ مامون (تقریب التھذیب ص 335) امام یحییٰ بن معین اور امام ابو حاتم نے کہا ثقہ و مامون تھا (خلاصہ تذھیب تھذیب الکمال جلد 3 ص 23) امام عجلی نے کہا ثقہ تھا (تاریخ الثقات ص 427)

3۔ عبدالوارث بن سعید بن ذکوان العنبری مولاھم ابو عبدۃ العنبری البصری ثقۃ ثبت (تقریب التھذیب ص 222)

## امام سلمہ بن عمرو القاضیؒ

1۔ فاخبرنی محمد بن الولید قال سمعت ابا مسھر یقول قال سلمۃ بن عمرو القاضی علی المنبر لا رحم اللہ ابا حنیفۃ فانہ اول من زعم ان القرآن مخلوق (اسنادہ صحیح) (تاریخ دمشق جلد اول ص 506 اخرجہ الخطیب فی تاریخ البغداد جلد 13 ص 385)

ترجمہ: امام سلمہؒ بن عمرو قاضی نے ممبر پر کہا کہ ابو حنیفہ پر اللہ رحم نہ کرے کہ مخلوق قرآن کا پہلا قائل وہی ہے۔

سند کی تحقیق:

1۔ محمد بن الولید بن ھیرۃ الدمشقی الفلانسی ثقۃ (الکاشف جلد 3 ص 93)

2۔ ابو مسھر: ھو عبدالاعلی بن مسھر الغسانی ابو مسھر دمشقی ثقۃ فاضل (تقریب التھذیب ص 195)

## امام سلیمان بن حربؒ

(متوفی 224ھ)

1۔ حدثنا سلیمان حرب حدثنا حماد بن زید قال قال ابن عون نبئت ان فیکم صدادین یصدون عن سبیل اللہ قال سلیمان بن حرب وابو حنیفۃ واصحابہ ممن یصدون عن سبیل اللہ (اسنادہ صحیح) (کتاب المعرفۃ والتاریخ جلد 2 ص 786 اخرجہ الخطیب جلد 13 ص 420)

ترجمہ: امام حماد بن زیدؒ کہتے ہیں کہ امام ابن عونؒ نے کہا کہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ بے شک میں اللہ کے راستہ سے روکنے والے لوگ ہیں امام سلیمان بن حربؒ نے کہا کہ ابو حنیفہ اور اس کے اصحاب اللہ کے راستے سے روکتے تھے۔

سند کی تحقیق:

1۔ سلیمان بن حرب الازدے البصری القاضی بمکا ثقۃ امام حافظ (تقریب التھذیب ص 133)

2۔ حماد بن زید بن درھم الازدی الجھضمی ابو اسمٰعیل البصری ثقۃ ثبت فقیہ (تقریب التھذیب ص 82)

## امام شریک بن عبداللہؒ

(ولادت 95ھ متوفی 177ھ)

1۔ حدثنی منصور بن ابی مزاحم قال سمعت شریکا یقول لان یکون فی کل ربع من ارباع الکوفۃ خمار یبیع الخمر خیر من ان یکون فیہ من یقول بقول ابی حنیفۃ (اسنادہ صحیح) (کتاب السنۃ جلد اول ص 203 اخرجہ ابن عدی فی الکامل فی ضعفاء الرجال جلد 7 ص 2474 وابن حبان فی کتاب المجروحین جلد 3 ص 73)

ترجمہ: امام منصور بن ابی مزاحمؒ نے کہا میں نے شریکؒ سے سنا وہ کہتے تھے کہ کوفہ کے ہر محلّہ میں اگر شراب کا کوئی ڈپو ہو جو شراب بیچتا رہے وہ بہتر ہے اس بات سے کہ ابو حنیفہ کے قول سے وہ فتویٰ دے۔

سند کی تحقیق:

1۔ منصور بن ابی مزاحم بشیر الترکی ابو نصر بغدادی الکاتب ثقۃ (تقریب التہذیب ص 348)

2۔ حدثنی ابو الفضل الخراسانی حدثنا ابو نعیم قال کان شریک سیء الرای جدا فی ابی حنیفۃ واصحابہ ویقول مذہبھم رد الاثر عن رسول اللہ (اسنادہ صحیح) (کتاب السنۃ جلد اول ص 204)

ترجمہ: امام ابو نعیمؒ نے کہا امام شریک ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب کے بارے میں سخت بری رائے رکھتے تھے۔ اور کہتے تھے ابو حنیفہ اور اس کے اصحاب کا مذہب رسو اللہ ﷺ کی حدیث کو رد کرتا ہے۔

سند کی تحقیق:

1۔ ابو الفضل الخراسانی: ھو ھاشم بن لیث الجوھری نزیل بغداد و قال امام محمد بن مخلد کان ثقۃ ثبتا متقنا حافظا (تاریخ بغداد جلد 8 ص 245)

2۔ ابو نعیم: ھو فضل بن دکین الکوفی دکین عمرو بن حماد بن زھیر التیمی ابو نعیم ثقۃ ثبت (تقریب التہذیب ص 275)

3۔ حدثنی محمد بن عمرو الباہلی حدثنا الاصمعی عن شریک قال اصحاب ابی حنیفۃ اشد علی المسلمین من عدتھم من لصوص تاجر قمی (اسنادہ حسن) (کتاب السنۃ جلد اول ص 203)

ترجمہ: امام شریکؒ نے کہا اصحاب ابی حنیفہ مسلمانوں کیلئے قمی چوروں سے زیادہ نقصان دہ ہیں۔

سند کی تحقیق:

1۔ محمد بن عمرو بن عباس الباھلی البصری ثقۃ (تاریخ بغداد جلد 3 ص 127)

2۔ الاصمعی: ھو عبدالملک قریب بن عبدالملک ابو سعید الاصمعی احد الاعلام و قال ابن معین ثقۃ (خلاصہ تذھیب تھذیب الکمال جلد 2 ص 179)

4۔ حدثنی محمد بن اسماعیل قال حدثنا الحسن بن علی حدثنا یحییٰ قال سمعت شریکا یقول انما کان ابو حنیفۃ صاحب خصومات لم یکن یعرف الا بالخصومات ( اسنادہ صحیح) (کتاب الضعفاء الکبیر جلد 4 ص 282)

ترجمہ: امام شریکؒ نے کہا کہ ابو حنیفہ فسادی اور جھگڑالو آدمی تھا اور اسی جھگڑے بازی سے ہی پہچانا جاتا تھا۔

سند کی تحقیق:

1۔ محمد بن اسماعیل بن یوسف السلمی ابو اسماعیل الترمذی نزیل بغداد ثقۃ حافظ لم یتضح کلام ابن ابی حاتم فیہ (تقریب التھذیب ص 290)

2۔ حسن بن علی بن عفان العامری ابو محمد الکوفی صدوق ( تقریب التھذیب ص 70)

## شیخ الاسلام امام شعبہ بن حجاج

(ولادت 82ھ متوفی 160ھ)

1۔ حدثنی محمد بن إبی عتاب الاعین حدثنا منصور بن سلمۃ الخزاعی قال سمعت حماد بن سلمۃ یلعن إبا حنیفۃ قال إبو سلمۃ وکان شعبۃ یلعن إبا حنیفۃ. (اسنادہ صحیح) (کتاب السنۃ جلد اول ص 211 واخرجہ امام العقیلی فی کتاب الضعفاء الکبیر جلد 4 ص 281)

ترجمہ: امام منصور بن سلمہ الخزاعیؒ نے کہا میں نے امام حماد بن سلمہ کو سنا وہ ابی حنیفہ پر لعنت کرتے تھے۔ ابو سلمہؒ نے کہا اور امام شعبہ ابو حنیفہ پر لعنت بھیجتے تھے۔

سند کی تحقیق:

1۔ محمد بن ابی عتاب الاعین۔ امام ذھبیؒ نے کہا محمد بن ابی عتاب بلند پایہ حافظ حدیث اور ایک تجربہ کار عالم تھے۔ امام ابن حبان نے ان کی توثیق کی ہے۔ امام احمد بن حنبل نے جب ان کو وفات کی خبر سنی تو کہا میں ان پر رشک کرتا ہوں فوت ہوگئے اور حدیث کے سوا کسی دوسرے علم کی طرف نظر اٹھا کر نہیں دیکھا (تذکرۃ الحفاظ جلد اول ص 399،398)

2۔ منصور بن سلمۃ بن عبد العزیز ابو سلمۃ الخزاعی البغدادی ثقۃ ثبت حافظ (تقریب التھذیب ص 348) امام ذھبیؒ نے کہا منصور بن سلمہ نامور حافظ حدیث تھے اور محدث بغداد کے لقب سے مشہور تھے امام یحییٰ بن معینؒ اور دوسرے محدثین نے ان کی توثیق کی ہے امام دارقطنیؒ نے کہا آپ ان بلند قدر حافظ حدیث میں سے ایک تھے جن سے محدثین رجال حدیث کے پیچیدہ مسائل پوچھتے تھے اور اس بارہ میں آپ کی بات کو حرف آخر سمجھتے تھے امام احمد بن حنبلؒ اور امام یحییٰ بن معینؒ نے رجال کا فن ان سے ہی سیکھا تھا۔ امام ابن سعد نے کہا آپ ثقہ تھے۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول ص 275)

## جبل علم حبر امت امام شافعیؒ

(ولادت 150ھ متوفی 204ھ)

1۔ حدثنا ربیع بن سلیمان المرادی قال سمعت الشافعی یقول ابو حنیفۃ یضع اول المسالۃ خطا ثم یقیس الکتاب کلہ علیھا (اسنادہ صحیح) ( آداب و مناقب الشافعی ص 171 اخرجہ خطیب فی تاریخ بغداد جلد 13 ص 437)

ترجمہ: امام شافعیؒ نے کہا ابو حنیفہ پہلے ایک غلط مسئلہ گھڑتا تھا پھر ساری کتاب کو اس پر قیاس کرتا تھا (تو ساری کتاب غلط ہو جاتی)

سند کی تحقیق:

1۔ ربیع بن سلیمان بن داؤد الجیزی المرادی ابو محمد البصری الاعرج ثقۃ (تقریب التھذیب ص 101) قال امام ذھبی ربیع بن سلیمان المرادی الفقیہ حافظ (الکاشف جلد اول ص 236)

2۔ حدثنا محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم قال سمعت الشافعی یقول قال لی محمد بن الحسن ایھا اعلم صاحبنا او صاحبکم (یعنی امام مالک وابو حنیفۃ) قلّت علی الانصاف قال نعم قلّت فانشدک اللہ من اعلم بالقرآن صاحبنا او صاحبکم؟ قال صاحبکم (یعنی امام مالک) قلّت فمن اعلم بالسنۃ صاحبنا او صاحبکم؟ قا اللھم صاحبکم قلّت فانشدک اللہ من اعلم باقاویل اصحاب رسول اللہ ﷺ والمتقدمین صاحبنا او صاحبکم؟ قال صاحبکم (قال الشافعی) قلّت فلم یبق الا القیاس والقیاس لا یکون الا علی ھذہ الاشیاء فمن لم یعرف الاصول علی ای شی یقیس؟ (اسنادہ صحیح) (کتاب الجرح التعدیل جلد اول ص 4،12 ومناقب الشافعی ص 159،160)

ترجمہ: امام شافعیؒ کی محمد (شاگرد خاص ابو حنیفہ) سے ایک موقع پر آپس میں گفتگو ہوئی۔ محمد امام شافعیؒ سے تمہارے صاحب (امام مالکؒ) بڑے عالم ہیں یا ہمارے صاحب (ابو حنیفہ) امام شافعیؒ نے کہا بات انصاف سے ہو محمد نے کہا ہاں بالکل انصاف سے امام شافعیؒ میں اللہ کا واسطہ دے کر تجھ سے پوچھتا ہوں امام مالکؒ قرآن کے بڑے علم تھے یا ابو حنیفہ؟ محمد نے کہا امام مالکؒ قرآن کے بڑے عالم تھے۔ امام شافعیؒ نے کہا امام ملکؒ سنت کے بڑے عالم تھے یا ابو حنیفہ؟ محمد نے کہا امام مالکؒ سنت کے بڑے عالم تھے امام شافعیؒ میں اللہ کا واسطہ دے کر تجھ

سے پوچھتا ہوں اقوال صحابہؓ عنہم کے بڑے عالم امام مالکؒ تھے یا ابو حنیفہ ؟ محمد نے کہا امام مالکؒ تھے امام شافعیؒ نے کہا اب صرف قیاس باقی ہے اور صحیح قیاب بھی تو ان ہی اصولوں پر ہوتا ہے۔

سند کی تحقیق :

1۔ محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم ابو عبداللہ المصری : امام ذھبیؒ نے کہا محمد بن عبداللہ ممتاز حافظ حدیث اور اپنے زمانہ کے فقیہ تھے امام سنائی نے کہا ثقہ ہیں امام ابن خزیمہ نے کہا میں نے فقہا میں صحابہ اور تابعین کے اقوال کو ان سے زیادہ جاننے والا کوئی نہیں دیکھا امام ابن ابی حاتم نے کہا ثقہ اور صدوق ہیں اور امام مالک کے تلامذہ میں سے مصر کے ایک فقیہ ہیں (تذرکرۃالحفاظ جلد اول ص 395) وقال امام ابن حجر عسقلانی الفقیہ ثقۃ (تقریب التھذیب ص 305)

3۔ ثنا محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم قال قال لی محمد بن ادریس الشافعی نظرت فی کتب لاصحاب ابی حنیفۃ، فاذا فیھا مائۃ وثلاثون ورقۃ، فعددت منھا ثمانین ورقۃ خلاف الکتاب والسنۃ قال ابو محمد لان الاصل کان خطاء فصارت الفروع ماضیۃ علی الخطاء (اسنادہ صحیح) (آداب ومناقب الشافعی ص 171،172) اخرجہ الخطیب فی تاریخ بغداد جلد 13 ص 436،437)

ترجمہ : امام شافعیؒ نے کہا کہ میں نے اصحاب ابو حنیفہ کی کتابوں میں ایک کتاب دیکھی جس کے 130 اوراق تھے تو ان میں سے میں نے 80 اوراق ایسے شمار کیے جو کہ کتاب وسنت کے خلاف تھے امام ابو محمدؒ (ابن ابی حاتم) نے کہا اس کی وجہ یہ ہے کہ بنیادی ہی غلط تھی تو جو مسائل ان سے نکالے گئے تو وہ بھی غلط ہی رہے۔

سند کی تحقیق :

1۔ محمد بن عبداللہ بن حکم : تقدم فی رقم ص 104)

# امام علی بن عاصمؒ

(ولادت 105ھ متوفی 201ھ)

1۔ حدثنی ابوالفضل نا یحییٰ بن ایوب نا علی بن عاصم قال حدثت ابا حنفیۃ بحدیث فی النکاح اوفی الطلاق، قال ھذا قضاء الشیطان (اسنادہ صحیح) (کتاب السنۃ جلد اول ص 226)

ترجمہ: امام علی بن عاصمؒ نے کہا میں نے ابو حنیفہ سے نکاح یا طلاق کے بارے میں حدیث بیان کی تو ابو حنیفہ نے کہا یہ شیطان کا فیصلا ہے۔ (معاذاللہ)

سند کی تحقیق:

1۔ ابوالفضل الخراسانی: ھو ھاشم بن لیث الجوھری نزیل بغداد و قال امام محمد بن مخلد کان ثقۃ ثبتا متقنا حافظا (تاریخ بغداد جلد 8 ص 245)

2۔ یحییٰ بن ایوب: المقابری البغدادی العابد ثقۃ (تقریب التھذیب ص 373)

# شیخ الاسلام امام علی بن مدینیؒ

(ولادت 161ھ متوفی 234ھ)

1۔ امام علی بن مدینیؒ نے انہوں نے امام سفیان بن عیینہؒ سے کہ امام بن عیینہؒ نے ابو حنیفہ کے سامنے یہ حدیث البیعان بالخیار مالم یتفرقا بیان کی تو ابو حنیفہ نے کہا اگر خرید فروخت کرنے والے کشتی میں بیٹھے ہوں تو وہ جدا کیسے ہوں گے تو امام علی بن مدینیؒ نے کہا "ان اللہ سائلہ عما قال" ترجمہ: بے شک ابو حنیفہ نے جہ کہا

ہے اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں اس سائے پوچھ لے گا (السنن الکبری جلد 8 ص 272) اس روایت کی سند صحیح ہے خود محمد بن زاہد بن حسن کوثری نے اس روایت کی سند پر کوئی جرح نہیں کی دیکھے (تانیب الخطیب ص 218) اور ویسے بھی امام ابن عیینہ سے یہ واقعہ صحیح سند سے مذکور ہے اس لیے محمود الحسن دیوبندی حنفی کو کہنا پڑا کہ "خیار مجلس" کا مسئلا اہم مسائل میں سے ہے اور ابو حنیفہ نے اس میں جمہور اور اکثر متقدمین و متاخرین کی مخالفت کی ہے۔ (اسباب اختلاف الفقھا ص 87 و تقریر ترمذی ص 39)

## امام عبداللہ بن مبارکؒ

(ولادت 118ھ متوفی 181ھ)

1۔ حدثنی محمد بن إبی عتاب الاعین حدثنا إبراھیم بن شماس قال صحبت ابن المبارک فی السفینۃ فقال اضربوا علی حدیث إبی حنیفۃ قال قبل إن یموت ابن المبارک ببضعۃ عشر یوما (اسنادہ صحیح) (کتاب السنۃ جلد اول ص 214)

ترجمہ: امام ابراہیم بن شماسؒ نے کہا میں امام عبداللہ بن مبارکؒ کیساتھ ایک کشتی میں تھا انھوں (بن مبارکؒ) نے کہا ابو حنیفہ کی حدیث کو چھوڑ دو۔ امام ابراھیم بن شماسؒ نے کہا یہ بات امام عبداللہ بن مبارکؒ نے اپنی وفات سے چند دن پہلے کی۔

سند کی تحقیق:

1۔ محمد بن ابی عتاب الاعین۔ امام ذھبیؒ نے کہا محمد بن ابی عتاب بلند پایہ حافظ حدیث اور ایک تجربہ کار عالم تھے۔ امام ابن حبان نے ان کی توثیق کی ہے۔ امام احمد بن حنبل نے جب ان کو وفات کی خبر سنی تو کہا میں ان پر

رشک کرتا ہوں فوت ہوگئے اور حدیث کے سوا کسی دوسرے علم کی طرف نظر اٹھا کر نہیں دیکھا (تذکرۃ الحفاظ جلد اول ص 398،399)

2۔ابراھیم بن شماس الغازی ابو اسحاق السمرقندی نزیل بغداد ثقۃ ( تقریب التھذیب ص 20)

2 حدثنی عبداللہ بن اِحمد بن شبویہ قال سمعت عبدان یقول سمعت سفیان بن عبدالملک یقول سمعت عبداللہ بن المبارک یقول فی مسائۃ لأبی حنیفۃ قطع الطریق احیانا احسن من ہذا. (اسنادہ صحیح ) کتاب السنۃ جلد اول ص 214)

ترجمہ : امام عبداللہ بن مبارکؒ ابو حنیفہ کے ایک مسئلہ کے بارے میں کہہ رہے تھے بسا اوقات ڈاکہ ڈال لینا اس سے بہتر ہے۔

سند کی تحقیق:

1۔ عبداللہ بن احمد بن شبویہ : امام ابن حبان نے کہا عبداللہ بن احمد مستقیم الحدیث تھا (کتاب الثقات جلد 8 ص 366، تاریخ بغداد جلد 9 ص 371)

2۔ عبدان : ھو عبداللہ بن عثمان بن جبلۃ ابو عبدالرحمٰن المروزی الملقلب عبدان ثقۃ حافظ ( تقریب التھذیب ص 181)

3۔سفیان بن عبدالملک المروزی من کبار اصحاب ابن المبارک ثقۃ ( تقریب التہذیب ص 128)

3۔ سمعت اسحاق بن ابراھیم یقول قال ابن مبارک کان ابو حنیفہ یتیم فی الحدیث (اسنادہ صحیح ) ( مختصر قیام الیل ص 212 باب ذکر الوتر بثلاث عن الصحابۃ التابعین)

ترجمہ : امام عبداللہ بن مبارکؒ نے کہاابو حنیفہ حدیث میں یتیم تھا۔

سند کی تحقیق :

1۔اسحاق بن ابراھیم بن مخلد الحنظلی ابو محمد بن راھویہ المروزی ثقۃ حافظ مجتھد ( تقریب التھذیب ص 27) امام محمد بن اسلم طوسیٰ نے کہا اسحاق سب لوگوں سے بڑے عالم تھے۔اگر سفیان ثوری، حماد بن زید، اور حماد بن سلمہ زندہ ہوتے تو ان کے محتاج ہوتے۔امام احمد بن حنبلؒ نے کہا مجھے عراق میں اسحاق کا نظیر معلوم نہیں ہے۔امام سنائی نے کہا اسحاق ثقہ مامون اور امام تھے (تذکرۃ الحفاظ جلد اول ص 325) امام ولی الدین نے کہا آپ کی ذات حدیث و فقہ اور اتقان اور صدق اور پرہیزگاری کی جامع تھی (الکمال اسماء الرجال ص 90)

4 حدثنی عبدۃ بن عبد الرحیم سمعت إبا الوزیر محمد بن إعین رضی اللہ عنہ وصی ابن المبارک قال دخل رجل من إصحاب عبد الکریم علی ابن المبارک والدار غاصۃ بأصحاب الحدیث فقال یا إبا عبد الرحمٰن مسألۃ کذا و کذا قال فروی ابن المبارک فیہ إحادیث عن النبی ﷺ وإصحابہ فقال الرجل یا إبا عبد الرحمٰن قال إبو حنیفۃ خلاف ہذا فغضب ابن المبارک و قال إروی لک عن النبی ﷺ وإصحابہ تاتینی برجل کان یری السیف علی إمۃ محمد ﷺ (اسنادہ صحیح ) (کتاب السنۃ جلد اول ص 213)

ترجمہ : امام ابن اعینؒ نے کہا ایک آدمی عبد الکریم کے ساتھیوں میں سے امام عبداللہ بن مبارکؒ کے پاس آیا اور مجلس اصحاب حدیث سے بھری ہوئی تھی تو اس نے کہا اے ابو عبدالرحمٰنؒ (ابن مبارکؒ کی کنیت) یہ مسئلا کس طرح ہے تو امام عبداللہ بن مبارکؒ نے اس سے مسئلہ میں اصحابہ رضی اللہ عنہم اور آپ ﷺ سے احادیث بیان کی۔ تو اس آدمی نے کہا ابو حنیفہ ان حدیث کے خلاف کہتا ہے تو امام عبداللہ بن مبارکؒ غصہ میں آگے اور کہا میں تجھے نبی ﷺ کی اور آپ کے اصحاب رضوان اللہ علیھم اجمعین کی بات بیان کرتا ہوں اور تو مجھ سے ایسے شخص کی بات بیان کرتا ہے جو اس امت محمد ﷺ پر تلوار کو جائز سمجھتا ہے۔ (یعنی قتل کرنا)

سند کی تحقیق:

1۔ عبدۃ بن عبدالرحیم: المروزی ثقۃ (الکاشف جلد 2 ص 196)

2۔ ابوالوزیر محمد بن اعین المروزی خادم ابن مبارک ثقۃ (تقریب التھذیب ص 291)

5 اخبرنا محمد بن عبداللہ الحنائی اخبرنا محمد بن عبداللہ الشافعی حدثنا محمد بن اسماعیل السلمی حدثنا ابوتوبۃ الربیع بن نافع حدثنا عبداللہ بن مبارک قال من نظر فی کتاب الحیل لابی حنیفۃ احل ماحرم اللہ وحرم مااجل اللہ (اسنادہ صحیح) (الخطیب فی تاریخ بغدادی جلد 13 ص 426)

ترجمہ: امام عبداللہ بن مبارکؒ نے کہا ابو حنیفہ کی کتاب الحیل کو جو بھی دیکھے گا۔ (وہ پائے گا) کے حلال قرار دیا ہے (ابو حنیفہ نے) اس چیز کو جس کو اللہ نے حرام کہا ہے اور حرام قرار دیا ہے (ابو حنیفہ نے) اس چیز کو جس کو اللہ نے حلال کہا ہے۔

سند کی تحقیق:

1۔ محمد بن عبداللہ الحنائی: ثقۃ مامون زاھد (تاریخ بغداد جلد 2 ص 336)

2۔ محمد بن عبداللہ الشافعی: امام ذھبیؒ نے کہا محمد بن عبداللہ بغداد کے رہنے والے حجت، حافظ حدیث اور محدث عراق تھے۔ امام خطیب نے کہا آپ قابل اعتماد اور پختہ کار تھے۔ امام دارقطنی نے ان کے متعلق پوچھا گیا تو کہا ثقہ اور مامون تھے انے زمانہ میں ان سے زیادہ قابل اعتماد کوئی نہیں تھا (تذکرۃ الحفاظ جلد 2 ص 606)

3۔ ابوتوبۃ: ھو ربیع بن نافع ابوتوبۃ الحلبی نزیل طرسوس ثقۃ حجۃ عابد (تقریب التہذیب ص 101)

6 حدثنی القاسم بن محمد الخراسانی حدثنا عبدان عن ابن المبارک قال ماکان علی ظھر الأرض مجلس إحب إلی من مجلس سفیان الثوری کنت إذا شئت إن تراہ مصلیا رایتہ وإذا شئت إن تراہ فی ذکر اللہ عزوجل رایتہ وکنت إذا شئت إن تراہ فی الغامض من الفقہ رایتہ وإما مجلس لا إعلم إنی شہدتہ صلی فیہ علی النبی ﷺ قط فمجلس ثم سکت ولم یذکر

فقال یعنی مجلس اِبی حنیفۃ۔ (اسنادہ صحیح) (کتاب السنۃ جلد اول ص 213،214) اخرجہ امام المحدثین امام بخاری قال لنا عبدان عن ابن مبارک بہ (تاریخ الکبیر للبخاری ج 2 ص 92 وتاریخ الصغیر اللبخاری ص 182)

ترجمہ: امام عبداللہ بن مبارکؒ نے کہا ارضی پر کوئی ایسی مجلس نہیں جو میرے نزدیک امام سفیان ثوریؒ کی مجلس سے زیادہ محبوب ہو اگر تم امام سفیان ثوریؒ کو نماز کی حالت میں دیکھنا چاہو تو تم انہیں دیکھ سکتے ہو۔ اور اگر تم ان کو اللہ کے ذکر میں مشغول پانا تو تم انہیں ایسی حالت میں بھی پاسکتے ہو۔ اور اگر تم فقہی مسائل میں غورہ خوض کرتے ہوئے دیکھنا چاہتے ہو تو تم ان کو ایسے بھی دیکھ سکتے ہو مگر میں جب بھی ابو حنیفہ کی مجلس میں گیا ہوں۔ تو وہاں میں نے نبی ﷺ پر درود نہیں سنا۔

سند کی تحقیق:

پہلی سند:

1۔ قاسم بن محمد الخراسانی المروزی: ثقۃ (تاریخ بغداد جلد 12 ص 431)

2۔ عبدان: ھو عبداللہ بن عثمان بن جبلۃ ابو عبدالرحمٰن المروزی الملقلب عبدان ثقۃ حافظ (تقریب التھذیب ص 181)

دوسری سند:

1۔ عبدان: ھو عبداللہ بن عثمان بن جبلۃ ابو عبدالرحمٰن المروزی الملقلب عبدان ثقۃ حافظ (تقریب التھذیب ص 181)

7۔ حدثنا اسحاق بن راھویہ قال نا وکیع ان اباحنیفۃ قال ما بالہ ترفع یدیہ عند کل رفع وخفض ایریدان یطیر فقال لہ عبداللہ بن مبارک ان کان یریدان یطیر اذا افتتح فانہ یریدان یطیر اذاخفض ورفع (اسنادہ صحیح) (کتاب تاویل

مختلف الحدیث ص 39) اخرجہ امام عبداللہ بن حنبل فی کتاب السنۃ جلد اول ص 59 والخطیب فی تاریخ بغداد جلد 13 ص 405،406 وامام المحدثین امام بخاری فی جزرفع الیدین ص 60)

ترجمہ: امام وکیعؒ کہتے ہیں ابو حنیفہ نے امام عبداللہ بن مبارکؒ سے کہا تجھے کیا ہے؟ کہ (نماز میں) رکوع کرتے اور رکوع سے اٹھتے وقت ہاتھوں کو اٹھاتا ہے۔ کیا اڑنے کا ارادہ ہے (طنزا) امام عبداللہ بن مبارکؒ نے کہا اگر تم نماز شروع کرے وقت ہاتھوں کو اٹھاتے وقت اڑنے کا ارادہ رکھتے ہو تو میں بھی رکوع کرتے اور رکوع سے اٹھتے وقت اڑنا چاہتا ہوں۔

سند کی تحقیق:

1۔اسحاق بن ابراھیم بن مخلد الحنظلی ابو محمد بن راھویہ المروزی ثقۃ حافظ مجتھد (تقریب التھذیب ص 27) امام محمد بن اسلم طوسیٰ نے کہا اسحاق سب لوگوں سے بڑے عالم تھے۔اگر سفیان ثوری، حماد بن زید، اور حماد بن سلمہ زندہ ہوتے تو ان کے محتاج ہوتے۔امام احمد بن حنبلؒ نے کہا مجھے عراق میں اسحاق کا نظیر معلوم نہیں ہے۔امام سنائی نے کہا اسحاق ثقہ مامون اور امام تھے (تذکرۃ الحفاظ جلد اول ص 325) امام ولی الدین نے کہا آپ کی ذات حدیث و فقہ اور اتقان اور صدق اور پرہیز گاری کی جامع تھی (الکمال اسماء الرجال ص 90)

## امام عبداللہ بن ابی داودؒ

(ولادت 230ھ متوفی 313ھ)

1۔ سمعت بن اِبی داود یقول الوقیعۃ فی اِبی حنیفۃ جماعۃ من العلماء لان امام البصرۃ اِیوب السختیانی وقد تکلم فیہ واِمام الکوفۃ الثوری وقد تکلم فیہ وامام الحجاز مالک وقد تکلم فیہ وامام مصر اللیث بن سعد وقد تکلم فیہ وامام الشام الأوزاعی

وقد تکلم فیہ وامام خراسان عبد اللہ بن المبارک وقد تکلم فیہ فالوقیعۃ فیہ إجماع من العلماء فی جمیع الأفاق (الکامل فی ضعفاء الرجال ج 7 ص 2476)

ترجمہ: امام عبد اللہ بن ابی داؤد نے کہا ابو حنیفہ پر جرح کرنے میں تمام محدثین کا اجماع ہے اس لئے کہ بصرہ کے امام ایوب السختیانی نے ابو حنیفہ پر جرح کی ہے اور کوفہ کے امام سفیان ثوریؒ نے ابو حنیفہ پر جرح کی ہے اور حجاز کے امام مالک بن انسؒ نے ابو حنیفہ پر جرح کی ہے۔ اور مصر کے امام لیث بن سعدؒ نے ابو حنیفہ پر جرح کی ہے اور شام کے امام اوزاعیؒ نے ابو حنیفہ پر جرح کی ہے اور خراسان کے امام عبد اللہ بن مبارکؒ نے ابو حنیفہ پر جرح کی ہے پس تمام اطراف کے محدثین کا ابو حنیفہ پر جرح کرنے میں اجماع ہے۔

## امام عبد اللہ بن زبیر الحمیدیؒ

(متوفی 219ھ)

1۔ قال الحمیدی فرجل لیس عندہ سنن عن رسول اللہ ﷺ ولا عن اصحابہ فی المناسک وغیرھا کیف تھلا احکام اللہ فی المورایث والفرائض والزکوۃ والصلوٰۃ وامور الاسلام (تاریخ الصغیر للبخاری ص 186)

ترجمہ: امام المحدثین امام بخاریؒ اپنے استاد امام عبد اللہ بن زبیر الحمیدیؒ سے ابو حنیفہ کے متعلق لکھتے ہیں امام عبد اللہ بن زبیر الحمیدیؒ نے کہا کہ جس شخص (ابو حنیفہ) کے پاس رسو اللہ ﷺ کی حدیثین اور صحابہ رضی اللہ عنھم کے آثار اور مناسک وغیرہ میں نہ ہوں ایسے شخص کی بات احکام اللہ میں مثل میراث، اور فرائض اور زکوۃ اور نماز وغیرہ امور اسلام میں کیونکر قبول کی جائے۔

2۔ حدثنی ہارون بن عبداللہ حدثنا عبداللہ بن الزبیر الحمیدی حدثنا حمزۃ بن الحارث بن عمیر من آل عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ عن ابیہ قال سمعت رجلا یسائل ابا حنیفۃ فی المسجد الحرام عن رجل قال اشہد ان الکعبۃ حق ولکن لا ادری ہل ہی ہذہ ام لا فقال مؤمن حقا وسائلہ عن رجل قال اشہد ان محمد ابن عبداللہ نبی ولکن لا ادری ہو الذی قبرہ بالمدینۃ ام لا فقال مؤمن حقا۔

قال الحمیدی من قال ہذا فقد کفر۔

قال الحمیدی وکان سفیان بن عیینۃ یحدث عن حمزۃ بن الحارث۔

حدثنی ہارون حدثنا الحمیدی حدثنا مؤمل بن إسماعیل عن الثوری رحمہ اللہ بنحو حدیث حمزۃ (اسنادہ صحیح) (کتاب السنۃ جلد اول ص 194،195) اخرجہ خطیب فی تاریخ بغداد جلد 13 ص 374)

ترجمہ: امام حارث بن عمیرؒ نے کہا کہ ایک آدمی نے مسجد الحرام میں ابو حنیفہ سے کسی ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا جو کہتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ کعبہ برحق ہے لیکن میں نہیں جانتا کہ وہ یہی ہے جو مکہ میں ہے یا کوئی اور؟ ابو حنیفہ نے کہا وہ پکا مومن ہے اور اسی طرح اس نے ایک اور آدمی کے بارے میں پوچھا جو کہتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد بن عبداللہ ﷺ نبی ہے لیکن نہیں جانتا کہ وہ وہی ہے جن کی قبر مدینہ میں ہے یا کوئی اور؟ ابو حنیفہ نے کہا پکا مومن ہے امام عبداللہ بن زبیر الحمیدیؒ نے کہا جس نے یہ عقائد رکھے وہ کافر ہے۔

سند کی تحقیق:

پہلی سند:

1۔ ھارون بن عبداللہ بن مروان البغدادی ابو موسی الحمال البزار ثقۃ (تقریب التھذیب ص 361)

2۔ عبداللہ بن زبیر بن عیسی القرشی الحمیدی المکی ابو بکر ثقۃ حافظ فقیہ اجل اصحاب ابن عیینہ (تقریب التھذیب ص 173) وانظر ایضا ص 53

3۔ حمزۃ بن حارث بن عمیر العدوی مولاھم ابو عمارۃ البصری نزیل مکۃ ثقۃ (تقریب التھذیب ص 83)

4۔ حارث بن عمیر البصری ثقہ و قال امام ابن معین وامام ابو حاتم ثقۃ (الکاشف جلد اول ص 140، 139)

دوسری سند:

1۔ ھارون بن عبداللہ بن مروان البغدادی ابو موسی الحمال البزار ثقۃ (تقریب التھذیب ص 361)

2۔ مؤمل بن اسماعیل ابو عبدالرحمٰن البصری حافظ عالم یخطی وثقۃ ابن معین و قال ابو حاتم صدوق شدید فی السنۃ (المیزان الاعتدال جلد 4 ص 228)

3۔ الثوری: ھو سفیان بن سعید بن مسروق الثوری ابو عبداللہ الکوفی ثقۃ فقیہ عابد امام حجۃ (تقریب التھذیب ص 128)

3۔ اخبرنا ابن زرق اخبرنا عثمان بن احمد حدثنا حنبل بن اسحاق قال سمعت الحمیدی یقول لابی حنیفۃ اذا کناہ ابو جنیفۃ لایکنی عن ذالک ویظھرہ فی المساجد الحرام فی حلقتہ والناس حولہ (اسنادہ صحیح) (تاریخ بغداد جلد 13 ص 431)

ترجمہ: امام احمد بن اسحاقؒ نے کہا کہ میں نے ابو حمیدیؒ کو سنا کہ جب وہ ابو حنیفہ کی کنیت بیان کرتے تو ابو جیفہ (مردار کا باپ) کہتے اور اس کو چھپاتے نہ تھے اور مسجد حرام میں اپنے حلقہ میں اس وقت ظاھر کرتے جب کہ لوگ اس کے ارد گرد ہوتے تھے۔

سند کی تحقیق:

1۔ ابن زرق: ثقۃ صدوق (تاریخ بغداد جلد اول ص 351)

2۔ عثمان بن احمد الدقاق: ثقۃ (مستدرک الحاکم جلد اول ص 188)

3۔ حنبل بن اسحاق بن حنبل شیبانی: امام ذھبیؒ نے کہا امام حنبل بن اسحاق قابل اعتماد حافظ حدیث تھے اور امام احمد بن حنبل کے چچازاد بھائی اور شاگرد رشید تھا ے امام خطیب نے کہا ثقہ اور ثبت تھے (تذکرۃ الحفاظ جلد اول ص 427)

# امام عبداللہ بن نمیرؒ

(ولادت 118ھ متوفی 199ھ)

1۔ حدثنا محمد بن ایوب قال حدثنا محمد بن عبداللہ بن نمیر قال سمعت ابو قال ادرکت الناس مایکتبون الحدیث عن ابی حنیفۃ فکیف الرای؟ (اسنادہ صحیح) (کتاب الضعفاء الکبیر جلد 4 ص 283 اخرجہ الخطیب فی تاریخ بغداد جلد 13 ص 444)

ترجمہ: امام عبداللہ بن نمیرؒ نے کہا کہ میں نے لوگوں کو پایا کہ وہ ابو حنیفہ سے حدیث نہیں لکھتے تھے تو وہ اس کی فقہ کیسے لکھتے ہوں گے؟

سند کی تحقیق:

1۔ محمد بن ایوب بن یحییٰ بن ضریس: امام ذھبیؒ نے کہا آپ رے کے رہنے والے جلیل القدر حافظ حدیث اور کتاب فضائل القرآن کے مصنف ہیں۔ امام عبدالرحمٰن بن ابی حاتم اور امام خلیلی نے ان کی توثیق کی ہے اور کہا ہے یہ محدث ابن محدث ہیں (تذکرۃ الحفاظ جلد اول ص 453)

2۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر المدانی الکوفی ابو عبدالرحمٰن ثقۃ حافظ فاضل (تقریب التھذیب ص 306) امام ابو حاتمؒ نے کہا ثقہ اور حجت ہیں امام نسائی نے کہا ثقہ اور مامون ہیں (تذکرۃ الحفاظ جلد اول ص 329)

محمد بن عبداللہ بن نمیر المدانی الکوفی ابو عبدالرحمٰن ثقۃ حافظ فاضل (تقریب التھذیب ص 306) امام ابو حاتمؒ نے کہا ثقہ اور حجت ہیں امام نسائی نے کہا ثقہ اور مامون ہیں (تذکرۃ الحفاظ جلد اول ص 329)

## امام عبدالرزاق بن ہمامؒ

(ولادت 126 ھ متوفی 211ھ)

1۔ حدثنی محمد بن عبدالملک بن زنجویہ ثنا عبدالرزاق و قیل لہ ابو حنیفہ مرجی؟ فقال انی حقا (اسنادہ صحیح)
(کتاب السنۃ جلد اول ص 225)

ترجمہ: امام عبدالرزاق سے کہا گیا ابو حنیفہ مرجی تھا تو انھوں نے کہا توں نے حق بات کہی۔

سند کی تحقیق:

1۔ محمد بن عبدالملک بن زنجویہ البغدادی ابو بکر الغزال ثقۃ (التقریب التھذیب ص 309)

## امام عبدالرحمٰن بن مہدیؒ

(ولادت ف 135ھ متوفی 198ھ)

1۔ حدثنی محمد بن بشار قال سمعت عبدالرحمٰن بن مھدی یقول بین ابی حنیفۃ و بین الحق حجاب (اسنادہ صحیح)
(کتاب المرفعۃ والتاریخ ج 2 ص 784) اخرجہ الخطیب فی تاریخ بغداد جلد 13 ص 432 العقیلی کتاب الضعفاء الکبیر جلد 4 ص 284)

ترجمہ: امام محمد بن بشارؒ نے کہا میں نے امام عبدالرحمٰن بن مہدیؒ سے سنا انہون نے کہا کہ ابو حنیفہ اور حق کے درمیان پردہ حائل ہے۔

سند کی تحقیق:

1۔ محمد بن بشار بن عثمان العبدی البصری ابو بکر بندار ثقۃ (تقریب التھذیب ص 291) قال الخطیب: کان یحفظ حدیثہ و قال العجلی بندار ثقۃ کثیر الحدیث و قال ابو حاتم صدوق قال النسائی لا باس بہ (خلاصہ تذھیب تھذیب الکمال جلد 2 ص 384)

## امام عمرو بن علیؒ

(ولادت 165 ھ متوفی 249 ھ)

1۔ قال عمرو بن علی و ابو حنیفۃ صاحب الرای و اسمہ نعمان بن ثابت لیس یحافظ مضطرب الحدیث واھی الحدیث (الکامل فی ضعفاء الرجال جلد 7 ص 2473) اخرجہ الخطیب فی تاریخ بغداد جلد 13 ص 450،451)

ترجمہ: امام عمرو بن علیؒ نے کہا ابو حنیفہ صاحب الرای تھا اور اس کا نام نعمان بن ثابت تھا حافظ نہیں تھا بلکہ مضطرب الحدیث واہی الحدیث تھا۔

## امام عثمان البتیؒ

(متوفی 143ھ)

1۔ حدثنی احمد بن ابراھیم حدثنا معاذ بن معاذ سمعت عثمان البتی یقول زات یوم ویل ابی حنیفۃ ھذا ما یخطیء مرۃ فیصیب (اسنادہ صحیح) (کتاب السنۃ جلد اول ص 191)

ترجمہ: امام عثمان البتیؒ نے کہا ابو حنیفہ کے لئے ہلاکت ہو نہیں وہ غلطی کرتا کہ پھر وہ اصلاح کرے۔

سند کی تحقیق:

1۔ احمد بن ابراھیم الدورقی بن کثیر بن زید الدورقی البغداری ثقۃ حافظ (تقریب التھذیب ص 11)

2۔ معاذ بن معاذ بن نضر ابو المثنی العنبری البصری القاضی ثقۃ متقن (تقریب التھذیب ص 340)

## امام عبدالوارث بن سعیدؒ

(ولادت 102ھ متوفی 180ھ)

1۔ حدثنا ایوب بن اسحاق نا ابو معمر عن عبدالوارث بن سعید قال سالت اباحنیفۃ او سئل ابو حنیفۃ عن الوتر فقال فریضۃ فقلت او فقیل لہ حکم الفرض؟ قال خمس صلوات فقیل لہ فما تقول فی الوتر؟ قال فریضۃ فقلت او فقیل لہ انت لا تحسن الحساب (اسنادہ صحیح) (صحیح ابن خزیمہ ج 2 ذکر الوتر وما فیہ من السنن حدیث نمبر 1069 ص 252)

ترجمہ: امام عبدالوارث بن سعیدؒ کہتے ہیں کہ میں نے ابو حنیفہ سے وتر کے بارے میں پوچھا یا اس سے اس کے بارے میں پوچھا گیا تو ابو حنیفہ نے کہا کہ فرض ہے سو میں نے کہا یا اس سے کہا گیا کہ فرض نمازیں کتنی

ہیں؟ کہا پانچ نمازیں فرض ہیں تو پھر کہا گیا کہ تم وتر کہ بارے میں کیا کہتے ہو؟ ابو حنیفہ نے کہا فرض ہے۔ پس میں نے کہا یا ان سے کہا گیا کہ تم حساب میں اچھے نہیں ہو۔

سند کی تحقیق:

1۔ ایوب بن اسحاق: صدوق (الجرح والتعدیل جلد 2 ص 241)

2۔ ابو معمر: ھو اسماعیل بن ابراھیم بن معمر بن الحسن الھلالی ابو معمر القطیعی ثقۃ مامون (تقریب التھذیب ص 31،32)

## امام فضیل بن عیاضؒ

(ولادت 107ھ متوفی 187ھ)

امام فضیل بن عیاضؒ کہتے تھے اور اصحاب الرائے (ابو حنیفہ) نے کہا نماز اور روزہ اور کوۃ اور کوئی بھی فرض کام ایمان سے نہیں ہے۔ اللہ عزوجل پر افتراء بہتان باندھتے ہوئے اور اس کی کتاب (القرآن) اور اس کے رسول ﷺ کی سنت کا خلاف کرتے ہوئے اور اگر بات اسی طرح ہوتی (یعنی ایمان صرف قول کا نام ہے) جیسے یہ کہتے ہیں ابو بکر صدیقؓ مرتد ہو جانے والوں سے نہ لڑتے۔ (کتاب السنۃ جلد اول ص 374،376)

## امام دار الھجرۃ شیخ الاسلام امام مالک بن انسؒ

(ولادت 93ھ متوفی 179ھ)

1۔ حدثنی منصور بن ابی مزاحم سمعت مالک بن انس زکرا ابا حنیفۃ فذکرہ بکلام سوء و قال کا دالدین و قال من کا دالدین فلیس من الدین (اسنادہ صحیح) (کتاب السنۃ جلد اول ص 199) امام العقیلی فی کتاب الضعفاء الکبیر ج 4 ص 281)

ترجمہ: امام منصور بن ابی مزاحمؒ نے کہا میں نے امام مالک بن انسؒ کو ابو حنیفہ کا ذکر برے کلام کے ساتھ کرتے سنا اور امام مالک بن انسؒ نے کہا کہ ابو حنیفہ نے دیں کو نقصان پہنچایا اور کہا جو دین کو نقصان پہنچائے اس کا کوئی دین نہیں۔

سند کی تحقیق:

1۔ منصور بن ابی مزاحم بشیر الترکی ابو نصر بغدادی الکاتب ثقۃ (تقریب التھذیب ص 348)

2۔ حدثنی ابو معمر عن الولید بن مسلم قال قال مالک بن انس ایذکر ابو حنیفۃ ببلدکم؟ قلّت نعم قال ینبغیی لبلدکم ان یسکن (اسنادہ صحیح) (کتاب السنۃ جلد اول ص 199) (اخرجہ امام العقیلی فی کتاب الضعفاء الکبیر ج 4 ص 81 وابن عدی الکامل فی ضعفاء الرجال جلد 7 ص 2473)

ترجمہ: امام ولید بن مسلمؒ نے کہا کہ مجھے امام مالک بن انسؒ نے کہا کہ تمہارے شہر میں ابو حنیفہ کا چرچا ہے۔ میں نے کہا ہاں امام مالکؒ نے کہا مناسب نہیں کہ تمہارے شہر میں سکونت اختیار کی جائے۔

اسناد تحقیق:

1۔ ابو معمر: ھو اسماعیل بن ابراھیم بن معمر بن الحسن الھلالی ابو معمر القطیعی ثقۃ مامون (تقریب التھذیب ص 32،31)

2۔ ولید بن مسلم ابو العباس الدمشقی قال امام ذھبی الحافظ، عالم اھل الشام و قال امام ابن سعد ولید بن مسلم کثیر الحدیث و کثیر العلم و قال علی بن مدینی ما رایت من اشامین مثلہ و قال ابن عدی ثقۃ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول ص 236،237)

3۔ سمعتُ إبي رحمہ اللہ یقول قال عبداللہ بن إدریس قلّت لمالک بن إنس کان عندنا علقمۃ والاسود فقال قد کان عندکم من قلب الامر ہکذا و قلب إی بطن کفہ علی ظاہرہا یعنی إبا حنیفۃ (اسنادہ صحیح) (کتاب السنۃ جلد اول ص 220) اخرجہ الخطیب فی تاریخ بغداد ج 13 ص 422 باسناد صحیح)

ترجمہ: امام عبداللہ بن ادریسؒ کہتے ہیں کہ میں امام مالک بن انسؒ کے کہا ہمارے پس علقمہ اور اسود جیسے ہیں تو امام مالکؒ نے کہا تمہارے پاس ابو حنیفہ بھی ہے۔ جس نے تمام امر کو الٹ کر رکھ دیا ہے۔

سند کی تحقیق:

1۔ احمد بن حنبل ابو عبداللہ احد الائمہ ثقۃ حافظ فقیۃ حجۃ (تقریب التھذیب ص 16)

2۔ عبداللہ بن ادریس بن یزید بن عبدالرحمٰن الاودی ابو محمد الکوفی ثقۃ فقیہ عابد (تقریب التھذیب ص 167) امام ذھبیؒ نے کہا آپ حجت، محدثین کے پیشوا اور کوفہ کے بلند پایہ عالم تھے۔ امام یعقوب بن شیبہ نے کہا عالم فاضل تھے۔ امام ابو حاتم نے کہا آپ مسلمانوں کے اماموں میں سے ایک امام تھے اور حجت تھے۔ کہتے ہیں ان کے زمانے میں کوفہ میں ان سے زیادہ عبادت کرنے والا کوئی نہیں تھا۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول ص 223)

4۔ ثنا ابن ابی داؤد حد ثنا ربیع بن سلیمان الحیری عن الحارث بن مسکین عن ابن قاسم قال قال ملک الداء العضال الھلاک فی الدین وابو حنیفۃ من الداء العضال (اسنادہ صحیح) (الکامل فی ضعفاء الرجال ج 7 ص 2473)

ترجمہ: امام مالک بن انسؒ نے کہا چھوت دار بیماری دین کے لیے ہلاکت ہے اور ابو حنیفہ بھی اسلام کے لیے چھوت دار بیماری ہے۔

سند کی تحقیق:

1۔ ابن ابی داؤد: ھو عبداللہ بن ابی داؤد ابو بکر الازدی: آپ نامور فقیہ ممتاز عالم اور بلند پایہ حافظ حدیث تھے۔ امام دارقطنی نے کہا ثقہ تھے (تذکرۃ الحفاظ جلد اول ص 527،528)

2۔ ربیع بن سلیمان بن داؤد الجیزی المرادی ابو محمد البصری الاعرج ثقۃ (تقریب التھذیب ص 101)

3۔ حارث بن مسکین بن محمد بن یوسف ابو عمرو البصری ثقۃ مامون فقیہ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول ص 374)

4۔ عبدالرحمٰن بن قاسم بن خالد بن جنادۃ العتقی ابو عبداللہ البصری افقیہ صاحب مالک ثقۃ (تقریب التھذیب ص 208)

## امام محمد بن سعدؒ

(ولادت 185ھ متوفی 230ھ)

1۔ امام محمد بن سعدؒ کہتے ہیں ابو حنیفہ اصحاب الرائے میں سے تھا اور حدیث میں ضعیف تھا (طبقات ابن سعد جلد 6 ص 389)

## امام محمد بن نصر المروزیؒ

(ولادت 204ھ متوفی 296ھ)

1۔ قال محمد بن نصر وزعم النعمان ان الوتر ثلاث رکعات لا یجوز ان یزاد علی ذلک ولا ینقص منہ فمن اوتر بواحدۃ فوترہ فاسد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وقولہ ھذا خلاف للاخبار الثابتۃ عن رسول اللہ ﷺ واصحابہ وخلاف لما اجمع علیہ اھل العلم وانما اتی من قلۃ معرفتہ بالاخبار وقلۃ مجالستہ للعلماء (مختصر قیام اللیل ص 212)

ترجمہ: امام محمد بن نصرؒ نے کہا ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کا خیال ہے کہ وتر تین رکعات ہیں۔ نہ اس سے زائد جائز ہیں اور نہ ہی کم جو کوئی ایک وتر پڑھتا ہے اس کی نماز وتر فاسد ہے (امام محمد بن نصرؒ نے کہا) اور اسکی بات رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب سے ثابت شدہ باتوں کے خلاف ہے اور جس پر اہل علم کا اتفاق ہے اس کے بھی خلاف ہے اور اس نے یہ بات صرف احادیث میں کم علمی اور علماء کے ساتھ کم بیٹھنے کی وجہ سے کی۔

## امام مسلم بن حجاجؒ

(ولادت 204ھ متوفی 261ھ)

1۔ قال مسلم ابو حنیفۃ النعمان بن ثابت صاحب الرای مضطرب الحدیث لیس لہ کبیر حدیث صحیح۔ (کتاب الکنیٰ المسلم ص 310) (اخرجہ الخطیب فی تاریخ بغداد جلد 13 ص 451)

ترجمہ: امام مسلم نے کہا نعمان بن ثابت ابو حنیفہ صاحب الرائے مضطرب الحدیث ہے اور اس کی زیادہ روایات صحیح نہین ہیں۔

## امام نسائی

(ولادت 215ھ متوفی 303ھ)

1۔ و قال النسائی ابو حنیفۃ لیس بقوی فی الحدیث وھو کثیر الغلط والخطا علی قلۃ روایتہ (کتاب الضعفاء والمتروکین ص 310)

ترجمہ: امام نسائی کہتے ہیں ابو حنیفہ حدیث میں قوی نہیں اور بہت کم روایات بیان کرنے کے باوجود اکثر غلطیاں کر جاتا ہے۔

## امام ہشیم بن بشیر الواسطیؒ

(ولادت 104ھ متوفی 183ھ)

1۔ حدثنی ابو الفضل الخراسانی نا ابو الاحوص محمد بن حیان قال سال رجل ھشیما یوما عن سالۃ فحدثہ فیھا بحدیث فقال الرجل ان اباحنیفۃ و محمد بن الحسن واصحابہ یقولون بخلاف ھذا فقال ھشیم یا عبداللہ ان العلم لا یوخذ من السفل (اسنادہ صحیح) (کتاب السنۃ جلد اول ص 227،228)

ترجمہ : امام محمد بن حیانؒ نے کہاایک آدمی نے امام ہشیمؒ سے ایک مسئلہ کے بارے میں پوچھاامام ہیشم نے اس آدمی سے اس مسئلے کے بارے میں ایک حدیث بیان کی اس آدمی نے کہا کہ ابو حنیفہ اور محمد بن حسن اور ان کے اصحاب اس کے الٹ کہتے ہیں (یعنی حدیث کہ خلاف ) امام ہشیمؒ نے کہااے عبداللہ بے شک جاہلوں سے علم حاصل نہیں کیا جاتا۔

سند کی تحقیق :

1۔ابو الفضل الخراسانی : ھو ھاشم بن لیث الجوھری نزیل بغداد و قال امام محمد بن مخلد کان ثقۃ ثبتا متقنا حافظا (تاریخ بغداد جلد 8 ص 245)

2۔ابو الاحوص محمد بن حیان قال ابن معین ثقۃ و قال صالح بن محمد صدوق (خلاصہ تذھیب تھذیب الکمال جلد 2 ص 397)

## امام وکیع بن جراحؒ

(ولادت 119ھ متوفی 197ھ)

1۔ قال یوسف عن عیسی سمعت وکیعا یقول حین روی ھاالحدیث قال لاتنظروا الی قول اھل الرائ فی ھذا افان الاشعار و قولھم بدعۃ قال سمعت ابا السائب یقول کنا عند وکیع فقال للرج ممن ینظر فی الرای اشعر رسول اللہ ﷺ ویقول ابو حنیفۃ ھو مثلۃ والرجل فانہ قد روی عن ابراھیم النخعی انہ قال الاشعار مثلۃ قال فرایہ وکیعا غضب غضبا شدیدا و قال اقول لک قول رسول اللہ ﷺ وتقو قال ابراھیم ماحقک بان تحبس ثم لا تخرج حتی تترع عن قولک ھذا۔ (اسنادہ صحیح) (جامع الترمذی معہ تحفۃ الاحوذج 3 ص 773)

ترجمہ : امام یوسف بن عیسیٰؒ نے کہا میں نے امام وکیعؒ سے سنا جاب انہوں نے ھدی کو اشعار کرنے والی حدیث پیش کی تو کہا اہل الرای (حنفیون) کے قول کے طرف مت دیکھو قربانی کے جانور کو اشعار کرنا سنت ہے اور یہ بدعت کہتے ہیں امام ترمذیؒ نے کہا میں نے کہا میں نے امام ابو سائبؒ سے سنا وہ کہتے تھے ہم امام وکیعؒ کے پاس تھا ے اہل الرای میں سے ایک شخص نے کہا رسول اللہ ﷺ نے اشعار کیا اور ابو حنیفہ اسے مثلہ (اعضاء کا کاٹنا) کہتا ہے اور ابو حنیفہ نے اس کو ابراہیم سے روایت کیا ہے کہ اشعار مثلہ ہے تو امام ابو سائبؒ نے کہا میں نے امام وکیعؒ کو دیکھا کہ وہ سخت غصے میں آکر کہنے لگے میں تجھ سے رسول اللہ ﷺ کی بات کر رہا ہوں اور تو کہتا ہے کہ ابراہیم نے یہ کہا ہے تو اس لائق ہے کہ تجھے اس وقت قید میں ڈال دیا جائے جب تک تو اپنے اس قول سے باز نہیں آجاتا۔

سند کی تحقیق :

1۔ یوسف بن عیسی بن دینار الزھری ابو یعقوب المروزی ثقۃ فاضل (تقریب التھذیب ص 389)

2۔ ابو سائب : ھو عبداللہ بن سائب بن یزید الکندی ابو محمد المدنی وثقۃ النسائی (تقریب التھذیب ص 174)

## امام یحیٰ بن معینؒ

(ولادت 158ھ متوفی 233ھ)

1۔ حدثنی ابو الفضل حدثنا یحیٰ بن معین قال کان ابو حنیفۃ مرجئا وکان من الدعاۃ ولم یکن فی الحدیث بشیء (اسنادہ صحیح) (کتاب السنۃ جلد اول ص 226)

ترجمہ : امام یحیٰ بن معینؒ نے کہا۔ ابو حنیفہ مرجی تھا اور اس کی دعوت دینے والوں سے تھا حدیث میں کوئی چیز نہیں۔

سند کی تحقیق:

1۔ابو الفضل الخراسانی: ھو ھاشم بن لیث الجوھری نزیل بغداد و قال امام محمد بن مخلد کان ثقۃ ثبتا متقنا حافظا (تاریخ بغداد جلد 8 ص 245)

2۔حدثنا علی بن احمد بن سلیمان حدثنا ابن ابی مریم قال سالت یحیٰی بن معین عن ابی حنیفۃ قال لا یکتب حدیثہ (اسنادہ صحیح) (الکامل فی ضعفاء الرجال جلد 7 ص 2473)

ترجمہ: امام ابن ابی مریمؒ نے کہا میں نے یحیٰی بن معینؒ سے ابو حنیفہ کے متعلق پوچھا امام یحیٰی بن معینؒ نے کہا ابو حنیفہ کی حدیث نہ لکھی جائے۔

سند کی تحقیق:

1۔علی بن احمد بن سلیمان: ثقۃ (سیر اعلام النبلاء جلد 14 ص 496)

2۔ابن ابی مریم: ھو سعید بن ابی مریم الحکم بن محمد الحافظ ابو محمد المصری و قال امام ابو حاتم ثقۃ (الکاشف ج اول ص 283) قال امام ذھبی ثقۃ کثیر الحدیث حافظ محدث و قال امام ابو داؤد ھو عندی حجۃ، قال امام العجلی ثقۃ و قال ابن یونس فقیہ (تذکرۃ الحفاظ ج اول ص 298) قال ابن حجر عسقلانی ثقۃ ثبت فقیہ (تقریب التھذیب ص 120)

# امام ابو یوسف بن اسباطؒ

1۔ حدثنی محمد بن ھاورن نا ابو صالح قال سمعت یوسف بن اسباط یقول لم یولد ابو حنیفۃ علی الفطرۃ قال و سمعت یوسف یقول رد ابو حنیفۃ اربعمائۃ اثرا عن رسول ﷺ (اسنادہ حسن) (کتاب السنۃ جلد اول ص 225)

ترجمہ: امام ابو صالح نے کہا میں نے یوسف بن اسباطؒ سے سنا کہ امام یوسف بن اسباطؒ نے کہا ابو حنیفہ فطرت پر پیدا نہیں ہوا امام ابو صالح نے کہا اور میں نے امام یوسفؒ سے سنا انہوں نے کہا ابو حنیفہ نے 400 احادیث رسول اللہ ﷺ کو رد کیا۔

سند کی تحقیق:

1۔ محمد بن ھارون بن ابراھیم الربعی ابو جعفر البغدادی للبزار ابو نشیط ثقہ (خلاصہ تذھیب تھذیب الکمال جلد 2 ص 464)

2۔ ابو صالح ھو محبوب بن موسی الانطاکی ابو صالح الفراء ثقہ (الکاشف جلد 3 ص 108)

2۔ حدثنی ابراھیم ثنا ابو صالح محبوب بن موسیٰ الفرا عن یوسف بن اسباط حدثنی محمد بن ھارون نا ابو صالح سمعت یوسف یقول کان ابو حنیفۃ یقول لو ادرکنی النبی ﷺ او ادرکتہ لاخذ بکثیر منی و من قولی و ھل الدین الا الرای؟ (الحسن) (اسنادہ حسن) (کتاب السنۃ ج اول ص 206،226) اخرجہ ابن عدی الکامل فی ضعفاء الرجال جلد 7 ص 7524) وخطیب فی تاریخ بغداد جلد 13 ص 407)

ترجمہ: امام صالح سے کہ میں نے امام یوسفؒ سے سنا انہوں نے کہا ابو حنیفہ کہتا ہے اگر مجھے رسول اللہ ﷺ پا لیتے یا میں آپ ﷺ کو پا لیتا تو آپ ﷺ میرے بہت سے اقوال کو لے لیتے۔اور دین تو صرف اچھی رائے کا نام ہے۔

سند کی تحقیق:

پہلی سند:

1۔ محمد بن ھارون بن ابراھیم الربعی ابو جعفر البغدادی للبزار ابو نشیط ثقہ (خلاصہ تذھیب تھذیب الکمال جلد 2 ص 464)

2۔ابو صالح ھو محبوب بن موسی الانطاکی ابو صالح الفراء ثقہ (الکاشف جلد 3 ص 108)

دوسری سند:

1۔۔ابراھیم بن سعید الجوھری ابواسحاق الطبری نزیل بغداد ثقہ حافظ (تقریب التنذیب ص 20)

2۔ابو صالح ھو محبوب بن موسی الانطاکی ابو صالح الفراء ثقہ (الکاشف جلد 3 ص 108)